دیباچہ

مجبوس دام الفت لڑکون کو مقید علیت بڑہون کو ممنون نیک سیرت رکہتی ہین
انہونے ازراہ قدردانی اس کم بضاعت بقسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نرہ جائی بعد بیان اوسکے تصنیفات — اور
تاریخ وفات — اور حال حیات سے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ذکر کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فرائد الدہر تیرہ[13] صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہوچکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کر تا کہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب
اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
کی آگاہی ہو جاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
کی اردو مین درمیان سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ع کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ[13] حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا اسکے کچہہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تہی مگر وہ اوسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگونکا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدر سے

حصہ پہلا صدی اول

اول مین بہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح پر تیرہوین صدی تک لکہا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین معہ بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملحق کے ہے — عجب نرہی کہ شعراء عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئی بہی یہی اپنی بہی یہی رای ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونمین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعرین ہر ایک کا نام معہ اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہا ہون

امراء القیس

امراء القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعروںین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا ص کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے کتاب طبقات الشعراء مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امراء القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرجیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسی خود

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج
کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اول سبعۂ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نَبْكِ مِن ذِكرَى حَبِيبٍ ومَنْزِلِ   بِسقْطِ اللِّوى بينَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہری ریگستان
دخول اور حومل کے بیچ مین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ
کی اکاسی شعر ہین بحر طویل مثمن الاجزا ہے وہ شعر کہ جہان سی عنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ
کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

ويومَ دخلتُ الخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ   فقالت لكَ الوَيْلاتُ انكَ مُرجِلِي

ترجمہ — اپنی معشوقہ کی وصل کی ایام یاد کرکی کہتا ہی کہ کونسی روز اوس دن سی
بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جاے [illegible] میری
اونٹ کی تونی پیٹہہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین
اپنی کارگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فمثلكِ حُبلى قد طرقتُ ومُرضِعٍ   فالهيتُها عن ذي تمائمَ مُحْوِلِ
اذا ما بكى من خلفها انصرفتْ لهُ   بشقٍّ وتحتي شقُّها لم يُحَوَّلِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ اے عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ
پلانی والیان میری معشوقہ ہو چکی ہین اون کے پاس راتون کو مین جاتا تہا اور
باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی کو خواہش جماع کی کم ہوتی ہی جب مینی
اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکی یہہ حالت ہوجاتی تہی کہ برس دن کے
بچہ تعویزدن والے کے ہی محبت مارے مرکے بہول جاتی تہین جب وہ رو پڑتا

پہلی صدی کی شاعر

تو اوپر کا دھڑ نیچی چھاتیاں بچہ کی طرف پھیر دیتی اور نیچے کا دھڑ بسبب فربہی مزہ کی ہرگز
نہ ہلاتین جب ایسی عورتوں سے یہہ حالت ہو پھر تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع
کی ہے مجھی کیونکر بچے گے اور کب تک نفرت کرینگے ان شعروں مین فحش کثرت سی ہی
مشتی نمونہ خروار ہی بس اب چار شعروں پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور
بلاغت و فصاحت اس شاعر کی حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور
بڑا استاذ اور فصیح و بلیغ پرلے سری کا گذرا ہی مگر اوسکے کلام فحش ہونی مین بہی کوئی
شک نہین

طرفۃ بن العبد البکری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولاد سی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا
عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرؤ القیس
کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے
ایک عورت مسماۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولةَ اطلال ببُرقة ثهمد تلوح كباقي الوشم في ظاهر اليد

کہتا ہی کہ مسماۃ خولہ معشوقہ کے نشانات ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی
مین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی
مین چمکا کرتی ہین

وقوفا بها صحبي على مطيهم يقولون لا تهلك اسىً وتجلّد

یہہ شعر بعینہ امرؤ القیس کا ہی مگر اسکے آخر مین لفظ تجلد ہی اوسکے آخر مین لفظ تجمل ہے
اتنا فرق ہی — اس قصیدہ کی ایک سو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزنی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن ریاح ہی یہہ شاعر ہی کچہہ ہی قبل ظہور رسول خدا صلعم کی تہا وہ اوس قصیدہ
مین جسکو معلقہ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان
بن ابی حارثہ مری سکے جو کہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہوننے قبیلہ عبس
اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اور دیت کی ذمہ
داری اپنی کرکے اطمینان جانبین سے کردی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اوس
لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد
اس واقعہ کے صلح ہوگئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ
اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوؤن اور
اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگجائی
جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹہون اور سر دہوؤن — اس بات کی خبر کسیکو
نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر
اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی موہنہ سی نکلا کہ عبسی ہون
اوسنے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و
نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہوگیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے
ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کردئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم
بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی — لیکن رفتہ
رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہوکر حارث پر چڑہ آیا — حارث
نی بعد دریافت چہڑائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش
روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

کے دیت کی بابت اُنکی خدمت مین آتی مین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی ـــ اور چاہئے
یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوسکے عوض اسکو مار کر دل ٹہنڈا کیجئی ـــ چنانچہ ربیعہ
ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا ہی بنی
عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنی منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و
سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس
شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی
کہ اونسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اسی قصیدہ
کے چونسٹ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تكلم بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتين كانها مراجيع وشم في نواشر معصم

لبید ابن ربیعة العامری

یہہ شاعر مسلمان ہو گیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷
برس کی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت
کا بڑا نامی شاعر ہے اوسکے بہت پسند لیجاتی ہے تو اسی شعر کا ایک قصیدہ
بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزاء بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
کے اسنی لکہا ہی اوسکے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الديار محلها فمقامها بمنى تأبد غولها فرجامها

ترجمہ ـــ کہتا ہی کہ مسمار ہو کر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منی مین تہی نہ وہان
کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی
رہگئے دیار غول یہ اور دیار رجامیہ ـــ منی سے مراد ایک اور مکان منی ہے

منی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا کہ کے

فمدافعُ الرّیّانِ عُرّیَ رَسمُہا خلقاً کما ضمن الوُحیَّ سلامُہا

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریان سی بہہ کرا تی ہین او نہون نی اون مکانون کو ڈہا دیا مگر با وجو د سالہا سال گذرنے کی پہر بہی کہنڈر اور آثار ات او نکی ایسی موجود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر سنے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر سی مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کر کی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے سلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوسکے شعر نہین پائی

اَلا ھُبّی بِصَحنِکِ فاصبَحینا ولا تُبقی خُمورَ الاَندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹھہ ہوشیار ہو بیدار ہو اور سنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی کے ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعةً کانّ الحُصَّ فیھا اذا ما الماء خالطھا سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوسکے زعفران کیسی رنگت ہو گئی ہی جب وہ پی کر مست ہو نگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دیدی ڈالونگا

تجور بذی اللُبانة عن ھواہ اذا ما ذاقھا حتیٰ تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوسکے غرض جب چہکہا اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلزة الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

آذنتنا ببینها أسماء رب ثاوٍ یُمَلُّ منه الثواءُ

اسماء نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہمکو اسماء نے اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کو اقامت سے ملالت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عهد لها ببرقة شمّاء فأدنى دیارها الخلصاءُ

پہلی جب ریگستان شما مین ملی تہی وہان جتلایا تہا پہر خلصاء مین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب بہی یہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون بحر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچہلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا نادر ہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کے زوجہ بہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

هل غادر الشعراء من متردّم أم هل عرفت الدار بعد توهّم

کہتا ہی کہ کیا شعراء نے پچہلون کے واسطی کوئی پیوند لگانے کی جاگہ چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تو نے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلّمی وعمی صباحًا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ ای گہر عبلہ کے موضع جواء مین مجہسی کلام کر بتلا تیری اہل کیا کرتی ہین پہر کہتا ہی کہ خوش ہو جہو عیش تیرا صبح کو ای خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنی آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نی جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور حال واقعات محمد مصطفی صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنی کے بابت کہی

ان کنتِ کاذبة التی حدثتنی — فنجوتُ منجا الحارث بن هشام
ترک الاحبة ان یقاتل دونهم — ونجا براس طمرةٍ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبة التی حدّثتنی — حارث مذکور نی یہہ شعر سنکر اپنے بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

الله یعلم ما ترکت قتالهم — حتی اوسوا فرسی باسفر مزبد
وعلمت انی ان اقاتل واحدًا — اُقتل ولا تضرر عدوی مشهدی
وشممت ریح الموت من تلقائهم — فی مارق والخیل لم تتبدد
وصدفت عنهم والاحبة دونهم — طمعا لهم بعقاب یوم انکد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور حجت طریف ہی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسیکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پچہلون کے واسطی تمنی بناکر چہوڑی جو کوئی بہاگی گا یہی عذر بیان کریگا پہر مسلمان ہو گیا اور مقام اجنادین ہون درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوسکو یوم الدار کے روز اوسنے ازاد کردیا تہا عبد اللہ بن معتز باللہ کہتا ہی کہ اُسکے ازادگی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عتق یعنے ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی — وکل الناس بعد لهم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحیی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر الفاری کے بیٹی سی نکاح کرلیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم تہی اوسنی تمام مہر چہپا کر اوسکے باپ کے معرفت بہجوا دیا تہا ہنوز صحبت نہوئی پائی تہی لوگوں نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تونے اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر پہیر دی اور لڑکی غلام کو ندی ابراہیم نے یہہ توبیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشر بن الف لقائل — مقالا ولم احفل مقالة لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت — به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہیں کہ ابو حفصہ سابق میں یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت میں ابو بکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا رفتہ رفتہ بالدار اور غنی الیسا ہو گیا کہ بنی امیہ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہو گئی ہے اور اوسنی ایک عورت مسماۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم مرد اہل ویبرکے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر
اوسمین ہرگز کچھہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کافیہ
عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین
بہت مال اوس کے ہاتہہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغرا ہے اوس کے انعام مین
ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن
یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ
پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حق مین مرثیہ ایک
لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی سے وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حضرتہ
عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا

مَضَی لِسَبِیْلِہٖ مَعْنٌ وَّاَبْقَی | مَکَارِمَ لَنْ تَبِیْدَ وَلَنْ تُنَالَا
کَاَنَّ الشَّمْسَ یَوْمَ اُصِیْبَ مَعْنٌ | مِنَ الْاِظْلَامِ مُلْبَسَۃٌ جَلَالَا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہی گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ
پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکونکے رو بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے
پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچہہ تجہی دیا اوسنے کہا کچہہ نہین — پہر یہہ کہا کہ
اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنی سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو
دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف
سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو (۱۶۰۰) دینار لی لی اسی عطا پر بطور شکریہ مروان
نی یہہ شعر پڑہے

فَجُدْتَ مُکَافِیًا عَنْ قَبْرِ مَعْنٍ | لَنَا مِمَّا یَجُوْدُ بِہٖ سِجَالَا
فَعَجَّلْتَ الْعَطِیَّۃَ یَا ابْنَ یَحْیٰی | لِنَاعِیْہِ وَلَمْ یُرِدِ الْمِطَالَا

پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکّا فاعن صدی مغن جواد ۔ باجود راحۃ بذلت نوالا

بنی لک خالد و ابوک یحییٰ ۔ بناء فی المکارم لن ینالا

کان البرمکی بکل مال ۔ تجود بہ یدا لا یفیل مالا

یہہ مروان مذکور شعراء جید سے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوسکے کیفیت نشہ بادہ کو بہی گرکری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوسکے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل بیٹا عبد الله کا پوتا معمر کا پڑپوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونمین مسماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ ہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹی عمرمین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہرچند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہو کر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلۂ عشق کو اوسکے آب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قرئ مین تہی — اس شاعر بے نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونمین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی سے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکھنے مین آیا جہان کوئی معشوقہ طرحدار تمہارے
نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پگہل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گہل جاتا ہے
یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب
ہم لوگ اپنے جان اور دل کے بچانے کا کچہہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم
ہوتے ہین اونکو اپنی آراستہ اور زیبائش نہین دکہلانے دیا کرتی بلکہ آپ
صورت بد صورت جو سامنے آئی اوسکو وہ دیکہتا ہے اور اپنی گہر کی طرف
کچہہ نظر انکو نہین ہوتی ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص سے
یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نے اوسی پوچہا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص
نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مرجاتی
ہین ایک لونڈی بہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقا سی عرض کی کہ قسم خدا کی
مین پہچان گئی یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے
لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

اِذَا قُلْتُ مَالِی یَا بُثَیْنَۃَ قَاتِلِی ۔ مِنَ الوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَیَزِیْدُ
وَاِنْ قُلْتُ رُدِّی بَعْضَ عَقْلِی اَعِشْ بِهٖ ۔ بُثَیْنَۃَ قَالَتْ ذَاکَ مِنْکَ بَعِیْدُ

قاضی بکر ون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — وردہیان مصر کے
عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکہہ کر لایا اوسنے سنی اور اچہا صلہ دیا
بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین
اوسکے سامنے یہہ لفظ ذکر کرتے ہی آگ عشق کے بہڑک گئی تمام حال اپنا معہ
مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوسکے
تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنے کے واسطے مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

پہلی صدی کی شاعر

۱۶ . خاطر جمع رکھہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوا دینگے مگر افسوس کہ چند ایام اوسنی اس امید
مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان سنہ ۸۲ھ بیاسی ہجری
کی وفات پائے امید بھی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس
بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہم ملک شام مین تہے ایکروز
ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجھسی یہہ کہا کہ تجکو کچھہ خبر جمیل کی بھی
ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینے کو گئی جب ہم اوسکے پاس
گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکھا اور کہا کہ ای ابن سہل
جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبھی زنا اور قتل
اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوائے اللہ کی نہین اوسکے
حقمین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی
مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسّی پوچھا
کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ
ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ بثینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ
نے اوسی کبھی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا
کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو
ہنوز روز اول سے کبھی بہول سے بھی بثینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور
چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتے ہے کچھہ دیر نہ ہونے پائی تہی
کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین
کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکھنی کے
پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی بھی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی

علاء الحضرمی

علاء الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم
نے اوسکے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سے کچہہ پڑہا ہے اوسنی
عرض کے کہ یا رسول اللہ پڑہا ہے آپنے فرمایا پڑہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَتَوَلّٰی
اور اپنی طرف سے یہہ پڑہا — اَخْرَجَ مِنَ الْحُبْلٰی نَسَمَةً تَسْعٰی بَیْنَ
شَرَاسِیْفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سنتے ہی باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورہ
کافی نہ تہی جو تونے یہہ اور اوسمین ملادیا وہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا
کہ تو کچہہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہ اوسنے
یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑہی شعر

حَیِّ ذَوِی الْاَضْغَانِ تَسْبِ قُلُوبَهُمْ — تَحِیَّةَ ذِی الْحُسْنٰی فَقَدْ یُرْقَعُ النَّغَلُ
وَاِنْ دَحَسُوا بِالْکُرْهِ فَاعْفُ کُرَهِیَةً — وَاِنْ جَسُوا عَنْکَ الْحَدِیْثَ فَلَا تَسَلْ
فَاِنَّ الَّذِیْ یُؤْذِیْکَ مِنْهُ سَمَاعُهُ — وَلَنْ الَّذِیْ قَالُوْا وَرَاءَکَ لَمْ یُقَلْ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ — اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمًا وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ
لَسِحْرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکہتی
ہین یہہ شخص پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ مین موجود تہا اوسکے وفات کی تاریخ — سنہ ۱۴ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا حیان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر
خدا صلعم کی تہا — ابو الفدا اسمعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے
بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سے ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

 کسری کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گہوڑون کو کہنچی ہوئے لئی جاتا ہے اور نہر دجلہ تو کر تمام بلاد فارس مین پہیل گئے ہی — جب صبح ہوئے کسرے کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچہا کہ پہر تمکو کیا تعبیر اسکے معلوم ہوتے ہی — موبذان نے عرض کی کہ اسکی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اسکا بیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطی کسرے نی — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکہا — کہ کوئی شخص عالم اعظم کا ہو جو مین اوستی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی پر خوب کردی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اسی عبد المسیح بن عمرو بنا حبان غسانی کو کسرے کی پاس بہیجا کسرے نی وہ کنگرون کا ہلنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسری نے کہا کہ اچہا تو اوس پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوسنے جا کر سلام کیا وہ سلام کا جواب نہ دی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصم لم یسمع غطریف الیمن ۔ ام فاد فازلم به شاو العنن

یا فاصل الخطة اعیت من فمن ۔ وکاشف الکربة عن وجه الغضن

اتاك شیخ الحی من آل سنن ۔ وامه من آل ذیب ابن حجن

ابیض فضفاض الرداء والبدن ۔ رسول قیل العجم یسری بالوسن

لا یرهب الرعد ولا ریب الزمن ۔ تجوب بی الارض علنداة شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجناوقوی بی جن

اس شاعر کا زمانہ بہی زمانہ آخر الزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بہی اشعار
کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکہا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابوالصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تہا کتب انبیا یعنی انجیل
مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون سے کتابین سب وہ پڑہتا تہا
پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر اگاہ تہا بروقت ظہور نبی اخرالزمان کے بسبب حسد
کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تہا یہہ اُمیّہ ملک
شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا
تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بہرا اور اٹہا ہوا پڑا ہے
اوتنی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے
اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو ماموزادی
امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب
فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوسکو وہین پر بٹہا گیا اور
ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

اَلَا بَکَیتُ علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح
تبکین حرّی مستکینات یرحن مع الروائح امثالهن الباکیات المعولات من النوائح
ماذا ببدر فالعنقنقل من مرازبة جحاجح شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح
ان قد تغیر بطن مکة فهی موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سی مینی پایا بعینہ لکہہ دیا سوا اسکے اور کچہہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعرہ

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعرا مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا ص نے اوسکے باپ سہمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا او سوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا ص نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا ص جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علے ابن ابیطالب نے یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکی بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مَظِنَّةٌ ؛ من صُبحِ خامِسَةٍ وانت مُوَفَّقُ
بلغ به مَیْتًا فانّ تَحِیَّةً ؛ ما اِن تزالُ بها الرَکائبُ تَخفِقُ
مِنّی الیه وعَبرَةً مَسفُوحَةً ؛ جادَت لمائِحِها واُخری تَخنُقُ
فلیسمَعَنَّ النَضرُ اِن نادَیتَهُ ؛ ان کان یسمعُ مَیّتٌ او یَنطِقُ
ظَلَّت سُیُوفُ بنی ابیه تَنُوشُه ؛ لِلّٰهِ اَرحامٌ هُناكِ تُشَقَّقُ
اَمُحمّدٌ ولانتَ ضِنءُ نَجِیبَةٍ ؛ من قومِها والفحلُ فَحلٌ مُعرِقُ
ما کان ضَرَّكَ لو مَنَنتَ ورُبَّما ؛ مَنَّ الفَتَی وهو المَغِیظُ المُحنَقُ
والنَضرُ اَقرَبُ مَن اَصَبتَ وَسِیلَةً ؛ واَحَقُّهم ان کانَ عِتقٌ یُعتَقُ

یہہ اشعار اسی عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف ہی باب الرثا مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر
مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش میں اوس کے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر
اور واقعات اور لطایف وظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف
کرتا اسباب میں اوس کے حکایتیں مشہور ہیں چونکہ مسماۃ ثریا بیٹی علے بن عبد اللہ
بن الحارث پر عاشق تھا اسلئے اکثر غزلیں اوسپر لکھے ہیں عورت شاعرہ مسماۃ قتیلہ
جو اوپر گذرنی اس کے دادی تھی یہہ شعر اوس کے ہیں

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	بعد ما صرع الکری السّمارا
طارقاً فی المنام تحت دجی اللیل	ضنیناً بان یزور نہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذلک الاسماع والابصارا
قال ایاکما عہدت لکن	شغل الحلی اہلہ ان یسارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر
پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتھی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تھی اوسنی ستر
برس کے عمر پائی ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری میں اُس شاعر
نے وفات پائی اور اسّتے برس کی پائی واللہ اعلم بالصواب اُس کے قول سی
لازم آتا ہی کہ سنہ ۲۳ ہجری میں اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تھی واقدی کہتا ہے
کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلواکر یہہ کہا کہ
تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ میں حالت نزع میں ہوں پیغمبر خدا بھی اوسوقت

اُنکی پاس بیٹھی تہی اور حضرت کی عمر آٹھ برس کے تہی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خداکو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بروقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی تہی عبد المطلب نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہتی اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے مین جان تہی موہنہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا وہ شعر یہہ ہین

اعَیْنَیَّ جودًا بدمعٍ دِرَرْ — علی طَیِّبِ الخِیْمِ والمعتصر

علی ماجد الجد واری الزناد — جمیل المُحَیّا عظیم الخطر

علی سیبۃ الحمد ذی المکرمات — وذی العز والمجد والمفتخر

وذی الحلم والفضل فی النایبات — کثیر المکارم جم الفخر

لہ فضل مجد علی قومہ — مُبینٍ یلوح کضوء القمر

اتتہ المنایا فلم تشوہ — بصرف اللیالی وریب القدر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانی مین لکہا ہی کہ ربیعہ بن ثابت اسدی رقی کا قادوسی نسب ہے یہہ شاعر ایک لونڈی مساۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قریشی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس پہلے مالک کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی کہ ایک کنیزک مساۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ بدل مفتون اور عاشق مجنون ہین

پہلی صدی کی شاعر

اوسنی ربیعہ کو بلوا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضائقہ ہے میں آپکو ہبہ کے آپ اوسکے مختار ہیں شعلہ اشتیاق کو اوسکے آب وصال سے بجہائیے — اور دن عید شب شب برأت منائیے — ربیعہ شاعر مذکور نے کہا کہ ہرگز یہہ خیال بہی تہ لائیگا مجکو وہ عطا نہ کیجئے گا کیونکہ جس صورت میں آپنے وہ لونڈی بہی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک میں آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہیں ہے کہ عشق کو کہو بیٹہوں اس لذت ہجرت کہدو بیٹہوں مجکو اتنا حکم دیجئے کہ چوری چہپی اوس سے ملتا رہوں دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو بہڑکاتا رہوں یہہ شعر اوسنے اوسی لونڈی کی صفت میں کہی ہیں

اعتاد قلبی من حبیبك عیدہ ؛ شوق عراك فانت عند تذودہ

والشوق قد غلب الفواد فقادہ ؛ والشوق یغلب ذالهوی فیقودہ

فی دار مراد غزال کنیسة ؛ عطل علیه خزورہ وبرودہ

ریم اغر کانه من حسنه ؛ صنم لحج وبیعة معبودہ

عیناہ عینا جوذر بصریمه ؛ ولہ من الظبی المربب جیدہ

ماضر عنه ان تلم بعاشق ؛ دنف الفواد متیم فتعودہ

وتلذہ من ریقها ولربما ؛ نفع السقیم من السقام لذودہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمیں یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بہی مدح اوسنے کی ہی یہہ شاعر شعرا رجاہلیت سے ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنے مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا صلعم اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نے دس روز تک

پہلی صدی کی شاعر

۲ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہر چند کہ اور اصحاب کو علم دیکر روانہ فرماتے تھی مگر
سب ناکام پھر آتے تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ بیماری چشم کے تھی حضرت نے
بلاکر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی آنکھ پر لگا کر حکم دیا کہ ای علی خیبر
فتح کر حضرت علی رضی اللہ عنہ خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوسوقت
یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک ٹوپی سنگ کے
خود تھی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب   شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ   اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر مارا کہ مع خود اور سر
مرحب کے دو پھانکین مثل خربوزہ کے ہو گئین فوراً زمین پر گر کر ہی مر گیا یہہ
واقعہ مرحب کا درمیان ۷ سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کے خلاف
ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوس قلعہ کو فتح کیا

عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت بیٹا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ ہین سے
ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تھی اور رسول اللہ
اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوشی کرنی اور تالیف قلوب کے
لئی دیا کرتی تھی — کچھ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچھا مسلمان تھا
— وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی دین
اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تھی یہہ بھی اونمین سے تھا چنانچہ اوسیر بھی

خمر کے ممانعت کی گئی تہی بروقت حرام ہونی شراب نوشی کے اوس سی اوسکی مذمت میں
کنانہ نے بہت عمدہ تین روایت کی ہین — اوس کے شاعر مشہور اور چالاک ہونی
مین کوئی شک نہین جنگ حنین مین ہمراہ غلامون کے گہوڑون پر سوار ہوکر اوسنی بہی
لڑائی کے اوربروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ صلعم نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمرا اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریشی تہے) سو سو اونٹ فی آدمی دئی — اور اقرع بن حابس
تمیمی — اور — عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الزنیانے — اور ملک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئی وہ خوش نہوا اسلئی اوسنی
یہہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پڑہی

فَاَصْبَحَ نَہْبِی وَنَہْبُ الْعَبِیْدِ ؛ بینَ عُیَیْنَةَ وَالاَقْرَعِ
وماکان حصن ولاحابس ؛ یفوقان مرداس فی المجمع
وماکنت دون امرأ منھما ؛ ومن یضع الیوم لایرفع

کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اس کے زبان بند
ہو یہہ حال سنہ ہجری مین گذرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نرہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جس کے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ بہی اپنی صدا مین یہہ کہا
کرتی ہین — (بہلا ہو حاتم طائی بہیجیو) کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تہا — اوسکی

پہلی صدی کی شاعر

۲۰ کہتے ابو سفانہ ہی مسماۃ سفانہ اوس کے بیٹی تہی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر
اپنا حال بیان کر گئی تہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑپوتا حشرج کا اولاد
طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعرا مجیدین کاملین سے ہی درمیان طبقہ جاہلیت کے
گذرا اور درمیان سنہ [illegible] ہجری کے فوت ہوا اوس کے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعي بفضل زمامها ۔ لتشرب ماء الحوض قبل الركائب
وما انا بالطاوي حقيبة رحلها ۔ لابعثها خفا واترك صاحبي
اذا كنت ربا للقلوص فلا تدع ۔ رفيقك يمشي خلفها غير راكب
انخها فاردفه فان حملتكما ۔ فذاك وان كان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین
ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور
حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی
بمجرد اس بیعت کی پچھلی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی
کرنے ـ مگر بنی ہاشم مین سے کسینی نہ کی اور نہ حضرت زبیر اور نہ اس عتبہ بن
ابی لہب نے ـ اور خالد بن سعید بن العاص نے ـ اور مقداد بن عمر ـ اور سلمان
فارسی ـ اور ابی ذر ـ اور عمار بن یاسر نے ـ اور براء بن عازب ـ اور
ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ
کی طرف مایل ہو گئی تہو اسلئی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما كنت احسب ان الامر منصرف ۔ عن هاشم ثم منهم عن ابي حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایمانا وسابقه ٭ واَعلَمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ ۔ م

وآخر الناس عهدًا بالنبی ومَن ٭ جبریل عَوْنٌ له فی الغُسْلِ والکَفَنِ

مُسَیلمَةُ الکذّاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہوگئے تہی ابتدا ارحال اوسکے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہوکر آیا تہا یہان آکر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صلعم اور مین دونو نبی ہین ہمارے اونکے درمیان نبوت مین شارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہوکر حضرت کے پاس آگیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی اوہو مرتد ہوگیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئے اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکر رضی کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوسکے بہی بہت لوگ تابع ہوگئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہوگئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بقصد اشتیاق اوس کی پاس مع اپنے ہتیہار — یعنی بجمعیت مردان آلت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تم تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک سے — اور نبیہ سے کے ملاقات ہوتی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذاب

نے اپنا خیمہ تمام تزئین و آرائش سے آراستہ کیا اور اگر کی بتی اور خوشبوئیں اوسمیں
جلائیں آتی ہیں وہ حضرت بیتہ تشریف لائیں بیٹھیں اور کہنی لگیں کہ آپ کے اوپر کیا وحی
نازل ہوئی ہے مسیلمہ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی الم تر الی ربک
كيف فعل بالحبلى اخرج منها نسمة تسعى من بين صفاق وحشى
یہہ سنکر بولیں کہ اور بہی کوئی
آیت سناؤ اوسوقت مسیلمہ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی
الم تر ان الله خلق النساء افواجا وجعل الرجال لهن ازواجا فتولج
فيهن ايلاجا ثم نخرج ما شئنا اخراجا فينتجن
لنا انتاجا ٥ یہہ سنکر وہ عورت بولی کہ میں
گواہی دیتی ہوں کہ تو بیشک نبی ہی جب مسیلمہ الکذاب بدذات نے دیکھا کہ یہہ عورت
تیزی تابع اور معتقد ہوگئی فوراً اوس نے اپنے مطلب کے بابمیں یہہ کہا کہ اگر میں تمسے
جماع کروں تو آپکے بہی صلاح ہے یا نہیں اوس عورت نے جواب میں کہا کہ مجکو
بہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجئے اوسوقت مسیلمہ الکذاب نے
یہہ شعر پڑہی

الا قومي الى النيك ٭ فقد هيي لك المضجع
فان شئت ففي البيت ٭ وان شئت ففي المخدع
وان شئت سلقناك ٭ وان شئت على اربع
وان شئت بثلثيه ٭ وان شئت به اجمع

وہ عورت بولی کہ (بہ اجمع) یعنی ایسی طرح جماع کیجئے کہ کوئی چیز نہ رہجاوی
تب ادا ہوں مسیلمہ الکذاب نے کہا کہ اسی حکم کی مجکو بہی وحی نازل ہوئی

تہی کہ اس عورت نے اسی اسطور پر جماع کرکے کوئی پیچ پکسی کروٹ سے لذت برہ نہ جاتی تہین نہ زنوا ایسی طرح دونون نے چین اوٹہائی بعد ازان اپنی قوم کے طرف یہہ عورت گئی اور یہی بعہدہ نبوة اوس سال تک کہ جس سالین حضرت معاویہ سے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سالین وہ مسلمان ہوگئے اور اس دعوی سے باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جاکر رہی وہین فوت ہوئے ــ اور یہ ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتین مسیلمہ الکذاب مارا گیا اوسکے مرنی کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ کے واسطے آراستہ کرکے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخرکار مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمہ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی نے مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اس لڑائی مین مسلمان بہی بہت مارے گئے چنانچہ اون لوگونسی جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سی بہی بہت کام آئی اوسوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے موہہ سے سنکر اور چمڑون کے ٹکڑون پرسی نقل کرکے قران شریف کو جمع کیا تاکہ جاتا نرہے اور اوسکے ایک نقل کرواکے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی نہو سکنے پاوی

ابو شمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا ــ خلیفہ اول کے وقتین بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اس قبیلہ کا

سردار مالک بن نویرہ تہا ۔ مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی
اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نے اوسکو فرمایا
کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کر کے بیت المال مین داخل کر دیا کرو جب
حضرت ابو بکر رض خلیفہ ہوئے تہا اوسنے زکوات دینے چہوڑ دی اسلئے حضرت ابو بکر
صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات
کیون نہین دیتے ۔ مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑہا
کرینگے مگر زکات نہ دی جائیگی ۔ خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو شامل
ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خالد
کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی ۔ خالد
کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر
اوڑا دونگا ۔ غرضیکہ اون دونون سے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گئی اس
اثنا مین مالک کے جورو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر پڑ
گئی اسلئے وہ اور بہی اوسکے قتل کی در پے ہوا ہر چند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو
اول کے پاس بہیج جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نہ مانا فوراً سر او
کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہکر یہہ کہا کہ اس
جمال اور خوبصورتی نے مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خا
کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہر جانے کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مس
ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سر تن سی جدا کر کے چولہے مین
کیونکہ اوسکے سر پر بال بہت تہے اور اوسکے جورو کو اوسیوقت پکڑ کر اپنا دا
گیا ۔ بعضی کہتے ہین کہ ابن عمر اور ابی قتادہ کو بہلا کر اوسی اثنا نکا

چاہتا تہا اونہوں نے مانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسحال کی اطلاع کرتا ہون اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو نمیر سعدی نے یہہ شعر کہی ہین

الا قل لحیّ اوطئوا بالسنابك ⁂ تطاول هذا اللیل من بعد مالك
قضی خالدٌ بغیاً علیه بعرسه ⁂ وکان له فیها هوی قبل ذلك
فامضی هواهُ خالدٌ غیر عاطف ⁂ عنانَ الهوی عنها ولا متمالك
فاصبح ذا اهلٍ واصبح مالكٌ ⁂ الی غیر اهلٍ هالكاً فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نے جواب دیا کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرونگا کیونکہ اوسنے تاویل اور اجتہاد کیا اور مین اوسکو خطا ہوئی اور مجتہد خطا کیا ہی کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے — حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو — اسکا جواب اونہوں نے یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نے کہینچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطے تبیین معنی شعر کے بیان کیا گیا ورنہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کر ڈالا ہے اوسکے نوحہ مین اوسنی بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوسکے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام متمم العینیہ مشہور ہے

پہلی صدی کی شاعر

لکہتا ہون وہ یہہ ہین

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً ۞ مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
وَعِشْنَا بِخَيْرٍ فِي الْحَيٰوةِ وَقَبْلَنَا ۞ أَصَابَ الْمَنَايَا رَهْطَ كِسْرَى وَتُبَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ۞ لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

یہہ واقعہ اسی مالک پر درمیان ۱۱ہ ہجری سے گذرا۔ ابو الفدا اسمٰعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال مع ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی سی لکہا

جبلہ بن الایہم

یہہ شاعر درمیان ۱۶ہ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکے بہت تواضع وتکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی آگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوسے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سال مین خلیفہ دوئم جب بارادہ ادائے مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا۔ اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا ہاتہہ اوسکے کپڑی پر اثنائے طواف مین جا پڑا۔ جبلہ مذکور نے ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوس شخص کے ناک بیٹہہ گئے۔ وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلا کر اپنی سامنی حاضر کردیا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاؤ واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری بہی ناک پر ایسا ہی مکا ماریگا۔ جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بازاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بازاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بازاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ مذکور نے
کہا کہ مین یہہ جانتا تہا کہ اگر مسلمان ہوجاؤنگا تو بڑی عزت اور قدر میری ہوجاویگی
حالت جاہلیت سے سوا اب دیکہا کہ کچہہ نہین — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہہ بخیر ہے
حکومت کے بو دماغ سی دور رکہی — جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانی مین کچہہ عزت نہ پائی — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ہاتہہ دہو بیٹہی گا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکہلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
— ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکی بڑی عزت و توقیر کی مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچہتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہا کر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمة ، وما كان فيها لو صبرت لها ضرر
تكنفني فيها لجاج ونخوة ، وبعت لها العين الصحيحة بالعور
فياليت امي لم تلدني وليتني ، رجعت الى القول الذي قاله عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہورہی ہی اور اوسکے پاس بہت نعمت اور دولت ہوگئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوسکے شکریہ مین
بہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ
پہلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلچہڑی اوڑاون بادشاہ
بیہوش نے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے بیچارہ کہوسلے مشتاق بیٹہی تہی اور یہہ
اوسپر شیدا و مفتون مدت سی تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب
صبح ہوئے اور وہ راز طشت ازبام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا — علے
اپنی جان بچاکر اوس شہر سے بہاگ گیا — مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ
نی اوسکو گرفتار کرواکے مروا ڈالا الغیب عند اللہ الغرض بادشاہ نے بہن پر
بہن سے مخاطب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبرینی رقاش لا تکذبینی ؛ ابحر زنیت ام بہجین

ترجمہ — بتلا ای رقاش جہوٹ مجہسی نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعبد فانت اھل لعبد ؛ ام بدون فانت اھل لدون

ترجمہ — اگر کسی غلام سی کروایا ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی رذیل سی کروایا ہے تو لائق اوسیکے ہے
رقاش نے جواب مین ان شعرون کے کہا کہ مینی ایسی شخص سے زنا کروایا ہے جو عرب کی
اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہو رہا — بعد انقضای ایام حمل کے رقاش مذکورہ
سی ایک لڑکا ولد الزنا پیدا ہوا — جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور
ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوس کے کوئی بیٹا نہ تہا — اور اوسکو ولیعہد
بجتی اپنا مقرر کیا — ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا نازپرورده کہین گم ہوگیا عرب کے
لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اوٹہا لیگیا ہے — ناگاہ — مالک بن
عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانے سے اسطرحکا
سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہوجاوے خوش ہوکر اوس لڑکی کے لانی والون
کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اوسکے انعام مین کیا دون اون دونے

۳۰۴ عرض کی کہ ہم کچھ نہیں مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سے وہ ضرب المثل عرب مین لیئے
کندمانی جذیمة مشہور ہوگئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العملیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ اور
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا
اس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو ذبا کہتی تہی نام اوسکا نائلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور رہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئے یہہ لڑکی سلطنت کرنے لگی — اوسی لڑکی نے
دو شہر آمنے سامنے فرات کے یعنی گویا ایک جو آب دوسرا لبکا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سے قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سے کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسے نکاح کرنے کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوس کے گہر مین داخل ہوا
پرزی پرزی کر ڈالا یہہ بادشاہ نبی ﷺ کے زمانہ سے بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یادداشت ہے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کی تہا اسلئے
مختصر لکہا گیا

ذبا

یہہ بادشاہزادی بیٹی اوسی عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتل جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال یہ لکہتے ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانے جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا دلبر الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت
پر وارث سلطنت ہوکر بجائی جذیمہ کے بسبب نہونے اوسکے بیٹے کے سوار

پہلی صدی کی شاعر

اسی ولد معتنی نے بیٹہا اوسکے دل مین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بن
پڑی جو زبا کو جسنی میری ماں جذیمہ کو مارا ہے قتل کرون آدمی خیال سے یہہ رہنمونی
کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوسکے کٹوا کر کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا —
وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ زبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ولی نعمت نی یہہ
سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدردانی اور بد
خلقی کے میرا کرکی جلاوطن کر دیا ہے — ملکہ زبا کو اوس کی حال پر اختلال مرحم
آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ
تجارت مین سوداگری کیا کر اوسکے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا — سوداگر
کرنا اوہر سی مال بہر کر لیجانا او وہر سے اپنی آقا سی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین
لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب زبا کو کسیطرح کا دغدغہ اور شک وشبہ اوسکے
طرف سی نہ رہا او سوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ
سیاہ اوا حد قدیم کے صندوقوں مین بٹہلا کر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لاد لایا
جب وہ دربار زبا مین لیکر حاضر ہوا زبا کہڑی ہوکے دیکہہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ
نہ بٹہلانے پایا تہا کہ زبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

ما للجمال مشیها وئیدا ÷ اجندلا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیدا ÷ ام الرجال جثما قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوے فورا بطور یلغار اونمین سے آدمی
نکلکر بزور شمشیر زبا کو قتل کر کے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرحسی قصیر حرامزادہ
نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابوالفدا اسمعیل عمی ہاشمی و تسیتا
ہوا لکہا گیا یہہ شاعرہ پیغمبر خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

پہلی صدی کی شاعر

زہیر ابن جناب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ ابن بکر ابن عوف بن عذرہ الکلبی ہی ہے اسکا ہیر مذکور کو بسبب صحت رای اور نظافت عقل کے کاہن بھی کہا کرتی تہی اوسکی عمر بہی بہت بڑی ہوئی تہی اور لڑائیان بہی اوسنی بہت کی ہین اسکے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی ہیرن نقیب اوسکے گہر کا تہا اوستے تفصاو کے گروہ کی سب آدمی متفق ہوگئے تہی اونین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ سب نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم کہ کی بنا کر اوس کے خادم بترہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند آدمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی او کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہونے کی بنیاد ڈالی ہیشہ کو اگر جاری ہوگئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگی چنانچہ اونین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونین سے ہاتہ نہ لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ،، الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ وہی لوگ اسی بغی ہوگئے تہی مگر پہر مار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اسکی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑہاپی مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمر بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنۃ
العامری — ابرہۃ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم سنہ ۴۲ نوشیروانی
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول اللہ صلعم کے یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول سنہ ۸۸۱ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا بخت نصر کو سنہ ۱۳۱۶ ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور بہی موجود تہا

متلمّس

نام اس شاعر کا جریر تہا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن دوفن بن حسرب بن وہب بن
علی ابن اخنس بن ضبیعۃ الاجسم بن نزار بن سعد ابن عدنان سے ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنی سے ہوگیا ہی یہہ شعر اوسکے قصیدہ مین کا ایک ہی

فہذا اوان العرض حیّ ذبابہ ٭ زنابیرہ والازرق المتلمّس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرۃ کی اوستی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوستی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطا جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے
فوراً اونکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرۃ مین پہنچے متلمس نے طرفہ

پہلی صدی کی شاعری

نی کہا کہ بہائی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو ہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمین کچہ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آؤ ہم کسیکو
دکہلا دین کہ ان رقعون مین کیا لکہا ہے اگر کچہ بہتر آئی ہے لکہے ہونگی جب تو شہر مین گہسین گی
اور اگر کچہ بدی ہو ہے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولتی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرہ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلا کر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتی ہی نامہ کہا کہ متلمس کی ماں نوحی ہو گئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے بہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حق مین لکہا وہ ہی میری بہی حق مین ہو متلمس نے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرہ مین گیا اوس عامل
نے دیکہتی ہی اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ ایسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہو گئی ہین عربی مین بہت جاپر صحیفۃ المتلمس
آتا ہے یہہ اوسجا سے بولتی ہین جو کوئی نامہ پڑہی اور اسمین اوسکی مارڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اوپر چند شعرا اول لکہہ چکا ہون — متلمس
نے شام مین جا کر بہت شعر اسباب مین کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو مجمر علی ذات بیننا ٭ جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کِنْدِی

درمیان سنہ ۳۳ ہجری کے جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہوں نے سب
حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابو موسے اشعری کو ہمارا
حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابو موسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہوں نے وہان
جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل
و جان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ
کرنے کے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت
عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلا وطن کر دیا تہا اور وہ حضرت
ابو بکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتین بہی نکلا ہوا رہا انہوں نے اپنی ایام خلافت
مین بلا کر اوس کے بیٹے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ افریقیہ کے غنایم کا جس کے پانچہزار
دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اسس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَاَحْلِفُ بِاللّٰہِ جَھْدَ الْیَمِیْنِ ، مَا تَرَکَ اللّٰہُ اَمْرًا سُدًی
وَلٰکِنْ خُلِقْتَ لَنَا فِتْنَۃً ، لِکَیْ نُبْتَلٰی بِکَ اَوْ تُبْتَلٰی
فَاِنَّ الْاَمِیْنَیْنِ قَدْ بَیَّنَا ، مَنَارَ الطَّرِیْقِ عَلَیْہِ الْھُدٰی
فَمَا اَخَذَا دِرْھَمًا غِیْلَۃً ، وَمَا جَعَلَا دِرْھَمًا فِی الْھَوٰی
دَعَوْتَ اللَّعِیْنَ فَاَدْنَیْتَہٗ ، خِلَافًا لِسُنَّۃِ مَنْ قَدْ مَضٰی
وَاَعْطَیْتَ مَرْوَانَ خُمْسَ الْعِبَادِ ، ظُلْمًا لَھُمْ وَحَمَیْتَ الْحِمٰی

عمرو بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا شعہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت
زبیر رض نے جنگ جمل سی جب مراجعت کرکے مدینہ کو چلنی کا ارادہ کیا تب ایک چشمہ

پہلی صدی کی شاعر

بنی تمیم میں پہنچے وہاں احنف بن قیس بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکھتا تھا
اسلئے ایک جانب ہو بیٹھا تھا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اودھر آتے ہیں اوسنے
کہا کہ وہ لشکروں کو لڑائی کے لئے آراستہ کرکے اپنی جان بچا کر چلے آئے ہیں اوس مقام پر
عمرو بن جرموز نامی ایک شاعر بھی بیٹھا ہوا تھا وہ یہہ بات سنکر وہانسے اٹھا اور حضرت
زبیر کے پیچھے پیچھے ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر تکبیر چلے جاتے تھے وہ جاکر وادی
سباع میں سو رہے اوسنے حضرت زبیر کا سر بحالت نیند میں کاٹ ڈالا اور وہ سر لیکر حضرت
علی رض کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکھ کر یہہ ارشاد کیا کہ میں نے
رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے
یہہ جواب سنکر خفا ہو کر لفظ لعنت کا اپنے مونہہ سے نکالکر یہہ شعر بنائے

أَتَيْتُ عَلِيًّا بِرَأْسِ الزُّبَيْرِ أَحْسَبُهَا زُلْفَه
فَبَشَّرَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْعِيَانِ فَبِئْسَ الْبِشَارَةُ وَالتُّحْفَه
وَسِيَّانِ عِنْدِي قَتْلُ الزُّبَيْرِ وَضَرْطَةُ عَيْرٍ بِذِي الْجُحْفَه

یہہ کہتا ہوا انعام سے مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانے کے حضرت زبیر کا سر کاٹ
کر لایا تھا اور حال اس شاعر کا ہمکو نہیں معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو مثل اوسکے حال کی نہیں معلوم ہوا بجز اسکی کنیت کی مگر اتنا دریافت ہوا
کہ وہ کس قبیلہ سے وہ تھا شعراء جاہلیت سے یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہیں

أَبَتْ لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ نَفْسِي ⁂ وَإِقْدَامِي عَلَى الْبَطَلِ الْمُشِيحِ
وَإِعْطَائِي عَلَى الْمَكْرُوهِ مَالِي ⁂ وَأَخْذِي الْحَمْدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ
وَقَوْلِي كُلَّمَا جَشَأَتْ وَجَاشَتْ ⁂ مَكَانَكِ تُحْمَدِي أَوْ تَسْتَرِيحِي

پہلی صدی کی شاعر

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بنتی عبداللہ بن الدان کے سنہ ہجری کا ذکر
ہی کہ جب درمیان حضرت علے رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اون ایام
مین حضرت علی رض عراق میں تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ
حضرت علے رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور ضحاک — اور
ولید بن عقبہ — اور ابو الاعور سلمی کے حق مین بد دعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر —
حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بد دعا کیا کرتا
تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بسر مذکور
مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے
وہ ڈر کر اپنی جان بچا کر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر
تلوارکشی کر کے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ
کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بسر مذکور یمن
مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کر کے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علے
رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچا کر حضرت علے رض کے
پاس بہاگ آئے بسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑ لئی
تہی اون معصوموں کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت
عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے
نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہنی سی دلکو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور
سننے کے تاب نہین

ها من احس ببنيّ اللذين هما ٭ كالدرتين تشظى عنهما الصدف

پہلی صدی کی شاعری

۴۴ ما من احسن يبني الذين همما ،، قلبي وسمعي فقلبي اليوم مختطف

من دل والقه حيري مدلهة ،، على صبيين دلا اذعنا السلف

خبرت بشرا وما صدقت ما زعموا ،، من افكهم ومن القول الذي اقترفوا

یہہ حال مع اشعار تاریخ مسعودی سے لکھا گیا

عمران

عمران بن حطان لعنة الله علیہ درمیان خلافت حضرت علی رض کے موجود تہا جب درمیان سنہ ۴۰ ہجری کی عبد الرحمن بن ملجم نے حضرت علی رض کو شہید کیا اور وہ مقید ہوا بعد ازاں جب حضرت علی رض کے روح آسمان کو پرواز کرگئی او سوقت عبد اللہ بن جعفر نے ابن ملجم مذکور کو نکالکر پہلی اوس کے ہاتھ پانو کاٹی — پہر ایک سلائی لوہے کی گرم کرکی اوسکی آنکہوں مین پہری — پہر زبان کاٹی بعد ازان تمام جثہ اوسکا جلادیا اوس کا مرثیہ اسی عمران ابن حطان خارجی نے مزمی مذموم دام سی لکہا ہے یہہ چند شعر اوسکا اوسی مرثیہ مین کے ہین

لله در المرادي الذي فتكت ،، كفاه مهجة شر الخلق انسانا

يا ضربة من ولي ما اراد بها ،، الا ليبلغ من ذي العرش رضوانا

اني لاذكره يوما فاحسبه ،، اوفى الخليقة عند الله ميزانا

عبد الرحمن بن الحکم

یہہ عبد الرحمن بیٹا حکم بہائی مروان کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین درمیان سنہ ۴۴ ہجری کے ملالیا عبد الرحمن مذکور پر یہہ بات بہت گران گذری — حقیقت حال مختصر یہہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلاکر اوس کی گواہ اسبات کی طلب کئی کہ وہ ابو سفیان کی نطفہ سے ہی یا نہیں اوس گواہی مین — ایک شخص سے

پہلی صدی کی شاعر

ابو مریم شراب فروش ہے گواہی دینی آیا تہا اوسنی یہہ اظہار دیا کہ ابوسفیان
میرے پاس مقام طایف مین آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ
غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رنڈی کو بلاو مینی ایک لونڈی مسماۃ سمیہ کو لا حاضر
کیا صبح کو مینی ابوسفیان کے منی اوس کے چوترون پر سے ٹپکی ہوئی دیکہی تہی —
زیاد نے کہا کہ آپ گواہی دینی آئی ہین یا مجکو گالیان دینی الغرض بعد اس گواہی
کے ثابت ہوا کہ یہہ ولد الزنا یعنی زیاد ابوسفیان کے تخم سے ہی اور سمیہ کے پیٹ
سے معاویہ نے اوسکو اپنے نسب مین فوراً ملا لیا چونکہ یہہ فیصلہ خلاف قول رسول
اللہ صلعم کے صریح ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بچہ ولد الزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے
اور زانی کو نہین پہنچتا مگر حضرت معاویہ نے اسکی خلاف عمل کیا یہہ سب پر گران
گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوس کے دشمن ہو گئی چنانچہ اوس کے چچا عبد الرحمن
بن الحکم نے یہہ شعر اسی واسطے کہی

أَلا أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَخْرٍ ،، لَقَدْ ضَاقَتْ بِمَا تَأْتِي الْيَدَانِ
أَتَغْضَبُ أَنْ يُقَالَ أَبُوكَ عَفٌّ ،، وَتَرْضَى أَنْ يُقَالَ أَبُوكَ زَانِي
وَأَشْهَدُ أَنَّ رَحْمَكَ مِنْ زِيَادٍ ،، كَرَحْمِ الْفِيلِ مِنْ وَلَدِ الْأَتَانِ

بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان
اور ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوس کے زیر حکم حضرت معاویہ نے کر دئی
اور حال اس شاعر مذکور کا سوا اوس کے ان شعرون کے ہماری تئین نہین معلوم ہوا

معاویہ

یہہ معاویہ بیٹا ہے ابوسفیان کا اور باپ یزید علیہ اللعنت کا درمیان ماہ رجب
سنہ ۶۰ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیسں ۱۹ برس

پہلی صدی کی شاعری

۴۰ھ میں بہنی ستائیس برس خلافت کے یہہ مدت تہی اوس روز سے حساب کی ہے جس سے کہ خلافت مستقل اوسکے ہوگئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوسکے بیعت کرلی تہی — عمر معاویہ مذکور کے پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہیں بعضے اور کہہ کہتے ہیں جب معاویہ نے اون لوگون سے جو اوسکے بیمار پرسی کو آئی تہی گوربی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدي للشامتين اريهم ؛ اني لريب الدهر لا اتضعضع
واذا المنية انشبت اظفارها ؛ الفيت كل تميمة لا تنفع

ظاہر میں یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون الیعنی عندالیہ — اور کتاب مختار فی الاخبار والآثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی مین

اخو الحرب ان عضت به الحرب عضها ؛ وان شمرت يوما به الحرب شمرا
كليث هزبر كان يحمي ذمارة ؛ رمته المنايا قصدها فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت بشکلہ معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ تہی بادیہ نی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بیٹی بجدل کی ہے وہ اپنی میکی مین اسواسطے رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوسکے خاوند نے اکثر زرد دیکہا وہ یہہ شعر پڑہ رہی تہی یہہ شعر اوسی عورت کے ہین

للبس عباء ولقر عيني ؛ احب الى من لبس الشفوف
وبيت يخفق الارواح فيه ؛ احب الى من قصر منيف
وبكر يتبع الاظعان صعب ؛ احب الى من بغل زفوف

پہلی صدی کی شاعر

ولکب ینبح الاضیاف دونی ٭ احب الی من ہر الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ٭ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ ای بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے
تو جا اپنی میکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائی

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول
سنہ ۶۴ ہجری کو اڑتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چہہ مہینی بادشاہت کی
یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال گہونگریالی انکہین بڑی بڑی مونہہ پر چیچک کے
داغ ڈاڑہی اچہی مگر ہلکے اور لمبی تہے عبد اللہ ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب
پیتا اور زنا بہی کرتا — اور جسکے ماں کو رانڈ پاتا اوسکے بیٹی سی اوسکا نکاح
کروا دیا کرتا تہا — بلکہ باپ کا بیٹے سی بہی (اور بہن کا بہائی سی) نکاح کر دیتا یہہ ایسی باتین کرتا تہا
کہ لوگ یہہ کہتی تہی کہ اب اسمان گریگا اور یزید مر لگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی
کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اوسکے ماں کا نام
میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جسکا حال اوپر گذرا یزید نے اُس عورت کے
پاس اوسکے میکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

پہلی صدی کی شاعر

شریف

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتے ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ
کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام گرفتار ہوکے سفاح نذکور نے اونکو امن
دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنک ما تری من رجال ؛ ان تحت الضلوع داء دویا

فضع السیف وارفع السوط ؛ حتی لا تری علی ظہرہا امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہے قتل کیا

حسان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابوالولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے
قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول اللہ
کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ عرب کا اس بات پر اجماع
ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا
اوسسے عمر وسے اور ابوہریرہ — اور عائشہ نے روایت کی ہی قبل سنہ
کی درمیان خلافت حضرت علی رضی کے ایکسو بیس برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ
برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس مسلمانی مین بسر کیے اس شاعر کا
ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا صلعم کی ہی کسی
جاگہ اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے
یہہ شعر اوسکے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی مملوک العلی
صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ ؛ فذو العرش محمود وہذا محمد

پہلی صدی کی شاعر

نَبِيٌّ اَتَانَا بَعْدَ يَاسٍ وَفَتْرَةٍ ؛؛ مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِي الْاَرْضِ تُعْبَدُ

فَامْسَى سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا وَهَادِيًا ؛؛ يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهَنَّدُ

چونکہ وہ دیوان بہت ملتا ہی اکثر ملکو نمین بیشک موجود ہوگا اسلئی اور شعر لکہنے کچھہ ضرور نہین

الزبیر ابن العوام

کنیت اونکی ابو عبد الله قوم سے قریش والدہ اونکی صفیہ بنت عبد المطلب چچی پیغمبر خدا کی سولہ برس کے عمر مین مسلمان ہوئے ہرچند کہ اونکی چچا نی دہوئین کا عذاب اونکو اسلئی دیا کہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے ہرگز نہ مانا انہونے تمام لڑائیان رسول الله صلعم کے ہمراہ دیکھین یہہ شخص اول راہ خدا پر تلوار کہنچنے والون مین شمار کئی گئی ہین جنگ اُحد مین بہی ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے وہ مضبوط تہی یہہ صاحب ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنۃ سی ہین یعنی جن لوگون کے واسطی قطعی جنتی ہونے کا حکم رسول الله نے دیا تہا یہہ بہی اونمین ایک ہین — حلیہ اونکا یہہ ہے کہ رنگ اونکا سفید قد کے لنبی پتلی گوشت بدن مین کم اور بال اونکے بدن پر بہت تہی اور دونو رخساری سوکہے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیان مقام سفوان کے جو زمین بصرہ مین ہے درمیان سنہ ۳۶ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو مذکور کے حال مین بیان ہوا اونکے چونسٹھ ۶۴ برس کی عمر تہی وادی سباع مین مدفون ہوئے بعد ازان بصرہ مین اونکا لاشہ آکر گڑا قبر اونکی اوسیجا مشہور ہے جنگ جمل مین جب جانبین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رضی الله خدا کی خچر پر سوار ہوکے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ یا زبیر اُخرج اِلَیَّ (یعنی ای زبیر میری پاس آو) جب حضرت زبیر رض

۵۰ حضرت علی رض کے پاس گئے آپ نی فرمایا کہ تم مجھسے لڑنی کیون آئے ہو حضرت زبیر
نی فرمایا کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض چاہتا ہون حضرت علی رض نے فرمایا
کہ مینی تو قتل نہین کیا جو تو مجہسی لڑنے آیا اوسکو اللہ تعالے نی قتل کیا خدا اسنے
اسنے ہی عمر لکہی تہی مجکو تو خود اونکے قاتلین کے تلاش ہی — پہر فرمایا کہ
یا زبیر تمکو وہ بہی یاد ہے کہ مین رسول اللہ صلعم سے درمیان قوم بنی بیاضہ کی ملا اور وہ
اپنی گدہے پر سوار تہی مجکو دیکہکر رسول اللہ ہنسی اور مین بہی اونکو دیکہکر
ہنسا تہا تو تنے اوسوقت کہا تہا کہ یا رسول انہین کونسے بات عیب سے ہے
جسپر آپ ہنسی حضرت سنے ارشاد کیا کہ ای زبیر امین کونی عیب نہین ہی
تو اسے محبت کرتا اوسوقت تمنی کہا کہ یا حضرت مین تو علی رض سی محبت کرتا ہون
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین ای زبیر تو اسی لڑنے جائیگا اوسوقت تمنی استغفر اللہ
پڑہے — یہہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ مین یہہ بات بہول گیا تہا اگر
مجکو یاد ہوتے تو بیشک مین آپ پر چڑہ کر نہ آتا اب کیونکر جاؤن دونو طرف
سی لشکر ونکا مقابلہ ہو گیا اگر اب چلا جاؤن تو بڑی ندامت کی بات ہے کیونکہ
یہہ عار کبہی نہ دہوئے جائینگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ ای زبیر اب تک تو
عار ہی ہے مگر بعد عرصہ کے عار اور نار دونو جمع ہو جائینگے اتنی بہتر یہی ہے
کہ عار اختیار کر نار سے بچ (نار آگ کو کہتی ہین) مراد اوستی آتش جہنم
— یہہ سنکر حضرت زبیر چلے گئے اور یہہ شعر اونہونے بنا کر پڑہے

اَخْتَرْتُ عاراً علی نارٍ موجّجۃٍ ؂ اَنّیٰ یقوم لہا خلقٌ من الطّین
نادی علیٌّ بامرٍ لستُ اَجْہلہٗ ؂ عارٌ لعمرکَ فی الدنیا وفی الدین
فقلتُ حسبکَ من عذلٍ اباحسنٍ ؂ فبعض ھذا الذی قد قلتَ یکفینی

پہلی صدی کی شاعر

یہہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ مین قتل ہونے کا حال عمر بن جرموز کے حالین کہہ چکا ہون

عاتکہ

بیٹی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سعید بن زید کے جورو حضرت زبیر رض کے جب حضرت زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تہی یہہ اشعار اونکے مرثیہ مین بنا کر پڑہے

غدر ابن جرموز بفارس بهمه ؛؛ يوم اللقاء وكان غير معرد
يا عمرو لو نبهته لوجدته ؛؛ لا طائشا رعش الجنان ولا اليد

یہہ کئی شعر مین دو ہی اسچائی کافی ہین

علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کنیت اونکے ابوالحسن — اور — ابو تراب قوم سے قریش — سب سی اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تہی اوس سن مین اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تہی بعضی پندرہ برس کے — بعضی دس برس کے عمر بیان کرتے ہین — تمام جہاد جو ہونے کی سب مین حاضر رہے مگر غزوہ تبوک مین بسبب بیماری اہلخانہ کے نہ حاضر ہوئی تہے — حلیہ حضرت علی رض کا یہہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکہین بڑی بڑی قد میانہ پیٹ بڑا — بال سر پر بہت ڈاڑہی چوڑی — سر کے شروع یعنی مقدم دماغ پر بال نہ تہی — سفید سر اور ڈاڑہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹہارہوین تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تہی اوسی روز خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے درمیان کوفہ کے جمعہ کے صبح کو سترہوین تاریخ ماہ رمضان ۴۰ ہجری مین شہید کیا گیا

پہلی صدی کی شاعر

۴۰ھ ہونیسے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبداللہ
بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن ع نے نماز جنازہ کے پڑہوائے صبح کو دفن
ہوئے — عمر اونکی تریسٹھ[٦٣] یا پینسٹھ[٦٥] — یا ستر — یا اٹھاون[٥٨] برس کی علی حسب الاختلاف
تہی بسبب اسکے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد و لاتحصی سی پر و لبریز ہین
صرف حال ضروری جو اور کتابون مین کم ملتا ہے یہی لکھہ دیا ہے — اونکی اشعار
کا ایک دیوان ہے مینی بہی دیکھا ہی میری اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول
مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علی رض کے اشعار بہت اچہی فصیح اور بلیغ
ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکے زوجہ نی انتقال پایا حضرت علی رض
نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِكُلِّ اجتماعٍ من خليلين فُرقةٌ ، وكُلُّ الذي دون الفراقِ قليلُ
وانّ افتقادي فاطماً بعد أحمدٍ ، دليلٌ على ان لا يدومَ خليلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی ع اور حضرت ابو طالب کے مرثیہ مین فرمائین

أَعينيَّ جُودًا بارَكَ اللهُ فيكما ، على هالكين ما ترى لهما مثلا
على سيّد البطحاء وابن رئيسها ، وسيّدة النسوان اول من صلّى
مُصابهما أدجى الى الجوّ والهوى ، فبتُّ أقاسي منهما الهمَّ والثكلى
مُهذّبةٌ قد طيّبَ اللهُ خيمَها ، مُباركةٌ والله ساقَ لها الفضلا
لقد نصرا في الله دينَ محمّدٍ ، على من بغى في الدين قد رعيا إلّا

ام سلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اوس کیطرف دو شعر منسوب ہین
پاسئے حال اون شعرون کا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہے جب

پہلی صدی کی شاعر

جانبین کا لشکر آراستہ ہوکر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اونکے اصحاب مین تہا اوسکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرماکر روانہ کیا کہ قران شریف مردمان جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہوآو کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اس کے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو جو قران مین ہے اوس کے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف کی کرنے لگا اوسی وقت ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ وہ مسار ہوگیا اوسکو حضرت علی رض کے اوٹہاکر لاے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نے یہہ دو شعر کہی

یَارَبِّ اَنَّ مُسْلِمًا اَتَاھُمْ	یَتْلُو کِتَابَ اللهِ لَا یَخْشَاھُمْ
فَخَضَبُوْا مِنْ دَمِہٖ لِحَاھُمْ	وَاُمُّہٗ قَائِمَۃٌ تَرَاھُمْ

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولی بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے تہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث — دوسرے کا مالک تہا — جو تہی بہائی کو جو کہو یا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہی — حارث اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے زراہ محبت یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئے اوسنے سمیۃ جو حذیفہ کی جو اونکے لونڈی کی بیٹی تہی نکاح اوسکا کردیا — اس کی بیٹ سے عمار پیدا ہوئی یہہ عمار ہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتے تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہ پہیرتے اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت ابراہیم پر — وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

پہلی صدی کی شاعر

۵۵۔ تنگی دیکہی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹہائی ــــ رسول اللہ نے اوسکا نام طیب
مطیب رکہا تہا صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور
گہایل ہوگیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانوین برس کے اوسکے عمر تہی گرتی ہی پانی
مانگا ایک شخص کوزہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین
بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہہ فرمایا تہا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا دنیا مین
جب تو دنیا سی اوٹہایا جاویگا دودہ ہی تجکو دودہ پلادینگے درمیان سنہ ۳۷ ہجری کے
شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تہا قبر اوسکے درمیان صفین کے ہی اور اوسکے
جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پڑہوائی اور غسل نہین دیا اور نہین کپڑون مین
جو پہنی ہوئی تہا بلا غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان
کرتے ہین کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر
حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت
عائشہ کو مخاطب کرکے بنا کر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ؛ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر
وانتِ امرتِ بقتل الامام ؛ وقاتلهُ عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسائی شروع کئے اسلئی اونہون اپنا گہوڑا
وہان سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلے آ پہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی
مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین
اور وہ شعر بہی اوسنی اسطور پر لکہی ہین

منكِ البداءُ ومنكِ الغِيَر ؛ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر
وانتِ امرتِ بقتل الامام ؛ وقلتِ لنا إنه قد فجر

پہلی صدی کی شاعر

فهبنا اطعناه فی قتله ، وقاتله عندنا من امر

امراة من عبد القیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوس کے دو بیٹی اور خاوند جسبہ مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شهدت الحروب فشیبتنی ، ولم ار یوما کیوم الجمل
اضر علی مومن فتنة ، واقتله لشجاع بطل
فلیت الظعینة فی بیتها ، ولیتك عسكر لم یرتحل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا عَلَم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نے یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ، بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوس کے ابو محمد کندی ہی کندیون کی طرف سی پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ۱۰ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیون کا سردار تہا سب لوگ اوس کے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہہ سرداروں کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا — پہیر مرتد ہوگیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہوگیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ۴۰ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

پہلی صدی کی شاعر

۵۶ پہری ـــ جب معاویہ نے دریاء فرات پر اپنی آدمیونکے پہری لگادی کہ حضرت علی رضی کو دریاء فرات کا پانی نہ لینی دو اور کوئی اونکے ساتہہ نہ ملنی پاوی اشعث مذکور حضرت علی رض کے سامنی آیا آپ نی فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتہہ لیکر دریاء فرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطی لاؤ اگر پانی نہ لینے دین دو مین مرنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہہ شعر اپنا پڑہتا جاتا تہا

لاوردنّ خیلی الفراتا ۔ شعث النواصی فیقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعراء جاہلیت سے ہی مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جفنہ بادشاہ حیرت کی وقتمین موجود تہا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو رقاش سی بولد الزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جفنہ کے بیٹہا اسی شعر سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسنے کہا

علیّ لعمرو نعمة بعد نعمة ۔ لوالده لیست بذات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تہا ـــ جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکہی پہلی لڑائی جو انکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کے لڑائی تہی ـــ بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی ـــ بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تہی مگر چونکہ عمر اونکے چودہ برس کی تہے اسواسطی اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تہا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہونی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم زاہد تہا بہت احتیاط اوسکے مزاج مین رہا کرتے تہے ـــ اس قول کے موید قول جابر بن

پہلی صدی کی شاعر

عبد اللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جس کے طرف دنیا مایل ہوئے اور وہ
اوسکیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوائی حضرت عمرو اورا ونکی بیٹی عبد اللہ کے — اور
میمونہ بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکہا — اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکہنی مین نہین آیا —
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اونکے
آزاد کئی ہوئی تہی — قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدا ایش ہوئی
اور ۷۳ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینے بعد یا موجب قول بعض
کی چہہ مہینی بعد وفات پائی ہر وقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی برس کے
یا چہیاسی کے حسب اختلاف ہوئے اونسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین مین معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی

فانا عبد اللہ سمانی عمر — خیر قریش مضی ومن غبر
نبی لنا اللہ والشیخ الاغر — فلا ابطأت فی نصر عثمان مضر
والربعیون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ اے ابن عمر تو مجہسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجہسی مقابلہ نہ کرتا — خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجہسی چاہتا ہون

پہلی صدی کی شاعری

۵۸ (ہمزہ ان کو وحشی نے مار ڈالا تھا اور اسی سبب سے وہ معاویہ بھی جانا جاتا تھا) یہ لکر
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بھیجا اوس وقت مقابلہ کرنا مناسب
نہ جانکر عبد اللہ مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزۃ الجمحی

یہ شخص سخت کافر تھا پیغمبر خدا صلعم نے اوسکو درمیان جنگ احد کے قتل کیا نام
اس کا عمرو بن عبد اللہ ہے حال یہ ہے کہ یہ شاعر ایسے شعر کہا کرتا تھا کہ کافر
مسلمانوں سے لڑنے کو طیار ہو جاتے تھے چنانچہ وہ اپنے شعروں میں لوگوں کو جنگ
کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تھا پیغمبر خدا صلعم نے روز جنگ بدر اوسکو امن
دیدی تھی مگر پھر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ میں جاکر کہنے لگا کہ میں محمد کو مسخرا اور بالغ
بنا لیا جب جنگ احد میں وہ اپنے شعر پڑھکر لوگوں کو مسلمانوں سے لڑنے کے
لئے برانگیختہ کرنے آیا حضرت نے اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اهل الشام انهم اصحاب تلك وفیها العاص والنا

ہرچند کہ اسکے حال کی ہمنے بہت تلاش کی مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

ہمزقال

اوسکو اعور لایکن بہی کہتے ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نے قتل کیا وہ بہی شاعر تہا علی رضی سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا اعور یبغی اهله محلا

قد عالج الحیوة حتی ملا لا بد ان یفل او یفلا

اشلهم بذی الکعوب شلا

جب مرقال درمیان ۳۷ ہجری کے صفر کی مہینے دار فانی سی سفر کر گیا حضرت علی رضی نے اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت ترحم کیا اور اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رضی نے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہو گئی اور غبار جنگ کا برہم ہو گیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکی اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نے یہہ شعر پڑہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا لما غدا قد اعلما وذا الکلاع قبله ومعبدا اذ قدما

۲۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخاً مسلماً — فقد قتلنا منکم سبعین راساً مجرماً

اضحوا بصفین وقد لاقوا نکالاً مولماً

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدائش اوسکی مصر کے مگر وہ عورت کوفہ مین جا رہی تہی
بعد انکے ابن عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جا بسا وہ بہی وہان جا رہی
اور وہین مری اوس سے بہی روایت کی ہے چنانچہ قیس ابن ابی حازم اور غیرہ اوسے
روایت کرتے ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی سے
کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوسکے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی کے
کی تہا جب زیاد نے ہمراہ ۱۳ آدمیون کے جو اوسکے یار تہے اوسکو پکڑ کر معاویہ کے
پاس بہیجا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بنا کر پڑہے

ترفع ایها القمر المنیر	لعلک ان تری حجراً یسیر
یسیر الی معاویة ابن حرب	لیقتله کما زعم الامیر
ویصلبه علی بابی دمشق	وتاکل من محاسنه النسور
تجبرت الجبابر بعد حجر	وطاب لها الخورنق والسدیر
الا یا حجر حجر بنی عدی	تلقتک السلامة والسرور
اخاف علیک ما اردی عدیاً	وشیخاً فی دمشق له زئیر
الا یا لیت حجراً مات موتاً	ولم ینحر کما نحر البعیر
فان یهلک فکل عمید قوم	الی هلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کا بہیجا کر اونکی پاس بہیجا حجر سے
کہا کہ تمہارے سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہمارے بیٹا تہہ کے یا بری جائین

اور نصف بیچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم ۱
نی اوتنی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکہتا ہی تم سب علی رض
پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہونی
فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی
مذکور معہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل
ہوچکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت
نماز کی پڑہون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین وہ
دو رکعت پڑہین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تونی اپنی زندگی
کا دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹے کاٹئے
اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پڑہین اوسنی
کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پڑہی ہین اور کوئی
نماز جلد آج کے روز سی مینی نہین پڑہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے
اسس خوشی مین مینے بہت جلد پڑہی ہین اسکائی خیال کرنا چاہئے اوس کے
عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخرکار اوسکو اوندہا ڈالکے
مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج والم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی
یہہ عدی سنہ ۵۱ ہجری مین مقتول ہوا۔ اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت
الم و اندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ
بہی اوسنی لکہا ہی بنت الحجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابو بکر۔ بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

پہلی صدی کی شاعر

اور باپ اونکی زبیر بن
۴۲ — والدہ اوسکی اسما بنت ابی بکر صدیق رض — اور
— اور دادی اونکے بوبی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول الله کے چچی تہی
یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المو
یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عائشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو
مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونے سے مسلمان بہت خوش
ہوئے تہے کیونکہ یہودیون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے
اب انکی نسل نہ بڑہنے پاویگے اونکو الله تعالے نے جہوٹا کرنے کے واسطے عبد الله
بن الزبیر کو پیدا کیا رسول الله نے پہلے ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور
چباکر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی مونہہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ
کہجور چبی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول الله نے نام اوس کا عبد الله
اور کنیت ابو بکر اوسکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد الله کی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی
بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار
اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — ماں باپ بہن بہائی سبہی نہایت محبت رکہتا
تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم تہی ایک رات
نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین
صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح
اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہے تہی — اور اونہون ہی نے ہمراہ
عبد الله بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ
جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پایا تہا
— اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

کی فوت ہوا اسی عبد اللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۲ھ مین اونکا محاصرہ
کیا آخر کار جنگ کے روز ساتوین جمادالاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبد اللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئی گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہونے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاصی بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر
کی نوی برس کا ہوکر مرا

الم تر ان الدهر اخنت صروفه   على عمرو السهمي تجبى له مصر
فلم يغن عنه حزمه واحتياله   ولا جمعه لما اتيح له الدهر
تقاسى مقيما بالعراء وضللت   مكايده عنه وامواله الدثر

بنت عقیل

یہہ عورت بیٹی عقیل کے ہی حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجدیا وہ عورتین
اور بچے گرفتار اہلبیت کی جو حیران و پریشان قتل سادات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتون سی اس عورت نے نکلکر یہہ شعر بناکر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبي لكم   ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتي وباهلي بعد مفتقدي   منهم اسارى ومنهم ضرجوا بدم
ما كان هذا جزائي ان نصحت لكم   ان تخلفوني بشر في ذوي رحمي

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنے امام حسین علیہ السلام

۶۴ کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہوکر اوسنے یہہ شعر پڑہتے

املأ رکابی فضة و ذهبا — انا قتلت الملک المحجبا
ومن صلی القبلتين فی الصبا — قتلت خير الناس اما و ابا
وخيرهم اذ ينسبون نسبا — فی ارض نجد وحرما ويثربا

جب ابن زیاد نی یہہ شعر سنی اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا تو تو نی کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال فوراً وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے ہمراہ تیئیس مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان سنہ ۴ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن ع کو جن چکین اوس سی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا سنہ ۶۱ ہجری مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور دجلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نی قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نی اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا آپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہنہ سے فرماتے تہی

مین موجود ہین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا اسوقت
تہا یہہ او متفق اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون کے اوسوقت
ہین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یمانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا روسای شہر اوسسے
ملاقات کی آئی اوسنے اوس ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سے بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت نے مروان کا گلا گہونٹ کر مار ڈالا تہا اونکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سو گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسری تاریخ رمضان شریف سنہ ۶۵ ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہونٹ ڈالا فورا دم نکل گیا جب
وہ مر چکا جان تن مین نہ رہی اوسوقت غل مچا کر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوئے
مروان کے عمر تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئی نو مہینی اٹھہ روز اوسنے تہے یزید کی
تخت پر چین اوڑاے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار مع اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

لما رأیت الناس صاروا حزبا ۔ والملک لا یوخذ الا غصبا
دعوت غسان لہم وکلبا ۔ والسکسکین رجالا غلبا
والقین تمشی فی الحدید غلبا ۔ والاعوجیات یثبن وثبا
یحملن من طاب فدینا صلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد اللہ ابن احمر

یہہ ایک شیعہ سب شیعان علی رض سے جب اوسنے حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کوفیون کو جان دینے پر برانگیختہ کیا اوسکے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت و قد کان یصحوا الصبا و الغوا نیا
وقلت لا صحابی احیبوا المنادیا
وقولوا لہ اذ قام یدعو الی الہدی
وقبل الدعا لبیک لبیک داعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونے کے قاتل امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئی جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارارسلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تیئس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کرگیا ــ بعد قتل ہونے عبد اللہ ابن الزبیر کے اوسکے بیعت کی تجدید ہوئی تہی ــ کہتی ہین کہ عبد الملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطی اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار چست و چالاک عاقل اور فقیہ و دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہو گیا اور وہ شاعر بہی

پہلی صدی کی شاعر

فصیح تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی
ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مار ڈالا اور
مال بی صرف خرچ کردیا عبد الملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ مع ان
اشعار کے جو اوسکے نیچے لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد
امیر المومنین کو مخبرون نے یہہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال بی صرف
لٹاتا ہی مجکو اندونون امرون مین سے کسی ایک کی سبب برداشت نہین مینی
تجکو بجز اسکے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال
لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری کب
زیادہ دینے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق الله
کے لیے امین ہوتا ہے اوسکے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے
ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی بی قیدی
اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی لکہے

اذا انت لم تترک امورا کرهتها　　　وتطلب رضائی بالذی انت طالبه
وتخشی الذی یخشاه مثلک هاربا　　　الی الله منه ضیع الدر حالبه
وان تر منی وثبة امویة　　　فهذا وهذا کل ذا انا صاحبه
فلا تلمنی والحوادث جمة　　　فانک مجزی بما انت کاسبه
فلا تعد ما یاتیک منی وان تعد　　　یقوم بها یوما علیک نوادبه
فان تر منی غفلة قرشیة　　　فیا ربما قد غص بالماء شاربه

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر نہی اچہی شعرون عبد الملک کی نسے انتخاب
کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ مع ان اشعار کے پڑہا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشا اللہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان
سنہ ٩٥ ہجری کے پیٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکے عمر چوون برس کے
ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہہ ہے انکہین اوسکے
چہوٹی چہوٹی تہین اور نرم آواز باریک ذہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل
و خونریز و ظالم بے رحم مثل قصائی کے تہا خلق اللہ کے درمیان اوسکو بہیڑیئی
سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی
نیک و پارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سے قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے
خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکے طرف سے کم خون کرتا موقوف
ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت
جرم کے بہی قتل کر ڈالا کرتا تہا — اسلئے فقہاء نے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے
— اس شخص کو عبد الملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف
سے متولی کرکے حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے
روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جماد الاول سنہ ٧٢ ہجری کے مکہ
پر چڑہ کر آیا طائف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اوسنے
شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولے مارنے
شروع کئے بہرکیف یہہ سال تمام ہو چکا اور وہ محاصرہ کئی رنا فتح نہوئے جب
سنہ ٧٣ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ
اسما بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نے کہا کہ بیٹا جوانمرد ہو کرنا

اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی جنگ کے اس لڑائی مین درمیان ۷۳ھ
ہجرے کی ابن الزبیر مقتول ہوئے — حجاج نے درمیان ۷۴ھ ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈا کر حجر الاسود اوس کے بنا مین سے نکالکر نئی سرے سے اوسی طرح پر کہ جسطرح
رسول اللہ صلعم کے سامنے تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا ہے
— اور سعید بن جبیر رض کو جو کہ بڑے زاہد اور عابد اور عالم بے بدل جنگی تھے مین
امام مالک رحمہ نے یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رض کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتے ہین کہ سعید بن جبیر رض
جب پکڑے گئے اور حجاج کے سامنے آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتے ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بد بخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہوں نے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجہسے زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بد بخت ہین — اونہوں نے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنے کہا کہ اب دیکہ تجکو دنیا ہی جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ آپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کا مین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کسطرح سے تجہی
تجکو مارون — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی
تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی پہنک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہان سے چلے تو اونکو
ہنسی آئی فوراً ہنس پڑے حجاج نے کہا اونکو یہان لاؤ پوچہا کہ

توکیوں ہنسا اونہوں نے کہا کہ مجکو اس بات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بہی جرأت کرتے
ہیں — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو
اوندہا ڈالکر گلا کاٹنے لگے اونہوں نے کلمہ شہادت اسطور پر پڑہا اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان الحجاج غیر مومن ترجمہ — گواہی
دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق پرستش کے نہیں سوا ایک خدا کی جسکا کوئی
شریک نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کافر
ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا لکار کر کے کہ اے بار خدا میری قتل کے
بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتے ہی انکے
سر تن سے جدا کیا گیا — کہتی ہیں کہ سعید کے مرنے کی بعد حجاج مذکور کے
پیٹ میں کیڑی پڑ گئے پندرہ دن کی بعد اسی بیماری سے وہ بہی ہلاک ہو گیا
— بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہیں کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سے سعید کو
میں نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہونٹا کرتا ہے
اوسکے بعینہ صورت سعید کے ہی بہر تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا اور دعا ایسی
مستجاب ہوئی کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنوں میں قتل نہ کرنے پایا —
اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہیں جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہکر
بہیجا تہا اور اس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان شاہانہ
امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ میں خونریزی کرتا ہوں اور مال بیجا
صرف خرچ کرتا ہوں پہنچا غرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کی قسم تا ہنوز اہل
معصیت جس سزا کے لائق ہیں ابتک وہ انکو متعلق نہیں ہوئی اور اہل
اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہیں ہوا — اگر اہل معصیت اور مخیر مستفاد

پہلی صدی کی شاعر

لوگوں سے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار ہونے والوں کو خرچ لی اگل اور اعراب کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرما دیں کیونکہ گذشتہ را صلوات آئندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوے اوس کی موافق عمل کیا کرون اور یہہ شعر اوس کے یعنی حجاج نے اپنی تصنیف سی لکہے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ؛ اذاك فيومی لا تزول كواكبه
وما لامری بعد الخليفة جنة ؛ تقيه من الامر الذی هو كاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ؛ ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا قارب الحجاج منك خطيئة ؛ فقامت عليه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفيق لنصحه ؛ واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی يرجو نوالی ويتقی ؛ مصاولتی والدهر جم نوائبه
فعف بی علی حد الرضی لا اجوزه ؛ من الدهر حتی يرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی ؛ شفيق رفيق احكمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعروں سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چھٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ وہ مہینا جمادی الآخر ۹۶ ہجری کا تہا اوسنی نو برس اٹھ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی — ولید مذکور بہت سرکش و جابر و ظالم و مہابا پی تہا اوس کے پودہ بیٹی تہی اونمین سی سے

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر سو
کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چھوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوسکے چچازاد
عمرو بن عبد العزیز نے نماز اوسکے جنازہ کی پڑہی تہی — مورخ لکہتی ہین
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی
نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوسکے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ مار یحنا یعنی
گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارے کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوسکے
وقت مین نصف اوسکے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے
مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کار ہی
مورخون نے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ
نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز
ایک اعرابی فریادی اوسکے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کی
تہی — ولید نے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ مَاشَانُکَ اسکے معنی ہین کہ کیا مصیبت
آئی تجپر (مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا اگرچہ نون پر زیر کہا اوسکے
معنی وہ ہوگئے اگر مَاشَانُکَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن
عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے
دشمنون کے اوپر مصیبت آئی سلیمان مذکور نے کہا کہ امیر المومنین یہہ
فرماتے ہین کہ مَاشَانُکَ بضم نون — اعرابی نے کہا کہ ظَلَمَ عَلَيَّ خَتَنِي
یعنی میری داماد نے مجپر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خُتُنُکَ یعنی تیرا
ختنہ کسنے کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان نے کہا کہ امیر المومنین
یہہ فرماتے ہین مَنْ خَتَنُکَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

ثابت ہوا کہ ولید غلط بھی بہت بولا کرتا تھا یہ فصاحت و بلاغت کا کیا ٹھکانا ہے۔
تاریخ میں لکھا ہے کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تھا لیکن وہ بھی بسبب
لکنت اس اپنے بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہو گیا تھا — ہرچند کہ اوسنے اسباب میں
بہت سعی کے کہ اس لڑکے کو صحیح بولنا آوے معلم اتالیق ادیب سب بٹھلائے مگر اوسکو
کچھ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بھی زیادہ خراب ہو گیا — بہرکیف یہ شعر
اوسکے ہین حال ان ابیات کا یہ ہے کہ جب اوسکو یہ خبر پہنچی کہ میرا بھائی سلیمان
میری مرنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ خلافت اوسکے ہاتھ آوے اسلئے اوسنے ایک
عتاب نامہ اور یہ اشعار اپنی تصنیف کئے ہوئے لکھی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛ فتلک سبیل لست فیہا باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ؛ بہ قبل موتی ان یکون ہو الردی
فما موت من قد مات قبلی بضائری ؛ ولا عیش من قد عاش بعدی مخلدی
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ؛ تزود لاخری غیرہا فکان قد بی
منیتہ تجری لوقت وحتفہ ؛ سیلحقہ یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑپوتا حکم کا — جس روز عمر و بن عبد العزیز
نے وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچویں تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ۱۰۱ ہجری کا تھا اوسکے کنیت ابو خالد تھی ماں اوسکے مسماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی تھے — یزید مذکور ارید میں جو بلقا رکے زمین میں واقع ہے
دمشق کے بیچ بروز جمعہ پانچویں شعبان سنہ ۱۰۵ ہجری میں سینتیس برس کا ہو کر
مرا اوسنے چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہ شخص ایک لونڈی کا

پہلی صدی کی شاعر

سلامۃ القس کو بہت چاہتا تہا اور یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف ۵۵
زہری کی تہی اوسی یزید نے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور محبت مین
اوسکے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ حبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین ستر ویں روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ہشام کو لکہتا ہے

والی علی اشیاء منک تریبنی ، قدیما لذو صفح علی ذاک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ، یمینک فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکی ہین
دل مین خیال آیا کہ ہیثم بن عدی سی ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ قابل
یادداشت لکہی ہے ہم بہی اوسکو اسجاہی درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار فی الاخبار والآثار مین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی نے کتاب مسعودی اور اغانی سی منتخب کرکے عربی زبان مین چہپوائی
اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے
زبانی یہہ بیان کیا کہ اوسنی مجہسی یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کے قبر پر گئی اوسکے قبر جب کہودی وہ صحیح وسالم نکلا
اوسکی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نی اوسکو

پہلی صدی کی شاعر

قبرمین سی نکالکر اوسکے جسم پر تاشی کوڑی لگاکر حکم دیا کراب اوسکو جلا دو چنانچہ وہ لاشہ جلا دیا گیا — پہر ہمنی دابق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کہودے اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچہہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جنکے قبر پائی گیا اون لوگون کے قبرین قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولیدبن عبدالملک کے قبر کہودی اوسمین کچہہ نہ ملا — پہر عبدالملک کی قبر او کہارکے اوس مین اوپر کے سر کی کہوپڑی تہی اور کچہہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچہہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کو ٹی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ کا اوسکے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جسکے قبر پائی اسیطرح سے اوسکو کہودتی جلاتے ہوئی پہر آگئی — یہہ ہمنی واسطے اتمام حالات بنی امیہ کے بیان کردیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو یہان گذرا وہ بہی بیان ہوجاوے کیونکہ خدا کی دربار مین انکا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا اگرچہ ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہوگیا

عُمَر بن اَبِی رَبِیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوسکے ابو حفص نام عمر بیٹا عبداللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش نے طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللہ نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کردیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمر و بن خطاب مرحوم کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رض نے اوسکو متوسلی کیا جب حضرت عثمان رض گہر مین محصور ہوئے اور
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطے آیا تہا مگر قریب مکہ کے جب
پہنچا اونٹ سے گا وہ پہر گر کر مرگیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبد اللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبد الرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال
معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابونواس

کنیت اوسکی ابو علی الحسن ابن ہانی بن عبد الاول مشہور و معروف بنام ابونواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا
جراح ابن عبد اللہ حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطی اوسکی طرف وہ
منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابونواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوسکی اہواز کی رہنی والے
مسماۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا سپاہی
سفاح کیطرف سی عبد اللہ ابن علی لڑتا تہا اوسکی لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مسماۃ جلبان سی نکاح کرکے

دوسری صدی کی شاعر

٤٨ وہین رہنی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی ازانجملہ ابونواس مذکور اور ابو معاذ کے لڑکپن مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تھا ابو اسامہ والبہ ابن الحباب نے انکو دیکھکر کہا کہ اس لڑکی تمھین اوصاف اور علامات اچھی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کرا ان اوضاع کو ضایع نکر ابونواس نے پوچھا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابو اسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ان مین سے قسم خدا کے کہ فقط آپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تھا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکھون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہولیا بغداد مین آیا اول سے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الھَوی تَعِبُ ،، یَسْتَخِفُّہُ الطَّرَبُ

اِنْ بَکٰی یَحِقُّ لَہٗ ،، لَیسَ مَا بِہٖ لَعِبُ

تَضْحَکِین لَاھِیَۃً ،، وَالمُحِبُّ یَنْتَحِبُ

تَعْجَبِین مِن سُقْمِی ،، صِحَّتِی ھُوَ العَجَبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایت رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساٹھہ دیوان لوگون کے پہڑی پڑہائی ہون اوس کے حق مین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچھہ درباب اشعار کے دیکھا تھا — عبد اللہ ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکھتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام براہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ ہجری کی پچپن برس کا ہوکر فوت ہوا قبرستان

دوسری صدی کی شاعر

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلے کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس ۷۹ نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بناکر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلواً ؛ واراني اموت عضواً فعضوا
ليس من ساعة مضت بی الا ؛ نقصتني بمرها لی جزوا
لهف نفسي علی ليال نقصت ؛ وسنين مضين لعباً ولهوا
قد اسانا کل الاساءة جهراً ؛ ومن الله نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ہے ابو مزروق — ابو ہفان سی روایت کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچہا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور بینا اور نادر اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکہا بعد اوسکے مرنی کے ہمنی اوس کے گہر کی تالاشي سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا اگرچہ پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت اور حسن و قوۃ ہی کہ ثریا مین بہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور ادب کے ہنس مکہ ظریف ہوشیار چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر کی لوگون کو تا بعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا اوسکے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین بہی ہین — یوسف دایہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

شریف مین اکثر ہمارا یہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو پہرا کرتی تہی ایکروز
ہمنی روزہ کہولکر جو گشت لگایا سلوے کی مسجد مین پہنچے او سکا بیٹا نمازیون کو تراویح
پہڑا رہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس
بیٹھ گیا مجہسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پہڑائی اور قران نہ سنائی ہم یہہ
یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کی تہی جب اوس لڑکے نی اَرَاَیتَ الَّذِی
یُکَذِّبُ بِالدِّینِ پہڑنے شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے

وقَرَی مُعلِناً لتصدع قلبی ، والهوی یصدع الفؤاد السقیما
ارایت الذی یکذب بالدین ، فذالك الذی یدع الیتیما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایکروز
ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعراء کے
جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعراء نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی
جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک
ایک آیتہ قران شریف کے ہو سب نے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفتیة فی مجلس وجوههم ، ریحانهم قد آمنوا التقتیلا
دانیة علیهم ظلالها ، وذللت قطوفها تذلیلا

سب سنکر چپ ہو رہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے
کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب
جانتا تہا ناسخ و منسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم و ادب سیکہا
اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا
اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہی ابونواس

دوسری صدی کی شاعر

یہہ کہتا تہا کہ سات سو ارجوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین
سو ایسی مشہور کے مجکو حفظ ہین سوا اوسکے نوادر — اور ظرافت امیز لطیفی اور ٹہولیان
اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی یہہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو ولونسی بہلایا
اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرا اور شرفا کی مجلسون مین ٹہاٹ ظرافتین
اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہوگیا اور عام وخاص
سب اوسنی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسبات
کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق   وعیش الخلاعة عیش رقیق

وقد جمع الوقت حالیهما   فمن ذا یفیق ومن یستفیق

اما تذکر الفضل من یومنا   وینهی بما نحن فیه الرحیق

لها ندندب کاس الطلا   علی نرجس وشنیق شفیق

مداهن یحملن ظل الندی   فها تیک تبرو ها تی عقیق

یقابل وجهك وجه زهرها   ویلقی مسکك مسك فتیق

اذا قابل الزهر زهر الوجوه   فکیف الخلاص وابن الطریق

ابو دلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یا تحتانی کے جو بعضی کہتی
ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد الله ابن معتز اور
ابو عامر ابی زند بالنون روایت کی ہے — ابو دلامہ شاعر مغلق وظریف مرد
بد النوا در اور پسندیدہ آدمی تہا اور بدیہہ گو بہی تہا مشاعرہ مین حاضر ہوکر
ایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا اگر شراب اور معشوق کے مدح مین یہہ شاعر

 نکالا تھا کوسنے اوسی لگا نہ کہا تا تھا — خلفا کی مدح بہت کیا کرتا تھا — ابو مالک عبد اللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹھی ہوئے اوسکا ماتم کر رہی تہی کہ ابو دلامہ بھی وہان آیا یہہ سنتے ہی یہہ شعر کہکر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسيت بالانبار يا ابن محمد — لا تستطيع الى البلاد تحويلا

ويلي عليك وويل اهلي كلهم — ويلا يكون الى الممات طويلا

مات الندى اذ مت يا ابن محمد — فجعلته لك في التراب عديلا

انى سالت الناس بعدك كلهم — فوجدت اسمح من رايت بخيلا

الشقوتي اخرت بعدك للذي — يدع العزيز من الرجال ذليلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا اسنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر پہر تجکو یہہ شعر یہی پڑھتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹواڈالونگا ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حق مین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجیی ابو دلامہ کو بلاکر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کرکے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دئی اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچہ قرض ہو تو ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوسکے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹیگی اوسنی مال مذکور لیکر ادا کیا اور اقرار کیا کہ بیشک چلونگا —

جب موسی مذکور کے جانے کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی نے ۸۳
آدمی اوس کے تلاش کے واسطے مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون
نے خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون پر رہتا ہی
موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ہاتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانے دو
حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہتا کیا ہی کہ ابودلامہ
سامنے سے چلا آتا ہے وہ ایک گانوسے نکل کر حیرہ مین جا رہا تہا موسی
نے دیکہتے ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کے دشمن کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ فوراً
پکڑا آیا اوسکو مقید کر کے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نے یہہ حال دیکہہ
کر یہہ شعر کہے

یا ایہا الناس قولوا اجمعین معا	صلی الاله علی موسی بن داود
اما ابوک فعین الجود نعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله ما لی من خبر فتطلبنی	فی المسلمین وما دینی بمحمود
انی اعوذ بداود وتربته	من ان احج بکره یا ابن داود

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچے ڈالدو جہان
اوسکا جی چاہی چلا جائی چنانچہ اوسکو چہوڑ دیا وہ سوادکوفہ مین شراب
پیتا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوسکے پاس
رہا سب خرچ کر کے وہان سے آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح
ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوسکے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت
کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنے پاس رکہتا تہا — ابودلامہ
کا یہہ حال تہا کہ اوسی تنقر اور بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروشی اور بدمعاش

دوسری صدی کی شاعری

۸۴ لڑکون اور مسخرون کے صحبت اچھی معلوم ہوتے تہی چنانچہ ایکروز ابوالعباس نے
ابودلامہ سے کہاکہ تو بادشاہون سی اور امرار اور وزرار اور نیک بخت آدمیون
کی صحبت مین کم بیٹہتاہی— رنڈی نے پہاڑ دی — مسخرے— شرابی تجکو بہت بہاتی
ہین— اوسنے جواب مین کہاکہ ای امیرالمومنین سعادت اور بہترائی اور
نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور
تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین گر ساتہہ ہی اس کے
یہہ بہی ہے کہ یگانا— اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر باادب بیٹہنا بہی تمہارے
خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون
کی صحبت مین بیباکی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی تجکو گوارا نہین —
ابوالعباس نے کہاکہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تونے بیان کیا
یہہ غلط ہے کیونکہ مجہسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے
کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت
بہت بہاتی ہے یہہ کہہ کر حکم دیاکہ ابودلامہ جانی نہ پاوے اوسپر پہرا متعین ہوا
اور حکم دیاکہ ہمارے ساتہہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابودلامہ پر
گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم
ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلمی ان الخلیفه لزنی	بمسجده والقصر مالی وللقصر
اصلی به الاولی مع العصر دائبا	فویلی بین الاولی وویلی من العصر
ویحبسنی عن مجلس استلذه	اعلل فیه بالسماع وبالخمر
ووالله مالی نیة فی صلاته	ولا البر والاحسان والخیر من امری

وما ضرة الله يصلح امره   لو ان ذنوب العالمين على ظهري

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبہی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چہوڑ
دو تاکہ اپنی یار و نہین جائی — ابو دلامہ نے کلمۃ السیارہ نام ایک قصیدہ
دہوم دہام کا ابو مسلم کے باب مین جسنی خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد
ڈالی تہی لکہا ہے اوسمین سبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہو گئی تہے اوس کے
مقتول ہونے کے طرف بہی اشارہ کیا   تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ
دویم کے سامنی ابو مسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے
یہہ شعر اوسوقت بنا کر پڑہے

ابا مسلم ما غير الله نعمة   على عبده حتى يغيرها العبد
ابا مجرم خوفتني القتل فانتحى   عليك بما خوفتني الاسد الورد
افي دولة المنصور حاولت غدرة   الا ان اهل الوزر اباؤك الكرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور دریا
سنہ ۱۶۱ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی سنہ ۱۹۰ ہجری
تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد اللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر عوض مین درمیان
سنہ ۹۶ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان سنہ ۱۲۹ ہجری کے فوت ہوا اوسکا
ذہن اچہا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراك منقبضا عني بلا سبب   وكنت بالامس يا مولاي منبسطا
وما تعمدت ذنبا استحق به   هذي الصدود ولعل الذنب كان خطا

دوسری صدی کی شاعر

فان یکن غلطة منی علی غرر‌ها   قل لی لعلی ان استدرک الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکے زمانہ کا نامی شاعر مشہور ہے — ابو الفرج
اصفہانی نے کتاب الاغانی مین چھبیس شخص اوسکے نسب کے نسب نامہ مین بیان کیے
ہین مینے بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چھوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت
فصلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکھتا ہون وہ دیوا
کا رہنے والا بصری ہے بغداد مین آرہا تھا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکی
طخارستان سے ہے مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لایا تھا اونہین کا
یہہ بھی ایک ہے بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار پیدا ہوا
عورت عقیلہ نے اوسکو آزاد کر دیا تھا جسکا غلام تھا اسلیے اوس عورت کے
طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادر زاد اندھا تھا ڈیل   اوسکے
آنکھ کے بڑی بڑی تھی اوپر دیلون کے سرخ گوشت بڑھا ہوا تھا جیسا کہ اندھون
کی آنکھون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بھاری مونھ لنبا چوڑا تھا
یہہ شاعر اول رتبہ کے شعرا جید مین شمار کیا گیا ہے اوسکے یہہ شعر درباب
مشورہ کے ہین یہہ شعر اچھے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن   بحزم نصیح او نصاحة حازم
ولا تجعل الشوری علیک غضاضة   فریش الخوافی تابع للقوادم
وما خیر کف امسک الغل اختها   وما خیر سیف لم یؤید بقائم

یہہ شعر اوسکا بہت مشہور ہے

هل تعلمین وراء الحب منزلة   تدنی الیک فان الحب اقصانی

متاخرین نے یہہ شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے

اناوالله اشتہی سحر عینیک واخشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقہ والاذن تعشق قبل العین احیانا

قالوا بمن لا تری تہدي فقلت لہم الاذن کالعین توفي القلب ما کانا

بشار کی شہرت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی گئے تہی اوس کے کوڑی لگائی گئی جب نشتر لگ چکی مرگیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ہجری کے یا ۱۶۸ حسب اختلاف پائی عمر اوس کی نوی برس سی زیادہ ہوئی کہتا ہین کہ وہ آگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی آگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوتی ہے

الارض مظلمة والنار مشرقة والنار معبودة مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیاگیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکہا ہی

جریر

ابو حزرة جریر بن عطیہ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا سلسلہ نسب یہہ ہی بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین سے ہے

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان چہل اور چہیر چہاڑ رہا کرتی تہی یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچہا شاعر ہے — ابیات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا — ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بہی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکے تعریف اور مدح بیان کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم نسیب یعنی غزل کہنی اور عورتون کا حال مثل عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقانہ کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تہی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی لبطور نمونہ شاعر مذکور کا لکہتے ہین اول قسم یعنی فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیك بنو تمیم ... حسبت الناس کلهم غضابا

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

الستم خیر من رکب المطایا ... واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

نغض الطرف انك من نمیر ... فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفها مرض ... قتلتنا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراك به ... وهن اضعف خلق الله ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتاہی کہ جریر مذکور کے مان نی جب وہ اوسکے پیٹ مین تہا

دوسری صدی کی شاعر

ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا بالون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے ۸۹
لگا اور رینک کے ایک شخص کا ٹینٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت
لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکھہ کر ڈر کر اوٹہہ بیٹھی صبح کو بیان کیا اوس کے
تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنیگی وہ شاعر ہوگا مگر شریر سخت مزاج
ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حمل کے جو خواب
مین دیکھا تہا اوسکا نام جریر رکھا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج
اصفہانے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے
پوچھا کہ کون شخص اچھا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب بتلاؤن اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لیئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک اپنے
بکری کے تہن موںہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جا کر آواز دی کہ ابا باہر آو ایک
شخص بوڈہا بد ہیئۃ پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا
باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ
مین تہڑ بہڑ ہو رہی ہے جریر نے کہا کہ تو نے دیکھا اوسنے کہا دیکھا کہا اوسکو پہچانا ہے
یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے
ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اوسنی کہا حضرت
سلامت یہہ بہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ
برتن مین دوہتا اوس کے دوہنے کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی
اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تا کہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جا کر چپکے چپکے لگا کر
دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہوگیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت
اسی مسئلہ کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہین ہوا

دوسری صدی کی شاعر

۹۰ جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو نباہی اور باوجود ایسی بدنیتی اور بیوقوف اور
بخیل ہونے کے اپنی باپ کے سبب سے فخر کرکے اپنی شاعروں پر لدی کرے
اور اپنی شاعروں لگا مونہہ بند کررہا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی میں بڑا شاعر ہوں)
کہتی ہیں کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنی کی خبر پہنچی بہت
رویا اور لوگوں سے کہا کہ قسم خدا کے اب میں بہی تہوڑے دنوں میں مرونگا
کیونکہ دو شخص جب آپسمیں ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہیں یا دوست جب ایک
مرجاتا ہے دوسرا ہی اوسکی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ سنہ ۱۱۰ ہجری میں
اوسنی ہی وفات پائی اسی سال میں فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے
ذکر کرینگے فرزدق کی حالمیں عمر اوسکی اسی برس کی ہوئی

سلم الخاسر

یہہ سلم بیٹا عمرو کا ہے عبداللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجہسی یزید نے ابو عبداللہ سی
روایت کی ابو عبداللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینے اوسی پوچہا کہ
قربان شوم آپنی سلم خاسر کیوں نام رکہوا یا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکر
ہنسا اور کہا کہ میں کتاب میں پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قران کے
پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہو گیا مجکو بہت رنج ہوا
مینی قران پڑہنا چہوڑ کر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قران جو میری باپ کے میراث
میں سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبورا خرید کیا بعضی کہتے ہیں کہ قران
بیچ کر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگوں میں مشہور ہو گئی لوگوں نے مجہسی کہا کہ کمبخت
تونے قران شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب میں کہا کہ حضرت سلامت
ابلیس کو سوا اسکے اور کچہہ نہیں بہاتا کیونکہ جب میں قران پڑہتا تہا تنگ تہا

دوسری صدی کی شاعر

اب طنبورا جب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا مین عیش مین ہون صحبت اوس لعین ۹۱
کی اسطرح سے حاصل کی انکھین ٹہنڈی ہوئین سب نی میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکہہ دیا جب سی مینی یہہ لقب پایا — کہتی ہین کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سی اوس کے ہاتہہ دولت لگی لوگون سی اوسنی کہا کہ مین رابح ہون اب خاسر
نہین ہون (رابح بمعنی سودمند) ہی سلم مذکور اچہی جید شعراء مین سی گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہی کے شاگردون مین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہا ہے وہ بہت اچہا ہی اول اوسکا یہہ ہی

حیی المنازل بالسلام	علی وداع اولمام :
لو یبک منک ومنہو	غی الخلود اف المقام :
ولقد سکرت عن الهوی	سکر العوی من الملام
فالقلب مضطرب الحشا	والعین نافق المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی مشتی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیۃ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مداح بادشاہون اور اشراقون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتی تہی وہ اپنے بہائیون شعراء کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و لعب
مین اوڑاتا تہا شعراء مجیدین مین تہا درمیان سنہ ۱۹۹ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سی رکہتا تہا یعنی اوس کے زمانہ مین کوئی لمبا اوسی زیادہ نہین دیکہا اوسکا
یہہ حالت ہتے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسیکا دم بہرتا باوجود اس خوسلے
کی بدصورت اور بہونڈا پہے اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ یکایک نادانستہ آدمی

دوسری صدی کی شاعر

کی سامنی آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا
باایں ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوسکے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہو گیا اونہون نے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہوچکا دو برس یہودی رہ کر چین
اوڑاکر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پیٹو یعنی بڑا
یہہ شاعر چونکہ توندل ہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوسکے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

رمینا خمسة وردوا نعیما — وکان القتل للفتیان زینا
فلما الوداع بدنا ودعنا — ترکنا لکل فان تمینا
فانک لو رایت بنی ابینا — وسادتهم وکل تقر علینا
لعم الباکیات علی نعیم — لقد عزت رزیته علینا
فلا یبعد نعیم فکل حی — سیلقی من صروف الدهر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوسکے شعر گنوارون کی شعرون
سی بہت مشابہ ہوتے ہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
میسرہ بن المبارک بن عبد اللہ یلے کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

بنام روایہ کے تہا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
مین سب سی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس کے بہت سنتے اور اوسکو مانتے تہی وہ بہی اونسے بہت روپیہ اور التفاتات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوسی بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایکروز اوسی کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتی ہین
ایسا کیا کام تجسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اوسنی کہا کہ اے امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتے ہون مین اوسکے شعر روایت کرسکتا ہون یا کوئی آپنے کسی کا
نام سنا ہو تجسی اوسکا حال اور شعر سنا لیجئے پہر اسکے روایت کرون گا کہ تم شعر
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنتے بہی نہ تہا اور اگر کوئے میرے سامنے شعر پڑہے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کرسکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سی ترتیب وار سو سو قصیدہ بڑی سوا ے مقطعات شعرا جاہلیہ اور
اہل اسلام کے پڑہون — ولید نے کہا کہ اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہ اوسنی قصیدہ پڑہنے شروع کئے اتنے پڑہی کہ یزید گہبرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا مگر ایک اور شخص کو بٹہلا دیا کہ وہ سنی جائے تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو عداوی کہتا ہی کہ دو ہزار نوسی ۲۹ قصیدہ فقط
شعرا جاہلیت کا پڑہنے پایا تہا کہ ولید کو خبر ہوگئی اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو۔

دوسری صدی کی شاعر

وہ واقع بیچا ہی بیشک اوس کی سکئے ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد حریرے صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال مین درمیان کتاب درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اونسے مانند کوئی اوس زمانہ مین نہ تھا ذاب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ مین یزید بن عبدالملک بن مروان کی خدمت مین بہت رہتا تھا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجہسی خفا رہا کرتا تہا جب یزید مر گیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی جبپ کر مین اپنی گہر مین بیٹہہ رہا ایک برس تک مین گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بند او معتمد تہے اونکے پاس چہپ کر مین جایا کرتا جب سینے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئی نہین کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہان ہے یا نہین — بخوف نماز جمعہ کے پہڑلی کو جامع مسجد مین جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پڑہ کر جب فراغت پائے دیکہا کیا ہون کہ دو سپاہے ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے کہڑی ہین اونہوںنے مجہسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی جو عراق کا والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسیوقت میری جان سی نکل گئے دلین مینی کہا کہ اسیو اسطے مین گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئے جس سے مین ڈرتا تہا — مینی اون سپاہیون سی کہا کہ اگر اجازت دو مین اپنی گہر مین جاکر اپنی اہل و عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کر آون پہر تمہاری ساتہہ چلا چلون کیونکہ اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہوںنے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہو سکیگا لاچار سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا جہنکتا ہو لیا جب بارِ عام مین پہنچا امیر لال محل مین تہا مجہی بہے وہان لیگئے مینی جہک کر باادب سلام کیا اوسنے میرے طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہنک دیا اوس مین یہہ لکہا ہوا تہا

دوسری صدی کی شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبداللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی ۹۵
کی نام ہے اما بعد پہونچتی ہی اس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوسکو
بخوف وخطر ہماری پاس روانہ کردی پانسو دینار اور ایک اونٹ سانڈنی کو دیتے
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچا دیوی — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق سکے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت
اندر آنیکے چاہی حکم ہوا آو اندر جاکر کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش استوار پر لگے ہوئی تہی کہ دو پتہرون کی درمیان
ایک سونے کی دھاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گدّیہ پر پوشاک سرخ خز و دیبا
کی پہنی ہوئے بیٹہا مشک اور عنبر کے لپیٹ چار طرف سی آتی تہی مینی جاکر سلام
کیا اوسنی وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آ کی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پہر اوسکے چوبنی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہی تہین آئین اونکے کانون مین دو بالے موتیون بیش قیمت سکے پڑے
ہوئی تہی — ہشام سنی پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال ترا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینی تجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی تجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو تبلا دی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

ودعوا بالصبوح یوماً فجاءت   قینةٌ فی یمینها ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی سکے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پڑہ مینی یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح   یقولون لی اما تستفیق

۹۲ ویلومون فیک یا ابنة عبد الله — والقلب عندکم موهوق
لست ادری اذا کثر العذل فیها — أعدو یلومنی أم صدیق

اس قصیدہ کو پڑھتے پڑھتے اس شعر تک پہنچا جو ہشام نے پڑھا تہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت — قینة فی یمینها ابریق
قدمته علی عقار کعین الدیك — صفی سلافها الراووق
مزة قبل مزجها فاذا ما — مزجت لذ طعمها من یذوق
وطفا فوقها فقاقیع کالیا — قوت حمر یزینها التصفیق
ثم کان المزاج ماء سحاب — لا صری آجن ولا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای لونڈی شراب پلا اوسکو
پیالہ پلایا لیکن یہہ خبر صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئی اب اس
قصہ کا ذکر کرنا کچھہ ضرور نہین — حماد سے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنی کہا کہ
ان دو لونڈیون سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین مع اونکے
زیور اور کا نکے بالون کی — اور حماد مذکور کو اپنی گہر مین اتارا پہر ایک مکان مین
جو اوسکے واسطی مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جاکر دونو لونڈیان
اونکی زیور اور جو کچھہ ضروریے اسباب چاہئی تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا
ایک لاکہہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریری نے یہہ حکایت اسی طور پر لکہی
ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا والی
تاریخ مذکور سے نہ تہا بلکہ متولی اوسکا خالد بن عبد اللہ القسری تہا جیسا کہ مقتضی
ہے اوسکو تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے
چونکہ یوسف بن عمر کے ساتہہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنی بہی تنبیہا لکہہ دیا حماد کے

97

دوسری صدی کی شاعر

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۵ ہجری کے اوسنی وفات پائی پیدایش اوسکے درمیان ۹۵ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذوالحجہ ۱۵۵ ہجرے مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک گانو مسمی الزدمین جو مضافات باشندان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوسکے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سواۃ ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد یہہ شاعر مشہور شعرا بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوسکے ایام عباسیہ مین ہوئی تہی درمیان زمانہ خلافت مہدی کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن جعد کہتا ہے کہ ایام مہدی مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہتے تھے — حماد — عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی لیکن چونکہ ہمارے قریب اوترے ہوئے تہی اسلئے کچھ بری بات یا خباثت اور ہنسی ٹھٹہ نکر سکتی تھے اور حماد عجرد اچھی چیدہ شعرا مین سے تہا وہ بشار ابن برد کے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا ہجو کہتا تہا حماد کے اشعار بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اونمین فحش نہوتا تو مین بیشک لکہتا مگر بعض اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکہتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے حق مین کہے تہی

اذا جئته فی الحاجة اغلق بابه — فلم تلقه الا وانت کمین

فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی — وفی کل معروف علیک یمین

دوسری صدی کی شاعر

۹۸ اور یہہ بہی بشار نے کہی ہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ۞ ویقیم وقت صلوٰتہ حماد ۞

وابیض من شرب المدامۃ وجہہ ۞ وبیاضہ یوم الحساب سواد ۞

کہتی ہین کہ وہ تیر چہیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ ہے تیر گر تہا وہ نہ نہا تہا وہ شاعر ظریف مشہور تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئے ہی کہتی ہین کہ درمیان اوس کے اور ایک امام بکبیر کے جو اکابر ین سی گذرا ہے جسکے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہ رنجید گی آگئی اور اوسکو خبر پہنچی کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر تہمین اونکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لا یتم ۞ بغیر شتمی وانتقاصی ۞

فاقعد وقم بی کیف شئت ۞ مع الادانی والاقاصی ۞

فلطالما کثیتنی ۞ وانا المقیم علی المعاصی

ایام ناخذھا ونعطی ۞ فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوسکی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الہوی ۞ لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری

ولکن بلائی منک انک ناصح ۞ وانک لاتدری بانک لاتدری

اخبار اور اشعار اوس کے مشہور ہین درمیان ۱۶۱ھ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدی کا جسکو فرہود سے رازدی الیحمدے بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اوسنے

دوسری صدی کی شاعری

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایروں مین اوس علم کو منحصر کیا پندرہ بحر نکالین اوس کے
بعد اخفش نے ایک اور بحر بڑہائی اوسکا نام متدارک رکہا کہتے ہین کہ خلیل مذکور نے
مکہ شریف مین اللہ تعالیٰ سے یہہ دعا کی ہے کہ مجکو ایک ایسا علم سمجہا جو کسی نے
مجہسی پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بخوبی نہ جانتا ہو اور مجہسی وہ جاری
ہو جب حج کرکے پہرا اللہ تعالےٰ نی علم عروض اوسکے دل مین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقی اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اپسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصفہانی خلیل کے حق مین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنے تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بنا کر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہی
اوسی کتاب مین اوسنے لکہا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جسکے اصل علماء عرب نے نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئے اوسکے
مثال مقابل اوسکے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کی موگری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آسکتے تہے
بڑی دشواری سی قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوسکے شاگرد اوسکے سبب چین سے
اوسکے علم مخترع کے اوڑاتی تہے وہ یہہ بہی کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج معیشت مجہسی

 تجاوز کرکے ہمسایوں میں نہ چلا جاوے اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برسکا آدمی ہوتا ہے اوسکے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے پہر روز بروز گہٹتا ہوا چلا جاتا ہے ترسٹھہ برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتا ہے — خلیل مذکور کا کچھہ راتب خورش کا سلیمان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرة الازدی کے سرکار سے مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکھہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوسکے پروانہ کی جواب میں یہہ شعر لکھہ کر بہیجے

ابلغ سليمان اني عنه في سعة: وفي غنى غير اني لست ذا مال
سخّى بنفسي اني لا ارى احدا يموت هزلا ولا يبقى على حال
الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ولا يزيدك فيه حول محتال
والفقر في النفس لا في المال نعرفه ومثل ذاك الغنى في النفس لا المال

یہہ شعر سلیمان نے دیکھہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کردیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذي شقني فمي ضامن: للرزق حتى يتوفاني
حرمتني مالا قليلا فما زادك في مالك حرماني

جب یہہ شعر سلیمان نے سنے پہر راتب مقرر کردیا اور اس بات کی عذر میں سلیمان نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوسکی جواب میں کہے

وزلة يكثر الشيطان ان ذكرت منها التعجب جاءت من سليمان
لا تعجبن لخير زل عن يده: فالكوكب النحس يسقي الارض احيانا

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ عبداللہ ابن مقفع — اور خلیل مذکور سے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونوں باتیں کرتے رہے جب صبح ہوئے اور دونوں الگ

الگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگون نے پوچہا کہ عبد اللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل
نے کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچہا کہ
آپنے خلیل کو کیسا پایا اوسنے کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے
— اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض
علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب
النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علما جو کتب لغت سے
واقفیت تامہ رکہتے ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف سے
نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنے کی تہی بلکہ اول اوس کتاب کو بہی
مرتب کیا اور نام بہی اوسکا کتاب العین رکہا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوسکے
شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نے جو اوس طبقہ مین موجود تہی مانند
مورج سدوسی — اور نضر ابن علے الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا
اوسنے دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اوس
سے وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز
ڈال اور وہ اوسی ادا نہ ہوسکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب
تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتے ہین
ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر
کی تقطیع کرتے ہوی پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنے لگا کہ میرے باپ
کو جن چمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوسکے لڑکے
کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سے مخاطب ہو کر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی   او کنت تعلم ما تقول عذلتک

۱۰۴ لکن جهلت مقالتی فعذلتنی　　وعلمت انک جاهل فعذرتکا

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکھنے آیا کرتا تھا چونکہ وہ
کند ذہن تھا مدت تک اوسنے سیکھا مگر کبھی تقطیع کر لی او سکو نہ آئے میں بھی اسی لیے
اوس سے تنگ ہورہا تھا آخر ورمنی اوس سے کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعه　　وجاوزه الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط و صحیح جیسی بنے تقطیع کرنے کے چلدیا پھر کبھی میری پاس
وہ نہ آیا گر شکا بگڑا اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسے کند
ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سے کیونکر سمجھ گیا خلیل نے خبریں بہت میں
مختصر کرکے ضروری لکھے گئیں سیبویہ نے اوسی سے علم ادب سیکھا کہتے ہیں
کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کے اونکا نام احمد
ہی رکھا گیا پیشتر اوسکے کسی کا یہ نام نہیں تھا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ [illegible]
ہجری کی ہوئے سنہ [illegible] میں باختلاف وفات پائی بعضے یہ بھی
کہتے ہیں کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے تھی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن
حرداں بن کلدہ بن حزیم ابن شہاب ابن سالم بن حنیفہ بن کلیب بن عبد اللہ
بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی المذہب یا مرکار ہی الاشاعر مشہور تھا اوسکا
ایک دیوان بھی ہے تمام دیوان مذکور میں غزلیں بھری ہوئے ہیں کسی کے
مدح میں قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان میں نہیں ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع
تیز ذہن عقلمند تھا اوس کے باریک شعر یہ ہیں ایک قصیدہ میں سے

دوسری صدی کی شاعر

یایها الرجل المعذب نفسہ   اقصر فان شفاءک الاقصار ۱۰۳
نزف البکاء دموع عینک فاستعر   عینا لغیرک دمعها مدرار
من ذا یعیرک عینہ تبکی بها   ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الهوی   خیر لہ من راحة فی الیاس
لولا محبتکم لما عاتبتکم   ولکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یاسعد عنها فزدتنی   جنونا فزدنی من حدیثک یاسعد
هواها هوی لم یعرف القلب غیره   فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

شعر اوسکے تمام جید ہین وہ ۱۹۲ھ یا ۱۸۸ھ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائی نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہشیمہ خمارہ یہہ لوگ بہی فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبر دی گئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوسکے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلے کا جنازہ ہے مامون نے کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پڑہکر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پڑہے

وسعی بها ناس فقالوا انها   لهی التی تشقی بها وتکابد

دوسری صدی کی شاعر

۴۹ یا فجرتہ بیکو غیرک ظنہم   الی لیعینی المحب الحاجہ

پہر کہا کہ تو جانتا ہے یہ شعر کسکے ہیں میں کہا جانتا ہوں ہارون نے کہا کسی نے یہ شعر
کہی کیا وہ مقدم ہو رہے کہا سچ ہے ایسی ہے سزاوار

ابن میادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا ابرد کا اور ماں اوسکی میادہ تہی وہ عورت
ام ولد اوسکی تہی اس شاعر کو اوسکے والدہ بسماۃ میادہ نازل کرتے ہیں
اور یہہ کہا کرتے ہیں کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کوشش کرتا کہ میرا نام روشن
ہو اسی واسطے وہ ابن میادہ مشہور ہوا — ایک دفعہ شاعر مذکور ولید ابن یزید
ابن عبد الملک کے خدمت میں گیا اور اپنے شعر پڑہی ولید نے حکم دیا کہ ہمارے
سرکار میں ٹہرا کر جب اوسکو رہتے رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے
ایک قصیدہ ولید کے مدح میں لکہا اوسمیں   یہہ شعر بہی ہے

الا لیت شعری ہل ابیتن لیلۃ   بحرۃ لیلی حیث ربتنی اہلی

وہل اسمعن الدہر اصوات ہجمۃ   یطلعن من نقب الی جہلی

فان کنت عن تلک المواطن حابسی   فایسر علی الرزق واجمع اذا شملی

بلاد بہا نیطت علی تمائمی   وقطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولید نے کہا کہ جاؤ تمہیں ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تمکو دینے
کا حکم ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تمکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر
مصدق مذکور کے پاس گیا اوس کا ارادہ اونٹ طرح کے اونٹ دینے
کا ہوا تعیل حکم ولید میں اوسنے کوتاہی کرنے چاہی ابن میادہ نے ولید کو
رقعہ بہیجا اور یہہ دو شعر اوسمیں عرضی میں لکہے

الولید کان الحی کلب · ارادوا فی عطیتک ارتداد · ۱۰۵

الا دونی بہا لو بین شتا · فقد اعطیتہا دہا جہاد ا

ولید نے بہت خفگی سے مصدق کو لکہا جب اوسنی موافق اوس کے لکہنی کے مدرسیون اور نکیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئے وہ اپنے قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا کنیت اوسکے ابو الفضل — عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجہے ابو رجا ضحاک بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیری یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوسکے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کیا کرتا تہا اوسکے اوس کی کہی بہت لا لیئے ہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون ہو رہے ہین نمیری نے کہا کہ میرے زوجہ نین روز سے جنتی کو ہے دردزہ اوسکو ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اسکے کہ اوس کے دوا بہت آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنے مین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ کیا ہی — عتابی نے کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا تناسخ کروا دی کیونکہ اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہو جاتی ہے رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری یہہ کلمہ

دوسری صدی کی شاعر

۱۰۶ سنتی سبب عتابی سے بہت خفا ہو کر کہنے لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسی کبہی ایسے بیہودہ اور اس طرح کی زخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے اور بادشاہ کی نام کی تو نے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچہہ بات نہین آپ ہی نے مجکو گالیان دینی سکہلائی ہین (منیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جیسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا کرتے ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کر کے اوسکی جان بخشی کروائے بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتمین بوقت شب حاضر ہوا رشید بسبب اوس کے علم اور ادب کے بہت خاطر اوسکے کرتا تہا عتابی نے ادہر اودہر کا ذکر کر کے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ منیری کا پڑہ کر سنایا

ساء من الناس لک بع هایل ؛ یعللون النفوس بالباطل
یقتل ذریة النبی ویرجون ؛ جنان خلد للقاتل
ویلک یا قاتل الحسین لقد ؛ بؤت بحمل ینوء بالحامل
ای حباء حبوت احمد فی ؛ احزابه من حرارة الثاکل
بای وجه تلقا النبی وقد ؛ دخلت فی قتله مع الداخل
هلموا اطلب غداً شفاعته ؛ او لا فرد حوضه مع الناهل
ما الشک عندی فی القاتل ؛ لکننی قد اشک فی الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پہرتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جس مین

باغ فدک اور فاطمہ سے عداوت کا ذکر آیا اور ابو بکر صدیق رض اور عمر فارق
رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ
شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے
ہین رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے
خبر تھی وہ چھپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد قلبی جب ظاہر
ہوگیا ابو عصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعان بنی عباس مین کا
تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیری کو پکڑلاؤ اور اوس کے گدی
مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پھر پیر کاٹ پھر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے
پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابو عصمہ گیا جب باب الرقہ
یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے
وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کرکی رشید کو اطلاع سے کہ جہان پناہ وہ مرگیا
جب مین دروازہ مین گہسا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تونے
اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدا ہونے کا کیا تہا اور چند
شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہتے اسلئی اسکا ذکر بہی مین لکہتا ہون واضح ہو
کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی
کا نام عطا ہے اوس کے باپ کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا حال مین وہ
ایک دہوبی تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے
یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

۱۰۸ اسطور پر کہ اول ابن الله تعالی اسنے صورت آدم کے قبول کرکی دنیا مین بود و باش
کی اسکے دلیل یہہ ہے کہ ملایکہ کو سجدہ کرنی کا حکم اسیواسطے ہوا تہا چنانچہ ابلیس بسبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون درانده الله ہوا بعد ازان حضرت نوح عم کی صورت مین
پیدا ہوکر اپنا نام نوح رکہا اوسکے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوسکی
کشتی کی غرق ہوگیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح بچ جاتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی
پہر اسیطرح پہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خولانی
کی شکل مین خدا نے پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابو مسلم کی شکل مین
سی نکلکر تم مین کہڑا ہوا باتین کررہا ہون جہلا اور عوام الناس نے اوسکے قول
کی تصدیق کرکے سچ مان لیا اور یقین کرلیا کہ بیشک خدا ہے چنانچہ اوسکے
پوجا جاری ہوگئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہون نے اوسکے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بدصورت اور ایک آنکہہ سے کانا بہی تہا مخالفین آ
ڑاتی رہتی تہے اوسنی لوگون کو بل ایمان کرنیکے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوسکے گرد تہی وہ چاند دو مہینی کی فاصلہ کی راہ پرسے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب سے بہی ہوجایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہوگیا تہا شعرا نے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابو العلا معری کہتا ہے

افق ایہا البدر المقنع راسہ   ضلالا وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہوگیا چار طرف سے مسلمانون نے اوسکے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چڑہے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مرجاونگا تمام اپنی جوروون کو جمع کرکے زہر پلایا

دوسرے صدی کی شاعری

سب مر چکین تہی سے ایک گھونٹ آپ ہی زہر ہلاہل کے پیکر مر گیا مسلمانون نی آکر
قلعہ مین گھس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل
تہی قتل کرکے ڈہیر لگادیا کسی کو زندہ نہ چہوڑا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۱۶۳ ہجری کے
گذرا تہا لعنت اللہ علیہ و نعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبد الملک کا پڑپوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز اس ولید کے بیعت خلافت ہوگئے وہ بدہ کا روز
تہا چہٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جماد الاخر
سنہ ۱۲۶ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینی بائیس روز
سلطنت کرکے چالیس برس کا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا وہین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بجرا تہا — یہہ شخص شراب خوار
اور ہسوڑ اور رنگین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف
و گرد نواح سے ڈوم سب اوسکے خدمتین آکر جمع ہوئے تہے چنانچہ اوسکے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور و معروف تہی — ابن سریج — معبد — غریض — ابن عائشہ
— ابن محرز — طویس — لبیب اوسکے تمام خاص و عام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ نہایت
شوخ طبع اور ظریف اور بی باک آدمی تہا شوخی طبع اوسکے ان اشعار
سی ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوسکے
نوبت تخت نشینی کے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون کے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

110 انی سمعت خلیلی نحو الرصافة رنة
اقبلت اسحب ذیلی اقول ما حالهنه
اذا بنات هشام یندبن والدهنه
یدعون ویلا وعولا والویل حل بهنه
انا المخنث حقا ان لم انکهنه

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نے بہت کچھہ لکھا ہے مگر مسعودی یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قرآن شریف مین سے پڑہی . وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ پہر تب ہی حکم دیا کہ قران شریف کو میرے سامنی کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قران کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

تهدد کل جبار عنید : فها انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب حرقنی الولید :

اور محمد بن مبرد یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعرون مین جسمین نبی صلعم کا ذکر کیا ہے کفر بکا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافة هاشمی بلا وحی اتاه ولا کتاب
فقل لله یمنعنی طعامی وقل لله یمنعنی شرابی :

مسعودی کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جورون اور بہانجیون اور پہوپہی بیٹیون اور چچا زادیون سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابنا

دوسری صدی کی شاعر

عبد الملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف ۱۱۱
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد
نے کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازش پر تم مت بہولو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبی
اور دغا باز ہین دیکہو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہے کی مضافات مین تمام اہلیت گرفتار
ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاؤ
یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دینگے تم ماری جاؤگے ساتہہ والی بہاگ جائینگے
اونہونے بہتیرا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرونگا آخر کار
ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملیگے اور اب قیامت کو ہم تم ملینگے — زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جاکر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ سے متقی تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعے ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیر المومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوا رامناً اور صدقناً کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ہاجر باندی تہے بیوی سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی سے ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کو ہوسے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو آپ
باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر کہے

شردہ الخوف وازرا بہ   کذالک من یکرہ حر الجلاد
محتفی الخفین یشکو الوجی   تنکبہ اطراف مرو حداد
قد کان فی الموت لہ راحۃ   والموت حتم فی رقاب العباد
ان یحدث اللہ لہ دولۃ   یترک اثار العدی کالرماد

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور مجاہدین لیکر یوسف
بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائی ہونے لگی وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب
بہاگ گئی چند آدمی اونکے ہمراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح
ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے
ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح بہی تیر کیساتہ
نکل گئی ساقیۃ الماء مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹی رکہکر
پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکی
قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کردی اوسنی جاکر قبر مین سے
نکالکر اونکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نے اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے
اوسکو سولی بہی دی چنانچہ اوسوقت بعضی شعراء بنی امیہ نے شیعان علی پر طعنہ
آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ   ولم نر مهدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوس کی لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑا دو
چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی بہی مین لکہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

فرزدق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابو فراس اور نام ہمّام یا ہمیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا
ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم بن
عوف بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرّ کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق
یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوسکے لیلی بنت حابس بہن اقرع
بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئی
شخص اوسکے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوسکے مطلب کے سعی کرتا
اور حتی المقدور اوسکے مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی
نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان
کی باشندون کو بیگار مین پکڑ کر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا جسکا نام حبیش تہا
پکڑ گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوسکے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوئی
آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا اکلوتا
پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوسکے نہین وہ
کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا
حبیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ
لکہکر بہیجے

بن زید لا تکونن حاجتی : بظہر ولا یعیی علیّ جوابہا
وہب لی حبیسا واحتسب فیہ منّۃ : لعبرۃ ام ما یسوغ شرابہا
اتتنی فعاذت یا تمیم بغالب : وبالحفرۃ السافی علیہا ترابہا
وقد علم الاقوام انک ماجد : ولیث اذا ما الحرب شبّ شہابہا

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا حبیش
حکم دیا کہ لشکر مین دیکہو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکہتا ہو لاؤ
چنانچہ چہہ آدمی اوسی نام کے کہ کسیکا حبیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس ہوا و
ایک ساتہہ اور پانچ چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فصل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون شہر شاعرون مین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بول چال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر ناسبے اچہا تہا اور فرزدق عالم
او شاعر کامل تہا جریر اوسکے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور وہ اوس
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نے اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی حاکم
کے پاس لیجا وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آوے اوسکے کوڑے مار کر اوسکو قید کر لینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہے اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچہہ اسکی بدی کی ہے وہ نامہ پہینک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہے

یا مروان مطیتی محبوسة	ترجوا الحباء و ربها لم ییاس
وحبوتنی بصحیفة مختومة	یخشی علیہا حباء النقرس
الق الصحیفة یا فرزدق لا تکن	نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہینک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسپاس حضرت امام حسن ع اور امام حسین ع اور عبد الله بن جعفر تہا
یہہ لوگ بیٹہے تہے سب حال اونسے بیان کیا کہ مروان نے مجکو بہیجا اپنا میں جان
بچاکر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

دوسرے صدی کی شاعر

بالاین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دسئے اور اونٹنی دی اور کہا کہ تو بصرہ مین
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تونے بڑی خطا کی کسلئے کہ تو نی اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنی کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نی ایک ایلچی
اوس کی پیچھے بصرہ مین روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اونٹنی اوسکو دلوا بھیجا
تا کہ ذمت اور ہجو نکرسے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے درمیان بصرہ کے سنہ ... ہجری مین وفات پائی
ایکسو برس کا ہو کر فوت ہوا اوسنے حضرت علے رض کو دیکھا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابوالکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن سمرہ بن
الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر المروۃ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگا یا گیا اور
سخی اور شجاع بہے تہا اوسکا کہنا سنا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوس کی بہت خاطر کرتے ہتے وہ اونہین کے شعرا مین سی یہہ ایک شاعر
ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام موَدِّق سے مشہور ہے (مودق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی ہتے وہ خوبصورت
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹھ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور یہ
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی کے ہوجاتی تہی
نہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوس کے اولاد بہی نہین ہوئی

دوسری صدی کے شاعر

بہر صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتون سی مجالست نہ کرتا ہو مگر ابیات سے پیدا ہوتا
نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکہتا ہو کیونکہ نامرد عورتون مین بہت بیٹہہ کر ایسی
باتین بنایا کرتے ہین جنسے وہ مردسے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچہا تہا اوسکے
اشعار ابو تمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکے لکہنے
کی کچہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب موشح سے لکہتا ہون

وحنت قلوصي بعد هدء اصبا　　فيا روعة ماراع قلبي حنينها
فقلت لها صبرا فكل قرينة　　مفارقها لابد يوما قرينها

وله ايضاً

اذا نحن جئنا الرجال بيننه　　حذار الاعادي شبه بادجالها
ولا نبتدي بيها بالسلام ولم نقل　　لهم من لقاني شئ هم كيف حالها

اشعار اوسکے بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتے ہین وہ مضافات
یمامہ سے ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۶ ہجری مین ہوئی تہی جس سال مین کہ ولید
ابن یزید اموی مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابو الحرث غیلان ذو الرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد سعد ابن عدنان سے شاعر
مشہور ہے اوسکو ذو الرمہ کہتے ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعراء مین سے
گذرا ہے کہتے ہین کہ ذو الرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پڑہ رہا تہا فرزدق
مشاعر ہے وہان جا نکلا ذو الرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین
فرزدق نے اچہی داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذو الرمہ
بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

دوسری صدی کی شاعر

مساۃ میّہ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تھی چاہتا تھا ساری عمر ۱۷ اوس کے محبت کا دم بھرتا اور اوسپر نثار رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنے کہی ہین — ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہ لکھا ہے کہ ابو ضرار عوذی نے کہتا تھا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ مساۃ میّہ کو بچشم خود دیکھا مینے اوسسے کہا کہ مجکو بھی بتلا کیسے خوبصورت ہے رنگ و روپ اوسکا کیا تھا اوسنے کہا کہ گول موتہہ اور گال لنبے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تھا اور رصا حب جمال خوبصورت عورت تھی پھر مینے پوچھا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی شعر بھی پڑہا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو خوب طرح سے دیکھا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تھی لیکن اوسکو دیکھا نہ تھا ایکدفعہ بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانی اور یہہ دلین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکھون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگی جس روز مینی اوسکو دیکھا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بہونڈا سیاہ آدمی تھا مگر بہرہے بلیغ یعنی نمکین تھا مینی دیکھتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تھا کہ اوسکے قربان کرنے ٹہرائے تہی افسوس وہ کریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکھ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ میّ مسحۃ من ملاحۃ — وتحت الثیاب العار لو کان بادیا

الم تر ان الماء یخبث طعمہ — اذا کان لون الماء ابیض صافیا

فواضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی — بمیّ ولم املک ضلالا فؤادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکے معشوقہ میّہ کے حق مین یہہ دو شعر ہین

اذا ہبت الارواح من نحو جانب — بہ آل میّ ہاج قلبی ہبوبہا

۱۱۸ هو تاذنت العیدان منه وانما . هوی کل نفس حیث حل حبیبها

ایک اور عورت مساۃ خرقار کا بہی وہ عشق بہرتا تہا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ قبیلہ کی تہی کہتی ہیں کہ ذو الرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تہا مساۃ خرقا اپنی خیمہ کی باہر بیٹہی تہی وہ دیکہتی ہے اوس پر عاشق ہوگیا کپڑی پہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ میں مسافر غریب ہوں میری کپڑی پہٹ گئے ہیں ان کو درست کردیجئے اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجہسی درست نہوسکے کیونکہ میں خرقاء ہوں خرقا کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقا کے سنی پہاڑنے والی کے ہیں) اوسپر بہی بہت شعر کہی ہیں خبریں ذو الرمہ کے بہت ہیں اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ ہجری کے وفات پائی جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ میں چالیس برس کا ہوں

حصہ تیسرا

اب شروع ہوئے تیسرے صدی اسمیں اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی میں یا موجود تہی اور اسی میں مری

ابراھیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑپوتا صول تگین کا شاعر مشہور ہے یہہ بہی ایک شاعر جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی گرچہ اوس کا حجم چہوٹا ہے مگر سب اشعار اوس کے منتخب اور باریک اور بہت اچہے ہیں یہہ ذکر اوس کے بہت باریک مضمون کے ہیں

دنت باناس عن تناه زیارة . وشط بلیلی عن دنو مزارها

وان مقیمات بمنعرج اللوی . لاقرب من لیلی وهاتیک دارها

اوس کے نثر بہی بہت بدیع اور غریب ہوتی تہی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کی طرف

نے کسی باغی کو لکہا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی
ساتہہ لکہا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لابی الملق صنیف اناة فان لو تغنِ
عقب بعدها وعید افان لو تغن اغنت عن انمہ
والسلام یہہ عبارت باوجود اختصار کے نہایت ابداع کے . تبہ پرہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی اسطرحپر
اناة فان لو تغن عقب بعدها وعید افان لو تغن اغنت عن انمہ
وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکہا کرتا جو دل مین
آیا فکر آیا لکہہ دیا یہہ ہمانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوس کے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا گذرا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابو القاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو — اور
ابو عبد اللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے —
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان سے
کنیت اوس کی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبسے زیادہ تہا اشعار اوس کے تہوڑی تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
ثلث یا ثلثہ بیتی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا — اصلین وہ ترک ہی کیونکہ صول — اور فیروز دو نوںتین
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرتی تہی وہ دو نو ترک کے تہی مگر بنا بر فارسیون کیسا

تیسری صدی کی شاعر

۱۴۰ پہنچتا ہے اصلی اہل فارس کے مشابہہ ہو گئی تہی جبکہ یزید بن مہلب بن ابو صفرہ جرجان
مین آیا اون دونوکو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ
اوسیکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور اوسیکی ہمراہ بروز یوم العقر مقتول ہوا — اور
ابو عمارہ محمد بن صول ایک شخص بڑا مدعی خلافت تہا جسکو عبد اللہ بن علی عباس
چچا سفاح و منصور کے نے قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبد اللہ دونو
دو ریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہی تہے بعد ازان عاملین سلطان مین بہرتی
ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ھ ہجری تک پرگنہ سر من رای
کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اسکا
شاعر کا دیوان دیکہا اور اوسے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکی دیوان
مسلم بن الولید انصاری کے مین مینے پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة   نزوع نفس الی اهل و اوطان
تلقی بکل بلاد ان حللت بها   اهلا باهل و جیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین کہتے ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ
یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوس سے وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلة یضیق بها الفتی   ذرعا وعند الله منها المخرج
کملت فلما استحکمت حلقاتها   فرجت وکان یظنها لا تفرج

وله ایضا

الی البریة طرا ان تواسیه   عند السرور الذی واساک فی الحزن
ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا   من کان یألفهم فی المنزل الخشن

اوسکا ہزار ایک قطعہ اور شعر نادر ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صولی مذکور دریان

تیسری صدی کی شاعر

نصف ماہ شعبان سن دو سو تیالیس ۲۴۳ کے سر من رای مین فوت ہوا

ابو حاتم

ابوحاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوسکے زمانی کے علماء مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرّد وغیرہ نے اوس سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مجہسی وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابوحاتم نے ابوزید انصاری — اور — ابوعبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوسکے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوسکے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسیلئی جب کبہی ابوعثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدے سی باین خیال کہ مازنی کوئی مسلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہنے پاوی چلاجایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگے — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوسکے نظم بہت اچہی ہے ابوالعباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقيت اليوم من ... متمجن خنث الكلام

وقف الجمال بوجهه ... فسمت له حدق الانام

حركاته وسكونه ... تجني بها ثمر الاثام

واذا خلوت بمثله ... وعزمت فيه على اعتزام

لوأعدلا فعال العفا ... ف وذالداك للغي ا م

تیسری صدی کی شاعر

۱۴۴ تقسیم لاالی لدیناابا — العیاذ حل بک اعتصامی
فارحم احا کی فانہ — نجد الکری بادی السقام
وانبلد مادون الحمام — فلیس یغیب فی الحمام

ابوحاتم مذکور نے اپنے شاگرد کو یہ لکھا سکھلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسی کو مخفی خط لکھنے کا ہو اگر ہے تو تازہ دودہ سی جسمی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دیا کر مکتوب الیہ اوسپر جب جلے ہوئے کاغذ کو جہاڑ ڈالیگا تو اوسپر حرف نمودار ہونگے اور اگر مازاج سے لکھیگا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کیسیلے ڈالی تاکہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر کسیلے چیزسی لکھی مازاج ڈال دی — اوس کے تصنیف سے بہت کتابین ہین ازانجملہ کتاب اعراب القرآن — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب الطیر — کتاب الذکر والمونث — کتاب الابنات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القرآات — کتاب المقاطع والمبادے — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخل — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات — کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام — کتاب اللباء واللبن والحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العتب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ ہے شعر ابوحاتم کا ہے

ابی نداوجہہ الجمیل — ولاموامن افتتن
لولاد داغعفا فہ — سنی وادجہہ الحسن

اوسکے اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب سے کے حسب اختلاف

تیسری صدی کی شاعر

سن دو سو اٹہتالیس ۲۴۸ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الخال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ
کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل
کر احمد بن عبد الله رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسکی
واسطے خلیفہ مکتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ
وہ لڑا اور شکست کہا کے پکڑا آیا تمام بغداد مین ہمراہ ایک جماعت خوارج کے پہرایا
گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کے بیعت کرکے مہدی
اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول
ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ
وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی
یہہ شعر نزر بانے سے نقل کئے ہین

متی ارے الدنیا بلا کاذب	ولا حروری ولا ناصب
متی اری السیف علی کل من	عادی علی ابن ابی طالب
متی یقول الحق اهل النهی	و ینصف المغلوب من غالب
هل لبغاة الحق من ناصر	هل لکؤس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے بیٹا عباس کا پوتا جریج کا بعض جریج کا نام
جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومی ہی وہ اچہا شاعر
ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

تیسری صدی کی شاعر

۱۲۴ یہہ دو شعر ایسی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہسی پہلے اس مضمون کیطرف کسی نے سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

آراؤکم ووجوہکم وسیوفکم فی الحادثات اذا دجون نجوم

منہا معالم للہدی ومصابح تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرؤ مدح امرأً لنوالہ واطال فیہ فقد اراد ہجاءہٗ

لو لم یقدر فیہ بعد المستقی عند الورود لما اطال رشاءہٗ

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلقت شبیبتہ ظن السواد خضابا

فکیف یظن الشیخ ان خضابہٗ یظن سوادا او یخال شبابا

یہہ اشعار اوسکے بعض روساء کے بیان مین ہین جسکی کچہہ حاجت اوسکے پیش تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی سے تہی جب اوسنی وہ حاجت نکالدی یہہ شعر اوسنے کہی

سألتک فی امر یجد ببذلہ علی انّنی ما خلت انک تفعل

وانّی متی بالبذل اشکو وانہ علی من الحرمان ادہی واعضل

وما خلت ان الله یشقی بصرفہ الی سائل شیئا فی الناس یبذل

لئن سرّنی ما نلت منک فانہ لقد ساءنی اذ انت ممن تلوم

یہہ اشعار ابن وکیع تنیسی کے طرف بہی منسوب ہین ولادت اوسکے بدہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسری تاریخ ماہ رجب ۲۲۱ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع عبر وقیہ بنام عقیقہ اور حبلیہ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسی بن جعفر بن منصور

کی تہا ہوے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول سنہ ۲۸۳ یا سنہ ۲۸۴ یا سنہ ۲۷۶ مین جب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین مدفون ہوا باسٹھ[۶۲] برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوسکے مرنی کا یہہ سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر امام معتضد نے بسبب اوسکے ہجو اور مونہہ پہٹ ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا وہ زہر وزیر ہی کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہولے سی کہا گیا او اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتے ہو اوسنی جواب مین کہا کہ جسجاگہ آپنے مجکو بہیجا ہی وہ مین جاتا ہون وزیر نے کہا کہ میرے والد کو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وانکو جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ تہا رغبان بن عبد السلام ابن حبیب بن عبد اللہ ابن رغبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوسکے شہر سلیمہ پیدائش اوسکے شہر حمص کے یہہ شاعر شعرا بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا دادا اول اوسکے سب اجداد سی مسلمان ہوا حبیب ابن سلمۃ الفہری کے ہاتہہ سے اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اوّلیت اور آخریت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ ہے اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوسکے نہایت جید ہوتے تہی

١٢٦ ابن خلکان کہتا ہے کہ دیک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تہی اوسکو بہت چاہتا تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونوں کو آپسمین زنا کرنے کے تہمت لگاکر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلاکر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا سی ہوا یا جب غلام کا پیار یاد آتا اونسکے پیالہ کو جو اوسکے جسم کے راکہہ کا بنا ہوا تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوسکے پیالہ کو لگا کر چومتا تہا پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا۔ مگر قتل کرکے بہت پشیمان ہوا اور اون دونوں کا مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی کی جوشش محبت کا مرثیہ ہے

ما لطاعة طلع الحمام عليها : وجنا لها ثمر الردى بيديها
رويت من دمها الثرى ولطالما : روى الهوى شفتي من شفتيها
حكمت سيفي في مجال وشاحها : ومدامعي تجري على خديها
فوحق نعليها وما وطئ الحصا : شيء اعز علي من نعليها
ما كان قتليها لاني لم اكن : ابكي اذا سقط الغبار عليها
لكن بخلت على سواي بحبها : وانفت من نظر الغلام اليها

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدایش اوسکے درمیان سنہ ١٦١ ہجری کی ہوے اور کچہہ اوپر ستر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان سنہ ٢٣٥ کی وفات پائی واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اثبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اونکے لاشونکو جلاکر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوسکے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدے بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی ۱۲۷
اوسکو علم راگ اور گانے بجانے مین بڑی دست قدرت تہی علم مجلس بہی اوسکو
اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماة
شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونے کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا
اسیواسطے وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا ایسہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفا سے پہلی اوسکی مثل اوسکی فصیح نہین گذرا اور اوسکی کبہی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دو سو برس کے اوسکے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور رہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا ـــ طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینے بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اسکے بیعت ہوئی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذرے اسلئی اونہون سے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور کے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوسکے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے
استوار ہوئے کہ اول عباسیون سے پوشیدہ اوسکے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اسی روز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہکر یہہ حکم دیا

کہ بہت عباسی سیاہ لباس جب دستور سابق پہنا کرین حال یہ ہے کہ مامون نے
جس روز علی بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی ہے اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیو نکا لباس ہمیشہ سے تھا ممانعت کر دی ہے
اور یہہ حکم دیا تھا کہ آج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذرے تھی جب پھر اونے پوشاک کی پہننے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑھکر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اسکے بیعت خلافت کی ہو
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تھا ماہ ذی قعد سنہ ۲۰۲ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئے تو ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین[۱۳] تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو چھپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تھا غرضکہ
ہفتہ کے روز چودہوین[۱۴] تاریخ ماہ صفر سنہ ۲۱۰ ہجری مین وہ چھپا تھا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مین نے
کہا ای امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس
نی یہہ کہا ہے

اشعار له عبد بني الحسحاس قمن له ... عند الفخار مقام الاصل والورق
ان كنت عبدا فنفسي حرة كرما ... او اسود الخلق اني ابيض الخلق

پیدائش اوسکے غرہ ذی قعد سنہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ ۲۲۴ ہجری کو درمیان سر من رای کے وفات پائے اوسکے
بھتیجی معتصم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑھے اشعار اوسکے ہاتھ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۹ ابواسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزے اوروالاء کے جہت سی
عنزی معروف بنام ابوالعتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدایش اوسکے عین التمر مین جوکہ ایک
چہوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہاین کہ وہ شہر متصلقات ذریار
زات سے ہے — اور یاقوت حموی اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب
انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہاین بغداد مین رہنی
لگا وہ چونکہ تہلیین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کمہار کہنی لگے تہی ایک لونڈی
مسماۃ عتبہ پر عاشق وشیدا مشہور ہوگیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوس
اشعار اس لونڈی کے حقمین ہین چنانچہ یہہ بہی اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل
وشكوت ما القى اليها : والمدامع تستهل
حتى اذا برمت بما : اشكو كما يشكو الاقل
قالت فاي الناس يعلم ما تقول فقلت كل

اور ایک دفعہ یہہ دوشعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوسی مانگے تہی

نفسي بشيء من الدنيا معلقة : الله والقايم المهدي يكفيها
اني لايأس منها ثم يطمعني : فيها احتقارك للدنيا وما فيها

ابوالعباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابوالعتاہیہ نے اوس
لونڈی کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے بروز نوروز — اور مہرجان کی
کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوسکے پاس لکہہ کر ایک تہان نرم کپڑے کا اوسمین
رکہہ کر خوشبودار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ
لونڈی اوسکے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اپنی

تیسرے صدی کی شاعر

امیر المومنین افسوس کہ آپ اپنی خدمت سی مجکو محروم رکہکر ایک شخص بہونڈی صورت اور بدہیت کہار کو جو تہلیان بیچا پہرتا ہے دیتی ہین اوسے بہو جہا سر دہر کرکے اپنی تئین اوسسے بچا لیا بادشاہ سنے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا پہر کر لا دو وہ منشیون سے کہنے لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم چاہو تو لیجا تو اسے جہگڑی مین وہ انعام سے ایک برس تک بند رہا مساوۃ جسنے کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی مین

انی امنت من الزمان وریبہ	لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلالہ	تخذوا لہ حر الخدود نعالا
ان المطایا تشتکیک لانہا	قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن مخفۃ	واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علاء کے حق مین اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو انعام مین دئی تہے یہانتک کہ بسبب بوجہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہی اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوس سے حسد کرنی لگے تہی چنانچہ ایکبار اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعراء بڑے تعجب کے بات ہی کہ تم مین نا اتفاقی بہت سے ہے بعض بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی چاہی کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ پچاس شعر کا لکہے اب ہے وہ تا ہنوز پورا ہونے نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے — اشجع سلمی مشاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ سب لوگون کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہ بیٹھ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے بشار بن برد بھی بیٹھا ہوا تھا مہدی جب چکا
ہو گیا سب آدمی چپکی ہو رہے بشار نے جس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کرکی
مجھی پوچھا کہ یہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجھی پوچھا کہ کیا تجکو
معلوم ہے کہ یہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑھے گا مینی کہا کہ یقین تو
ہی اسی اثنار مین مہدی نے حکم شعر خوانے کا دیا ابو العتاہیہ نے یہ قصیدہ پڑھا جسکے
اول کا یہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی ما لہا : ادلت فاجمل ادلالہا :

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تو نے اپنی مطلب کے شعر پڑھنے لگا ہے
ایسا ہی بیباک اور چالاک آدمی تو نے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر
پڑھتا ہے کچھ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتته الخلافة منقادة : الیه تجرر اذیالہا
فلم تک تصلح الا لہ : ولم یک یصلح الا لہا
ولو رامہا احد غیرہ : لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم یطعہ بنات القلوب : لما قبل اللہ اعمالہا :

مجھی بشار نے کہا کہ دیکھو ای اشجع بادشاہ اپنے جائی سے ماری خوشی کی اڑ
گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرا
محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور
ورع مین بہت شعر ہین یہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے
والون مین سے ہی اور اشعار اوس کے بہت ہین پیدایش اوس کی درمیان
سنہ ۱۳۰ ہجری کی ہوئی ہے فوت روز دوشنبہ آٹھوین یا تیسری جمادی الآخر سنہ ۲۱۱ ہجری

تیسرے صدی کی شاعر

مین وفات پائی بعضی سنہ ۲۱۳ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مرا قبر اوسکے نہر عیسے پر ساتھ ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیاتین کہتی ہین بنی ہوئی ہی کہتی ہین کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ میرے مخارق ثدوم کو بلا میرے یہ دو شعر گاوی چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اسنے گوا کر سنے

اذا ما انقضت مني من الدهر مدتي　　فان عزاء الباكيات قليل

سيعرض عن ذكري وتنسى مودتي　　ويحدث بعدي للخليل خليل

جب یہہ شعر ثدوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے قبر پر لکہہ دینا وہ یہہ ہے

إن عيشًا يكون آخره الموت ليس بعجل التنغيض

ابو تمّام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدی بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام جلہمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر مشہور ہے — اور باپ اوسکا نصرانی تہا رہنیوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتی ہین اس لئی اوسکو اوس کہنی لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک اسلوب مین تہا — اوسکے کتاب حماسہ اوسکے فضیلت اور عقل اور علم پر دلالت کرتے ہی — ایک مجموعہ اور بہی اوسکے تصنیف سے ہی اوسکا نام فحول الشعرا ہے اس کتاب مین شعرا جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوسکے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف سکے ہوئی ہے اسمین بہت اچہے پسندیدہ اشعار شعراء عرب کے اوسنے مندرج
کئی ہین ماسوا اس کے اوسکو اتنی اشعار یاد تہے کہ اوس کے سوا اور کسیکو وہ رتبہ
حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عربی زبان کے سوا
قصاید اور قطعون اور مدیح کے یاد تہی اوسنے خلفا کے مدح کرکے انعامات بہی
پائی ہین وہ سفر شہر ولکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن
المعذل شاعر مشہور نامی تہا اوسنے ابو تمام کے آنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا
کہ ایسا نہو ہر وقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چہوڑکر
اوسکے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوسکے پاس لکہہ کر کہ ابہی
وہ شہر مین گہسا تہا بہیجے

انت بین اثنتین تبرز للنا　　س وکلتا بوجه مذال
لست تنفک راجیا لوصال　　من حبیب او طالبا لنوال
ای ماء یبقی لوجهک هذا　　بین ذل الهوی وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑہے اوس کے مطلب اور مقصد پر واقف ہو کر بصرہ مین
نہ گہسا اور لوٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی
اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمة سمحة القیاد سکوب　　مستغیث بها الثری المکروب
لو سعت بقعة لاعظام نعمی　　لسعی نحوها المکان الجدیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی
نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نو خیز عورتون کے گلے مین پڑی
ہوئی ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

تیسرے صدی کی شاعر

نہیں ہو سکتا کیونکہ جتنا کچھہ دین سے تیرے اشعار کی برابری نہو سکےگے اوسوقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائیگا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب ذکا
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین مع لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہین یہہ حکم مین کیا کیونکہ نفس روح جانے اوس کی جسم کو اسطرح
مر کہائیگا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتی ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچھہ اوپر تیس ۳۰ برس کا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بی ترتیب پڑی رہے
یہانتک کہ ابو بکر صولی نے ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علی بن حمزہ اصفہانی نے اوسکے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوسکو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دیے
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان ۱۸۸ یا ۱۹۰ یا ۱۹۲ ہجری مین حسب
اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہین جو حیدور کے شہر و نمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتی ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلایا کرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک درزی کے پاس رہتا
کرتا تہا کچھہ کاروبار کپڑے کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچھہ
اوسکے زبان مین لکنت بہی تہی لفظ تا ہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعد یا جمادی الاول ۲۳۱ ہجری یا ۲۲۸ یا ۲۲۹ مین حسب اختلاف
وفات پائے بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

تیسرے صدی کی شاعر

بحتری نے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسی نے ایک قبہ اوسکے قبر پر بنا دیا ہی اور ۱۳۵
مینی بہی موصل مین اوسکی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکھی وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کے ہی

الخلیع

ابو علے الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام سلمان
بن ربیعة الباہلے صحابی کی بیٹے کا اصل اوسکے خراسان سے ہے وہ شاعر بہت
ظریف و مطبوع اچھا جوان تھا اوسکو اقسام شعر و انواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفاء کے ہم صحبت ہونے سے اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تھا کیونکہ وہ بہی اوسکے برابر عزت رکہتا تہا پہلی ہے
پہل وہ امین بن ہارون رشید کے صحبت مین رہا اوسکے بعد خلفاء کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعراء جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوسکے اور ابو نواس حکمے کی لطیفے ہوا کرتے تھے اوسکا نام خلیع
بسبب بیباکے اور چالاک اور ظریف و بے بیاک ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچھی اشعار اوسکے ذکر کئے ہین از انجملہ
یہہ شعر بہی ہین

صل لحبّ خدّیک تلفی عجیبا من معان یحار فیها الضمیر
فلخدّیک للربیع ریاض و لخدّی للدموع غدیر

ولہ ایضاً

ایا من طرفہ سحر و یا من ریقہ خمر

تیسرے صدی کی شاعر

نحاسیت فکاشف ... کے لما غلب الصبی
وما احسن فی مثلک ... ان ینہتک النسیب
فان عنفنی الناس ... ففی وجہک لی عذار

وله ایضاً

الا وحبیک لا ال صبا ... فح بالدمع مدامعا
من بکی شجو استرا ... ح وان کان موجعا
کبدی فی هواک اسقمہ من ان تقطعا
لم تدع سورة الضنا ... فی للسقم موضعا

اوسنے درمیان ۲۶۳ہجرے کی قریب اکیسو برس کے عمر پا کر وفات پائی خطیب درتیا
تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابوعلے نام اوسکا دعبل ابن علی بن رزین
بن سلیمان خزاعی کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکہتا ہے
کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن خداش بن خراش بن
خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن
عمرو بن عامر مزیقیاء ہے اور کنیت اوس کی ابوعلے ہے بعضی یہہ کہتے ہیں کہ دعبل
اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہیں کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی
محمد نام اور کنیت ابوجعفر بتلاتے ہیں — کہتی ہیں کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور
اوس کے گدی میں ایک رسولی تہی شاعر بہت جید تہا مگر مونہہ پہٹ اور
ہاجے اور عیب گیر نکتہ چین آدمی تہا خلفا کے اوسنے ہجو کئے ہی عمر بہر

بڑی پائے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر باین خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بدگفتاری کی شاید کوئی مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑی سول کی ہاتہہ نہ آوے اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا نہ ملا غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفا کے اوسنی ہجو کی ہی کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدی کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شكله بالعراق واهله فهفا اليه كل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ ماموں کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر مامون کے پاس جاکر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ ای امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپکو فضیلت ہمیر دی اور آپکے دلین مجبر عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب ہے ایک ہی — دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسکو سزا دیجئے مامون نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شكلة بالعراق واهله الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین مامون نی کہا کہ کچہہ مضائقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعرونکو سنکر جنمین ہجو ہی بہت نہین ہے میرے پاس کہبرا کر آیا ہین باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہوسکتے سنکر چپکے رہا اور برداشت کر گیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

ایوعدنی المأمون خطة جاهل	او ما رای بالامس راس محمد
انی من القوم الذین سیوفهم	قتلت اخاک وشرفتک بمقعد
شادوا بذکرک بعد طول خموله	واستنقذوک من الحضیض الاوهد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑہ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنی لگا کہ زیادہ کرے ای امیر المومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور برداشت — واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا بد دی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حق مین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسیکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوسکے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الهوی حتی تداعت اصوله	بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا
وانزلت ما بین الجوانح والحشا	ذخیرة ود طالما قد تمنعا
فلا تعذلینی لیس لی فیک مطمع	تخرقت حتی لم اجد لک مرقعا
فهبک یمینی استاکلت فقطعتها	وصبرت قلبی بعدها فتشجعا

پیدایش دعبل مذکور کے درمیان ۱۴۸ کی ہوئے اور ۲۴۶ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (راقم مولف) میری نزدیک یہہ شخص یعنی دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ سبہی اسی قبیل کا تہے اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد اللہ بیٹا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

رہی ہی وہ بہرگو اور ظاہر کنندہ مطالب و مضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا
تہا اوسیکا شاعر بہی تہا اوسیکے ہان رہتا تہا اول مین اوسکے باپ طاہر کے آگے ہی کار منشی
گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوسکے عبد اللہ مذکور کے
مدح مین ہین

يا من يحاول ان تكون صفاته   كصفات عبد الله انصت واسمع

فلانصحنك في المشورة والذي   حج الحجيج اليه فاسمع او دع

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل   واصفح وكاف ودار واحلم واشجع

والطف ولن وتان وارفق واتئد   واحزم وجد وحام واحمل وادفع

فلقد نصحتك ان قبلت نصيحتي   وهديت للنهج الاسد المهيع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوب ہے پر ہی سوا ازین اور بہی اشعار اوسکے
بہت اچہے ہین کہتے ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے
دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

سأترك هذا الباب ما دام اذنه   على ما ارى حتى يلين قليلا

اذا لم اجد يوما الى الاذن سلما   وجدت الى ترك اللقا سبيلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوسکے آنے کا
دیا کہتے ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ
پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنے کہا کہ ای ابو تمام ایسے شعر
کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون
نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جائے کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے —
اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کے ہین از انجملہ ما اتفق لفظہ واختلف معناہ

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب النشابہ — اور ایک کتاب الابیات السایرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ او تصنیف کے ہی ۲۴۰ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشی انباری معروف بنام شہر سیر شاعر ہے وہ شعراء جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشاء اللہ تعالی آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدایش اوسکی انبار کے ہی بغداد مین مدت تک بود و باش کیے بعد ازان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنی نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر چند شبہی کئے ہین یہہ خلیل کو جسے منسوب ہے تہی بسبب تیزی راے اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالا اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوسکے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور اشعار ہے بہت ہین اور در باب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسکی متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوسکے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر ہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسے کہا ہے خالی جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوسکے وصف نار مین ہین

لما تفرى الليل عن انثباجه ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ و ارتاح ضوء الصبح لانبلاجه

غدوت الجی الصریه فی منهاجه
البسه الخالق من دیباجه ؛ وشیًا احاك الطرف فی ادراجه
فی نسق منه و فی ازواجه وزان فودیه الی حجاجه
بزینة کفته نطق تاجه مسک ینبی عن خلاجه
بطغام الحب عن علاجه لو استضاء المرء فی ادلاجه

بعینه کفته عن سراجه

اوریہ اشعار ایک لونڈی گانے والی خوبصورت کی حق میں ہیں

فدینك لو انهم انصفوك : لردوا النواظر عن ناظریك
تردین اعیننا عن سواك : وهل تنظر العین الا الیك
وهم جعلوك رقیبا علینا فمن ذا یکون رقیبا علیك
الم یقرؤا ویحهم ما یری : من الفتح حسنك فی وجنتیك

شعر اوس کے بہت انتخاب لوگوں نے کئے ہیں مگر ہم اتنے ہی قدر پر اکتفا کرتی ہیں اوسنے درمیان مصر کے سنہ ۹۳ میں وفات پائی — ناشی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہیں کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہے درمیان بغداد کی اور اوس کے دس فرسنگ کا فاصلہ ہے اوسجا سے بہت عالم ہوئے ہیں ہرایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکھا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام میں گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تھی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ طرابلس اور

۱۴۲ تیز عقل اور بے سامان از او آدمی تمکین گفتار تھا طبیعت اچھی رکھتا تھا اونسکو لبادی اسواسطے کہتی تھے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تھا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹھی ہوئی تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سر پر عمامہ باندہی ہوئے اور ایک سرخ چہڑی ہاتہہ مین لی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑھنے لگا وہ یہہ ہین

لین کان الایوبۃ اتفقان : الی الشعر فی کرم الصحاب

لقد اودتہ الایام حتی : لقد رام الذباب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بٹہلا کر حال اوسکا پوچہا خیر مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ مجسی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہو کر بیٹھہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تند خو ہو کر وہ مجہے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اتنا وہ بہیجا کیا کرتا تہا کہ کبہی اوسکے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوسکے پاس گیا تہہ بہرے ہی آیا مینی بسبب حیا اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا ہی ستانا نہ چاہیے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری لوہنے کو بہیجا اوسنی مجسی آکر یہہ کہا کہ امیر نی یہہ کہا ہے کہ تو نی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہسی تقصیر سرزد ہوئی ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کر دونگا مینی یہہ شعر اوسکے بہائی کے

ہمراہ لکھ کر بھیج دیئے

هجوتك لم اهجك كفران نعمة   وهل يرتجي نيل الزيادة بالكفر

ولكنني لما اتيتك زائرا   فافرطت في بري عجزت عن الشكر

فها انا لا آتيك الا مسلما   ازورك في الشهرين يوما او الشهر

فان زدتني برا تزايدت جفوة   فلا نلتقي طول الحياة الى الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکھے بہت تعریف کی وہ بھی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تھا بلکہ ابو دلف سے بھی علم میں زیادہ رتبہ رکھتا تھا اوسنے مجسے کہا کہ بہت اچھی اور جید تو نے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکھی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنے یہہ جواب لکھ کر بھیجا

الا رب ضيف طارق قد بسطته   وآنسته قبل الضيافة بالبشر

اتاني يرجيني فما حال دونه   ودون القرى والعرف من نائلي ستري

فلم اعد ان ادنيته وابتدأته   ببشر واكرام وبر على بر

وزودته مالا يقل بقاؤه   وزودني مدحا يقيم على الدهر

اور ایک لونڈے تیری پیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بھیجی اس باب میں اٹھاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکھا ہے — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی تحسین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہیں

كل من في الارض من عرب   بين باديه الى حضره

مستعير منك مكرمة   يكتسيها يوم مفتخره

انما الدنيا ابو دلف   بين باديه ومحتضره

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۴ فاذا ولے ابودلف : ولّت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میرے
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہین جانتی ہین ابودلف ہی سے ساری دنیانے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکہہ کر اوسکو گرفتار کیا
جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے
کل من فی الارض من عرب (الخ) اوسنے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ مقولہ آپکے
حق مین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سے ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہونے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچھہ تمہاری واسطے موجود ہے - یعنی یہہ قول
ابودلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حق مین کہا ہے
یہی کہا گیا ہے تا آنکہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اسکے وہ سبب اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسکو کہا کہ مین تمکو اسواسطے قتل نہین کرتا کہ تونے
تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تونے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملاکر شرک کیا اسی شعر کے
مضمون کے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلہا　　وتنقل الدہر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد　　الا قضیت بارزاق واجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اسکے زبان گدی مین کو نکالکر مارڈالو

تیسری صدی کی شاعر

یہہ واقعہ درمیان سنہ ۲۱۳ ہجری کے بعد واقع ہوا پیدایش اس شاعر کی سنہ ۱۹۱ ہجری مین
ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوسکے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک
یہہ خوب ثابت کئی کتابوں معتبر سے ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین
قتل کیا — کہتی ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت
اشعار خوانی کی چاہی حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی
جو ہمارے حقمین آپ فرمائین گے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقمین
یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف — بین بادیہ و محتضرہ
فاذا ولی ابو دلف — ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنی کہا کہ جو آپ کے حقمین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی پڑہی جو ابو دلف کی حقمین
کہی ہین اوسنے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید — و ایادیہ الجسام
فاذا ولی حمید — فعلی الدنیا السلام

اوسی کہنا تہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچہہ نہ بولا متعجب ہوکر جب ہوا حاضرین مجلس کو اوسکے
بر یہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے
ابہی کہے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام
خواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقمین مشہور ہو گئے — احمد بن مظفر کہتا ہی
مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا
یہہ سنا ہے کہ فرقور نامے ایک رہزن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ پرگنات
ابو دلف کے نواحی مین رہزنی بسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اس رتبہ کا تہا کہ کوئی شخص اوسکا مقابلہ نکرسکتا تہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابودلف
کے پاس بعض نواحی سے مال جلیل آتا تہا ہمراہ اوسکی فوج واسطے محافظت
کے چند سوار بہی تہے اس رہزن مذکور نے وہ مال لوٹ لیا اور کئی سوار
قتل کیا ابودلف نے اوسکے پکڑنے کی ہرچند سعی کی کسیکو اتنی جرات
اور قدرت نہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ رہزن ہرگز
ایک مقام پر کبہی نہ ٹہرتا تہا دستور اوسکا یہہ تہا کہ ایک جا سے مال لوٹا اور
جا بجا پہرا صبح کسی جا کی شام کہین کاٹی اسطرح پر لوٹتا پہرا کرتا تہا مدت
دراز تک یہی دستور اوسکا رہا کہتے ہین کہ وہ رہزن بسبب اپنی بہادری کے بہت
لوگون کے اپنی ہمراہ رکہنے کی پروا نکرتا تہا بلکہ اپنی دو غلامون کے ہمراہ یہی اکثر
رہزنی کیا کرتا تہا ان دو غلامون سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی ہمراہ نہ ہوتے
تہے ایک روز ابودلف بارادہ شکار جنگل کو گیا سامنے سے ایک وحشی [illegible]
پڑا ابودلف کہوڑا اوٹہائی ہوئے اوس شکار کے پیچہے چلا گیا یہانتک
تنہا ایک کہاٹی پہاڑ پر جا نکلا اور ہمراہی اوسکی سب پیچہے رہ گئے کیا دیکہتا
ہے کہ سامنے سے فرقور رہزن مذکور کہوڑی پر چلا آتا ہے اوسکی صورت دیکہتے ہی
اوسکے اوسان خطا ہوئے کیونکہ وہ تن تنہا تہا اور اوس رہزن کے سا[illegible]
ابودلف جیسے سوار کبہی نہ ٹہرتے تہے مگر ابودلف نے اپنے دل
یہہ خیال کیا کہ اگر اب بہی اسکا پیچہا نکرونگا تو بیشک مارا جاونگا یہہ سوچ کر
[illegible] نے اوس پر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی پکار کر کہا کہ اے جوانون دوڑے ہوئے طرف
فرقور کو [illegible] طرف سے آکر پکڑو فرقور کو یقین ہوگیا کہ اوسکے ہمراہ بہت سوار کہات
[illegible] وہ مت ہو اگر اولٹا بہاگا ابودلف نے اوسکا تعاقب

گویا وہ مقاربت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب میں اب گفتگو نہ کیجئے ابوبکر نے
کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہیں تو میں بہی یہہ کہتا ہوں ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی ... وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الهوی ما لو انه ... یصب علی الصخر الاصم تهدما
وینطق طرفی عن مترجم خاطری ... فلولا اختلاسی رده لتکلما
رایت الهوی دعوی من الناس کلهم ... فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن سریج نے کہا کہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر میں چاہوں تو میں بہی یہہ کہوں ؎

ومساهر بالغنج من لحظاته ... قد بت امنعه لذیذ سناته
ضنا بحسن حدیثه وعتابه ... واکرر اللحظات فی وجناته
حتی اذا ما الصبح لاح عموده ... ولی بخاتم ربه وبراته

ابوبکر نے کہا کہ ای وزیر دو گواہ عادل اوسپر کہڑے کرنے چاہئیں یعنی اسکی دو گواہ
برات اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر میں دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم
ربه وبراته طلب کیجئے جب گواہی دیسکیں اوسوقت وسکو چہوڑ دی ابوالعباس نے
ہنسکر کہا کہ جو آپنے میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپنے
کہہ چکے ہیں کہ ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی ... وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بہی دعوی ہی اپنی برات کے آپ بہی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر ہنس پڑا
اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ میں
یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہیں اور وہ یہہ ہیں ؎

الکل امرء ضیف یسر بقربه ... ومالی سوی الاحزان والهم من ضیف

تیسری صدی کی شاعر

لہ مقلۃ ترمی القلوب باسہم ۔ اشد من الضرب المدارك بالسیف
یقول خلیلی کیف صبرك بعدنا ۔ فقلت وھل صبر فاسال عن کیف

یہہ شخص علم فقہ خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجملہ ایک کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور ایک کتاب الانکار ۔ اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یہہ کتاب محمد بن جریر اور عبد اللہ ابن شرشیر ۔ اور عیسی ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکہی ہے بروز دوشنبہ نوین تاریخ ماہ رمضان ۲۹۷ھ دوسوستانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برس کی ہوئی

ابوعبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابوعبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد اللہ بن عمر بن معویہ بن عمر بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور ہنام عتبی یہہ شاعر مشہور ومعروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوس سے علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عتبہ کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی ۔ اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اسمین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

کرنے لگیں تہیں یعنے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت میں جو انہون
نے اپنے عاشقوں کے حال میں شعر تصنیف کئے ہیں وہ اوسمیں مندرج ہیں
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النساء اللاتی
احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذبیح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق میں کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہیں اس
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہیں

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی ۔۔۔ فاعرضن عنی بالخدود النواضر
وکن متی ابصرتنی او سمعن بی ۔۔۔ سعین فرقعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنی اعنة اعین ۔۔۔ نظرن باحداق المها والجآذر
فانی من قوم کرام ثناؤهم ۔۔۔ لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلائف فی الاسلام فی الشرک قادة ۔۔۔ بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہیں سب اچہے ہیں یہہ شخص شعرا متاخرین میں سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ھ دو سو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عتبی بضم عین و سکون تا فوقانی
اور بعد اوسکے یاء موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادة الولید بحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج میں پیدا ہوا بعضے کہتے ہیں مرزوقیہ میں پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانو ہی نواح
منبج کی اوسی گانو میں بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمیں جاکر ایک

تیسری صدی کی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنہمین کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون سے
بیاںمین بہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابو تمام طائی کے اخبار مین
اوسنے لکہے ہین یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتداء حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابو تمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائے ابو تمام کا
دستور تہا کہ ایک جائے واسطے ملاحظہ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
باندہکر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوسوقت ابو تمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعروںسی بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان
کو لکہکر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کر دیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابو تمام کو اسیے دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوسسے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابو سعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکے مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من ھوی فافیقا　　　ام خان عھد ام اطاع شفیقا

ابو العلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصونمین سے کونسا بڑا شاعر ہی

تیسری صدی کی شاعر

ابو تمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابو تمام اور متنبی دونو حکیم ہین اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینو نمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانے کو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسین لذت بڑکر کیتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہر کا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکواکر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گہر جاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت وعدك زورا في مزورة — حلفت مجتهدا احكام طاهيها
فلا شفى الله من يرجو الشفاء بها — ولا علت كف ملق كفه فيها
فاحبس رسولك عني ان يجيء بها — فقد حبست رسولي عن تقاضيها

اخبار بحتری کے اور نیکوئیان اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہین کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کہ ابو تمام کے شعرونکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی ہی مثل حماسہ ابو تمام

تیسری صدی کی شاعر

۱۳

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر بہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۲۰۵ دو سو
جہ کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دو سو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی
وفات میں ہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۶۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۶۵ بعضے سنہ ۲۶۳
بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکہا ہی

ابو العباس عبد اللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان
کہتا ہی کہ اس شخص نے ابو العباس مبرد اور ابو العباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور
سوا انکی اور بہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر قسم کی
سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علما اور ادبا کی صحبت
میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہویں ربیع الاول سنہ ۲۹۶ میں قتل کیا
اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر میں مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت
کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ اشعار اسکا
یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے
ہیں واللہ اعلم

ومقرطق یسعی الی الندماء	بعقیقة فی درة بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرهم	ملقی علی دیباجة زرقاء
کم لیلة قد سرنی بمبیته	عندی بلا خوف من الرقباء
ومهفهف عقد الشراب لسانه	فحدیثه بالرمز والایماء
حرکته سحرا فقلت له انتبه	یا نزهة الجلساء والندماء
فاجابنی والسکر یخفض صوته	بتلجلج کتلجلج الفافاء

انی لافهم ما تقول وانما — غلبت علی سلافة الصهباء

حصہ چوتہا

صدی چوتہی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتہی صدی ہجری مین فوت ہوئے

ابن السراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص تہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے
ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین وحشت قدرت علم نحو اور ادب مین
اچہی رکہتا تہا — ابو العباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک
جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہورہ مین سے ایک کتاب
الاصول ہی یہہ کتاب بہت عمدہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے
اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول — اور کتاب موجز صغیر اور
ایک کتاب الاشتقاق — اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ — اور ایک کتاب
الریاح والهواء والنار — اور ایک کتاب الجمل — اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین
اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کئی مجموعون
مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین ہی مگر لوگون مین وہ شعر مشہور
ہین از انجملہ تین شعر اوسکے ایک پریزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جسکی
صورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر
مذکور جس لونڈی پر عشق رکہا کرتا تہا اوسنے اوسپر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقا اون
ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو جمع ہوئے
جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کر

چوتھی صدی کی شاعر

یہہ شعر بنا کر لوگوں کے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسمٰعیل بن زنجی کاتب نے یہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہیں — ابو القاسم بن عبید اللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پڑہکر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو — ابن زنجی نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بناوے اور عبید اللہ ابن عبد اللہ بن طاہر انعام پاوے ۔ وہ شعر یہہ ہیں

میزت بین جمالہا وفعالہا ۔۔۔ فاذا الملاحۃ بالخیانۃ لا تفی

واللّٰہ لا کلمتہا ولو انہا ۔۔۔ کالبدر او کالشمس او کالمکتفی

حلفت لا ان لا تخون عہودہا ۔۔۔ فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۶ ہجری کو اوسنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصاید ہیں سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح میں اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

ہل من اعقۃ عالج یبرین ۔۔۔ ام منہما بقر الحدوج العین

ولمن لیالی ما ذممنا عہدہا ۔۔۔ مذ کن الا انہن شجون

المشرقات کانہن کواکب ۔۔۔ والناعمات کانہن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنے کے باعث میں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح مرا ایک روز شراب پی کر مست ہوکر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض میں پڑا

چوتھی صدی کی شاعری

ہوا پایا اور اسکے گلے میں اوسکا ازار بند بندہا ہوا تھا شاید کسی نے پھانسی دیکر مارکر
اوسے حوض میں ڈال دیا ہوگا وہ بندہ کا بروز ساتویں تاریخ رجب سنہ ۳۹۲ ہجری کے
تھے عمر اوسکی چھپن برس کی تھی بعضے بیالیس بیان کرتے ہیں

ابوالقاسم وزیر مغربی

وہ ابوالقاسم حسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف بن بحر بن بہرام بن المرزبان بن
ماہان بن باذان بن ساسان بن الحرون بن بلاش بن جاماس بن فیروز بن یزدجرد معروف
بنام وزیر مغربی کے ہیں ابن اثیر کہتا ہے کہ باپ اوسکا شخص سیف الدولہ بن حمدان
کے مصاحبوں میں سے تھا یہ شاعر درمیان مصر کے سنہ ۳۷۰ ہجری میں پیدا ہوا اوسکے تمام شعر
بہت اچھے ہیں یہ ابیات اوسکے بہت اچھے ہیں

وما ظبیة ادماء تحنو علی طلا ۔۔۔ تری الانس وحشا وهی تانس بالوحش
غدت فارتعت ثم انثنت لرضاعه ۔۔۔ فلم تلف شیئا من قوائمه الحمش
فطافت بذاک القاع ولهی فصادفت ۔۔۔ سباع الفلا ینهشنه ایما نهش
باوجع منی یوم ظلت انامل ۔۔۔ تودعنی بالدر من شبک النقش
واجمالهم تحدی وقد خیل الهوی ۔۔۔ کان مطایاهم علی ناظری تمشی
واعجب ما فی الامر ان عشت بعدهم ۔۔۔ علی انهم ما خلفوا لی من بطش

ابن اثیر کہتا ہے کہ وہ میافارقین میں مرا اور جب مرنے لگا اپنی طرف سے تمام روسا
اس شہر کو جتنی ملاقات تھی رقعہ لکھکر یہہ کہلا بھیجا کہ بعد میرے مرنے کے درمیان مشہد
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے مجکو دفن کرنا چاہیے جب وفات پائی اوسکے
دوستوں نے اوٹھا کر مشہد مقدس میں دفن کیا وہ شعبان میں اوسنے وفات پائی سنہ ۴۱۸
ہجری میں تھی عمر اوسکی چھیالیس برس کی تھی وہ صاحب تصنیفات اور نظم بدیع اور نثر فائق کا تھا

ابوعلی

چوتہی صدیکی شاعر

سنہ ۱۰۷

ابو علی ہارون بن عبد الصمد اوارجی جسکی مدح ابو الطیب متنبی نے اوس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہی کی ہی

امن ازدیارک فی الدجی رقباء ۔۔۔ اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ ابو القاسم مذکور کا ماموں تہا اوسکی تصنیفات سے کتاب الایناس درمیان انساب عرب کے ہی باوجودیکہ اوسکا حجم چہوٹا ہی لیکن بڑی فایدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تہی — اور کتاب ادب الخواص — اور کتاب المانور فی ملح الخدور وغیرہ یہہ بہی اوسیکی تصنیف سے ہین ایک رسالہ منطق مین بہت مختصر اوسنے لکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ بروقت مرنے کے اوسنے وصیت کی تہی کہ مجکو کوفہ مین درمیان مشہد مقدس کے دفن کریو یہہ اشعار میری قبر پر لکہہ دینا چنانچہ لکہے گئے وہ شعر یہہ ہین

کنت فی سفرۃ الغوایۃ والجہل ۔۔۔ مقیماً فحان منی قدوم

تبت من کل مأثم فعسی یمحی ۔۔۔ بہذا الحدیث ذاک القدیم

بعد خمس واربعین لقد ما ۔۔۔ طلت الا ان الغریم کریم

وزیر مذکور بڑے داناؤن مین سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہہ لکہا ہی کہ جب حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیون اوسکی کو قتل کیا وزیر مذکور بہاگ کر رملہ مین گیا وہان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مفرج بن دغفل بن الجراح الطائی تہا اوسے ملکر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا پہر حجاز مین جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیار مصریہ اور وہان کی مملکت بہت خوب ہی تم چڑہائی کرو اور اسباب مین بہت کوشش کرکے اوسنے وہ تدبیرین کرین تہین جنکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت تہامنی مشکل ہو گئی تہی قصہ اسکا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا
— اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی تو لوگوں نے بلا کر اوسکی خلافت کی بیعت
کر کے لقب اوسکا رشید رکہدیا تہا یہہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے
عمل میں آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلوں میں تہا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف
مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا اور وزیر کو حاکم
سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا
تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد
کرنے کے واسطے عراق میں آیا ہی اسکو وہان سے نکال دو پہر فخر الملک نے اوسکی
طرف واسط کے گیا وہان جاکر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیوں کے پکڑ کر واسط
میں ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتہہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول
ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی
شروع کی یہانتک کہ کچھہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے
وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند سے ٹہر کر موصل میں آیا بجای
ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مر گیا تہا
اوسکی جانی عہدہ منشی گری پر مامور ہوا ایہر اوسنے ملک شرف الدولہ ابو بہی کے
سرکار میں عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو القاسم مذکور نے
مؤید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر
حاضر ہو وزارت لی کی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت میں مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر
بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہیں حاجت تطویل کی نہیں

چوتھی صدی کے شاعر

ابن جلیس السلامی

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر تھے یہ وہ شعرا مجیدین میں شمار کیا جاتا ہی بیس برس کی عمر سے اوسکو شعر گوئی کا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے مکتب میں کہے تھے یہہ ہیں

بدائع الحسن فیہ مفترقہ ۔ واعین الناس فیہ منفقہ

سہام الحاظہ مفوقہ ۔ فکل من رام نظرہ رشقہ

قد کتب الحسن فوق وجنتہ ۔ ھذا ملیح وحق من خلقہ

بعد اوسکے ہوش سنبہالا اور وہان سے حالت سیاحی میں نکلکر موصل میں آیا اور آنجا اوسنے اکر ایک جماعت شعرا کے دیکھی جنمین یہہ لوگ تھے ابو عثمان خالوی اور ابو الفرح اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعرا نے اوسکو دیکہا بسبب براعت اور طبیعت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلیے اونہوں نے ہرگز یقین نکیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہوں نے اوس سے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہیں ۔ خالوی نے کہا میں اوسکا امتحان کر لونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کر کے سلامی مذکور کو بلوایا اور محفل میں شراب رکہی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے سے ہی عرصہ میں مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالوی نے اگ اوٹہا کر اولوں پر ڈالی اور کہا ای یارو اس آگ کے لئے کیے بیان تم میں سے کوئی شعر کہے سلامی نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

للہ در الخالدی الاوحد ۔ الندب الخطیر

اھدی نار الزن عند ۔ جمودہ نار السعیر

حتی اذا اصدر العتاب ۔ الیہ عن حسر الصدور

چوتھی صدی کی شاعر

بعثت الیه هدیة ‏ عن خاطری ابدی السرور
لا تعدلوه فانه ‏ اهدی الخدود الی الثغور

جب سب شعرا حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے فضل کے تعریف کرنے لگے اور متعجب اسبات سے ہوتے کہ سلامی مذکور بڑا جید شاعر اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر تلعفری اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر تلعفری کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی ‏ ونفس الکلب تکبر عن وصاله
یمانی خلقه خلقی وتاتی ‏ فعالی ان تضاف الی فعاله
تصنعتی التقفیه فی لسانی ‏ وصنعته الخلیة فی قذاله
فان اشعر فما هو من رجالی ‏ وان یصفع فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا شاید کہ حمدانی بیٹھا تہا اور اوسکے سامنے ایک مزرہ رکھی ہوئی تھی اوسنے کہا تعریف کر اوسنے جلد یہہ شعر پڑھے

یا رب سابغة حبتنی نعمة ‏ کافاتها بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مهجتی ‏ وظللت ابذلها لکل مهند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو بان بہوا دیا جب پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کبھی مطلب کی اوسکو دی اور اپنی خدمت مین بجائی ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کر کے دکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ باغبارین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا مین سے

شمار کیا گیا ہی — اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مین
سلامی کو اپنی مجلس مین دیکہتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے
اوتر کر میری سامنے آبیٹہا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین
بہی جو [illegible]ی جو پہلے تہی نرہی اور مفلس ہوگیا اسی حال مین وفات پائی —
سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چہٹی تاریخ رجب کو درمیان سنہ ۳۳۶
ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتہی جمادی الاول کو سنہ ۳۹۳ مین
فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہے

ابو الحسن محمد

بن عبد اللہ معروف بابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر
ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتہہ اوسنے
جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر اوسکے
کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تہت علینا ولست فینا ولی عہد ولا خلیفة
فتہ وزد ما علی جار یقطع عنی ولا وظیفة
ولا تقل لیس فی عیب قد یقذف الحرة العفیفة
والشعر نار بلا دخان وللقوافی رقا لطیفة

اوسنے بروز چہارشنبہ گیارہوین ربیع الآخر سنہ ۳۸۵ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف بابن القوطیہ
اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید کہتا اور بکلی کمال استدیع البدیہہ تھا یعنے بدیہہ گو تھا ۔ حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو بہار قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تھا اوسجا بھی ابو بکر ابن قوطیہ آتا ہوا مینے پایا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا مینے اوسسے از روی ہنسی کے یہہ شعر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ   ومن ھو الشمس والدنیا لہ فلک

اوسنے سنکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساک خلوتہ   وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکو

وہ راوی کہتا ہی کہ مجھپر ایسا اثر کیا مینے دونون ہاتھ اوسکے چوم لئے کیونکہ وہ میرا اوستاد بہی تھا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو سنہ [illegible] ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسیجا مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنے والا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تھا اوسکو شاب التائب سے یعنے جوان تائب کہا کرتے تھے اور اوسکے شعر بہت اچھے ہین از انجملہ یہہ دو شعر مرائی نمونہ کافی ہین ۔

سبقت لمیدان الفوادیحبا   سفرا تجذب مہجتی بعنان
فنراکمت جمر الدموع وشہبہا   مذ خالت الشعرا عبرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان سنہ [illegible] ہجری کے اوسنے وفات پائی

چوتھی صدی کی شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابو بکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا
امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق سبکے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی
کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا
اور بڑا ہوا اور جزایر بحر و بصرہ اور فارس مین جا کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا تہا
اوسکا باپ بڑے امیرون دولتمندون مین سے تہا بعد بڈہے ہونیکے بغداد مین آکر
قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن بن اخی اصمعی وغیرہ سے روایت
کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے
مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اوسکے شعر بہت ہین —
ابو سعید سیرافی اور ابو بکر ابن شاذان اور ابو عبید اللہ مرزبانی وغیرہ نے
اوس سے روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابو بکر ابن درید سب شعرا اور
علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے
ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور
ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج و اللجام — اور کتاب الخیل
الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس
— اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات
— اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القرآن — اور کتاب المجتبی یہہ
کتاب باوجود صغر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب
الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور
ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا ہے نہین اوسکی پاس کبھی نہ گیا — ابو مسعود
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو الدر بردی نے یہہ کہا کہ
مینی سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید سے ملن جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوی برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ باجتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کچہہ تمیز نکرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ھ تین سو اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹہا پایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مر گیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو درمیان بغداد کے معروف بنام خیزرانی ہی ہے دفن کیا ابن درید کو سکے
شعر بہت اچہے اور نادر ہین اوسکے اچہے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہی جسکا اول قول یہہ ہی —

یا ظبیہ اشبہ شئ بالمہا — راتعۃ بین السدیر فاللوی
اما تری راسی حاکا لونہ — طرۃ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دو سو چون ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین —

غراء لو جلت الخدود شعاعہا — للشمس عند طلوعہا لم تشرق
غصن علی دعص تاود فوقہ — قمر تالق تحت لیل مطبق

چوتھی صدی کے شاعر

لو قیل للحسن احتکم لم یعدها | او قیل خاطب غیرها لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکہتا ہی کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری میں پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا — اور قاہر باللہ کا درمیان سنہ ۳۲۲ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹ گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹنڈ پر قلم بند ہوا رکہتا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفین سے خط نسخ کا ہی اوسینے اس خط کی بنا ڈالی تہی اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور آراستہ کرکے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت کی ہی کہ اوسینے سب سے اول ایجاد کیا اسمیات پر سب متفق ہیں کہ ابن مقلہ نے ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچہلوں نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور رسالہ شمس اوسمیں دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ میں بادشاہوں کے خدمت اس ہاتہہ سے کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتہہ سے قرآن شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹ گیا تہا جیسا کہ چوروں کا کاٹا جاتا ہی اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

اذا ما مات بعضک فابک بعضا | فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچہے ہیں یہہ شعر اوسنے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے میں کہے ہیں ؎

ما سئمت الحیوۃ لکن توثقت | بایمانہم فبانت یمینی

بعت دینی لہم بدنیای حتی — حرمونی دنیاہم بعد دینی

ولقد حطت ما استطعت بجہدی — حفظ ارواحہم فما حفظونی

لیس بعد الیمین لذۃ عیش — یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری میں اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر میں دفن کیا گیا پہر اوسکے اہل و عیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجاے چنانچہ اوکہڑ اکر اونکو دیا گیا ابو الحسین نے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر میں لاکر اوسکو گاڑا پہر اوسکی جورو مسماۃ دیناریہ نے وہان سے بہی اکہڑوا کر اپنی گہر میں گڑوایا عجائبات سے ہے کہ تین دفعہ یہہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل مین دو دفعہ شیراز مین اور تین ہی دفعہ تین جا نی کاٹا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تہا بعد اوسکے پہر عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ ابن بویہ دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پہر ۳۴۹ ہجری میں میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضدالدولہ بن بویہ کے پاس خطوط متوسلہ بہی کرتا تہا یعنے جیسے رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تہا جب عزالدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کرلیا اوسکو درمیان ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلواوے سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ ۳۷۱ مین چہوڑ دیا مگر کہا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسی نے عضدالدولہ کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کر رہا تہا اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہیں اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہون اور جہوٹی

چوتھی صدی کی شاعر

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات
سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تہا پہر بہڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو
پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار تقوی تہا اپنی مذہب کا تشدد بہت
رکہتا تہا عزالدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے
ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکہتا تہا قران شریف حفظ کرتا تہا
اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تہا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط
اور رسایل مین کرتا تہا - ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تہا اوسکو
وہ چاہتا تہا اوسکے حقین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی
نے یتیمۃ الدہر مین لکھے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی — ببیاضہ استعلی علو الخائن
ما فخر وجھك بالبیاض وھل تری — ان قد افدت بہ مزید محاسن
ولو ان منی فیہ خالا زانہ — ولو ان منہ فی خالا شانني

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو
سنہ ۳۸۴ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن حذیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبدالرحمن
بن معویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا
عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تہا اوسنے کتاب عقد
تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج
ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ شعر اوسکے ہین سہ

چوتھی صدی کے شاعر

یا ذا الذی خط العذار بوجهه — خطین هاجا لوعة وبلابلا
ما صح عندی ان لحظك صارم — حتی لبست بعارضیك حمائلا

وله ایضا

ودعتنی بزفرة واعتناق — ثم قالت متی یکون التلاقی
وتبدت لی فاشرق الصبح منها — بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم — بین عینیك مصرع العشاق
ان یوم الفراق افظع یوم — لیتنی مت قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بہی اوسکے لوگون نے لکہے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دو سو چالیس ہجری کے ہوئی اور یکشنبہ کے روز اٹہارہوین جمادی الاولی سنہ ۳۲۸ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرہ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تہی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہوکر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی کئی علمون مین امام تہا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تہا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچھہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیۃ الفقہا ہی سوا اسکے اور رسایل انیقہ اور مسایل علم لغت مین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ وفقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

ایک سو وضع کلی میں یہہ شخص ہمدان میں رہا کرتا تہا اسی شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقامات بدیع نے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہیں از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکہے جاتے ہیں

مرّت بنا هيفاء مجدولة ۔ تركية تنمي لتركي

ترنو بطرف فاتر فاتن ۔ اضعف من حجة نحوي

وله ايضا

اسمع مقالة ناصح ۔ جمع النصيحة والمقه

اياك واحذر ان تبيت ۔ من الثقات على ثقه

وله ايضا

اذا كنت في حاجة مرسلا ۔ وانت بها كلف مغرم

فارسل حكيما ولا توصه ۔ وذاك الحكيم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچہے ہیں وہ درمیان ۳۹۰ ہجری کے ری میں فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہیں کہ ماہ صفر ۳۶۹ ہجری میں درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہروں میں سے مشہور و معروف ہی ز آخرین زاید ہی

متنبّی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہیں کہ وہ بیٹا احمد بیٹا حسین بن مرہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کان کوفہ سے ہی لڑکپن میں درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام میں بہت سفر کیا علم ادب پڑہتا اور خوب اوسمیں ماہر ہوا یہہ شخص خوب جانتا تہا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجیبہ کی اطلاع رکہتے تہے جو بات اوس سے پوچہتے تہے جلد بتا دیا کرتا تہا کلام عرب مین یعنے نظم و نثر دونون مین مہارت رکہتا تہا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ ابو علی صاحب کتاب الیضاح اور تکملہ نے اوسے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے کلام عرب مین آتی ہین آتی ہین متنبی نے فی الفور جواب مین کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بہی سوا ان دو کے پاون مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حقمین یہہ کہتا ہو بس اوسکے کہنے کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہین اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی سے روایت کئے ہین وہ مرد تو اوسکے دیوان مین نہین پائے جاتے اور روایت باسناد صحیح متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر مین لکہتا ہون وہ یہہ ہین ؎

ابعين مفتقر اليك نظرتني فاهنتني وقذفتني من حالق

لست الملوم انا الملوم لانني انزلت آمالي بغير الخالق

متنبی کے اشعار مین لوگونکی کئی مذہب ہین بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہین اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہین — ابو العباس احمد بن محمد نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی مین ایک کونا باقی رہ گیا تہا اوسمین متنبی گہسا اور وہ راہ متنبی کے ہاتہہ آئی مین چاہتا تہا کہ اوسپر اون دو مضمونون سے سبقت لیجاؤن جو اوسنے یہہ کہے ہین ؎

رماني الدهر بالارزاء حتى فؤادي في غشاء من نبال

فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

في جحفل ستر العيون غباره فكأنما يبصرن بالآذان

لیکن یہہ دو مضمون بہی اوسنے نہ چہوڑے علمانے اوسکے دیوان کی بہت خدمت کی —
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کے ہو چکی ہین اور دیوان اوسکا بہت مشہور معروف
ہی حتی کہ ہندوستان مین بہی ہمارے زمانہ یعنے سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین داخل درس ہو کر
مدرسونمین لوگون کو پڑہایا گیا اور طلبا اوسکے حل اور مطالب فہمی کیطرف اسی زمانہ مین
بہت مائل ہین — ایک شخص مشایخ مین سے نقل کرتا ہی کہ مینے چالیس شرحین مطول اور مختصر دیکہی
ہین ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہین ہوئی اور سچ ہی بیشک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعرگوئی کے نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ مین ایک عکبری کی کلکتہ مین درمیان زبان عربی کے چہپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی مجتبی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد ابراہیم
بن مولوی محمد مدین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الورداپی نسبا و
البہاری وطنا نے دار الامارت کلکتہ مین اپنی تصنیف سے فارسی مین درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین چہپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب سنی لولو امیر حمص نایب اخشیدی نے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اور اوسکے متبعین جو امت مین اوسکے داخل ہوئی تہے بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کروا کر چہوڑ دیا سوا اسکے اور تاویلین
بہی اوسکے وجہ تسمیہ مین کی گئی ہین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعرگوئی مین
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ مین شعر کہنے مین نبی ہون
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری تا
ویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

ہجری میں مصر میں داخل ہوا وہاں جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے متنبی اس ہیئت سے جاکر کہڑا ہوا تہا اوسکے دونو پیروں میں موزے
تہے اور کمر میں تلوار لٹکتی تہی اور پٹکا بندہا ہوا تہا اور دو اوسکے غلام بہی پٹکے باندہے ہوئے تلواریں لٹکائے
ہوئے کہڑے تہے جب دربار میں اوسکے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اور
اوسنے ہجو اوسکی کی اور روز عید الضحی درمیان سنہ ۳۵۰ ہجری کے وہاں سے بہاگ گیا ہر چند کہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا بیان ہی کہ کافور
نے اوس سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کے حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
میں یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور کہینچتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص جو کہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر رات کو علما ہر حاضر ہوکر آپس میں
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی میں کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا اوسکے ہاتہہ میں کنجی تہے وہ
متنبی کے موتہہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہوگئے اسلئے متنبی خفا ہوکر مصر کیطرف نکل گیا وہاں جاکر
کافور کے مدح کے پہر وہاں سے کوچ کرکے بلاد فارس میں گیا
وہاں عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچہا انعام
پایا پہر وہاں سے مراجعت کرکے بغداد میں آیا پہر درمیان کوفہ
کے اتہوین تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثنار راہ میں فاتک بن ابو جہل
اسدی جمعیت سپاہ اوسے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اور یاروں کے تہے

چوتہی صدی کی شاعر

دونیز اوس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا مفلح قریب
ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے
کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیر عاقول کے واقع
ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی — ابن رشیق نے ایک کتاب بنام
عمدہ در باب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکہا ہی
کہ متنبی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکہا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا
ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین
ہمیشہ مذاکرہ کرینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین

فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی ‏ ‏ ‏ ‏ والسیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈاڑس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوسی حملہ مین مارا گیا اسی سے معلوم ہوا
کہ باعث اوسکے مقتول ہونیکی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد دلاتا نہ مارا جاتا
جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چہٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ
رمضان ۳۵۴ سنہ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹہوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان تین سو تین ۳۰۳ کے کوفہ مین بیچ
اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین
وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی
قبیلہ کا ہی — کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک
شام کی طرف اپنے بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجا ہی ابو الطیب نے پرورش پائی
چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر
یہہ ہین ؎

ای فضل لشاعر یطلب الفضل — من الناس بکرة و عشیا
عاش حینا یبیع فی الکوفة الماء — و حینا یبیع ماء المحیا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی عاوہیت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار کیا ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم و فتح حاء مہملہ او رشین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر مشہور یہہ شاعر شعراء امور اور اپنی زمانہ کے جیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف و عالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے کتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکہے ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین سے یہہ ہین

امیر العلی ان العوالی کواسب — علاك فی الدنیا و فی جنة الخلد
یمر علیك الحول سیفك فی الطلی — و طرفك ما بین الشکیمة و اللبد
و یمضی علیك الدهر فعلك للعلی — و قولك للتقوی و کفك للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتہہ بہت معارضہ اور جواب و سوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہوگیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا بہی تہا مینے اوسسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سر سفید نکلنے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مین اسسے بہت خوش ہون چنانچہ مینی اسکے حق مین شعر بہی کہے ہین مینے کہا کہ مجکو بہی سنائیی اوسنی یہہ شعر پڑہا

جوتہی صدیکی شاعر

رأیت فی الرأس شعرة بقیت سواد تهوی العیون رؤیتها
فقلت للبیض اذ تروعها باللّٰه الّا رحمت غربتها
فقلّ لبث السوداء فی وطن یکون فیه البیضاء ضرّتها

یہہ شعر پڑھکر اوسنے کہا کہ اي ابوالخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید وںمین ہو اوسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان ۳۹۹ھ ہجري کے یا ۴۰۰ھ ہجري کے یا ۴۰۱ھ کے درمیان حلب کے نوي برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیي بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات عربیہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریري کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابوالحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنے تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم ملیح اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبي کا اور لطائفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ مین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا لو کان طلق المحیّا یمطر الذهبا

والدهر لو لم يخن والشمس لو نطقت — والليث لو لم يصد والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم مین یہی ہین مگر یہہ شعر وہی شعر ابو العلا محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین

همذان لي بلد اقول بفضله — لكنه من اقبح البلدان
صبيانه في القبح مثل شيوخه — وشيوخه في العقل كالصبيان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہین کیا نظم اور کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۸ ہجری مین زہر دیکر مار ڈالا تہا روز جمعہ گیارھوین جمادی الاخر ۳۹۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سُننے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلدی دفن کر دیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سنی گئی صبح کو اوسکی قبر کہود دی گئی دیکہا کہ ڈاڑہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین آکر اوسنے جان دی

الشريف الحُسيني

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رسی مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہ انکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابو منصور ثعالبی نے کتاب يتيمة الدهر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی یہ

خليلي اني للثريا لحاسد — واني على ريب الزمان لواجد

ابنی جیبنًا اشملها وهی سنة　　　وافقد من احبته وهو ملحد

سوا اسکی اوربہی او سکیے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر اوسنے کہے ہین ؎

کانّ نجوم اللیل سارت نهارها　　　فوافت عشاء وهی انضاء اسفار
وقد خیّمت کی یستریح رکابها　　　فلا فلك جار ولا کوکب سار

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان ۳۴۵ ہجری کے فوت ہوا اور سوا اوسکے اورون نے بہی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اور پچہواڑے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر اوسکی چونسٹہہ برس کی تہے

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر اور عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بہی اون لوگون مین سے جنہون نے ہزلی اور بد گوئی اشعار مین کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچہے مداحین مین سے ایک یہہ بہی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے الیسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے بہت نادر ہین انمین ابو الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معدّ عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقاله واعتذاره　　　واقلناه ذنبه وعثاره
والمعانی لمن عنیت ولکن　　　بك عرّضت فاسمعی یا جاره
من تراه یه انّه ابد الدهر　　　تراه محللا ازراره
عالم انّه عذاب من الله　　　متاح لاعین النظاره
هتك الله ستره فلکم　　　هتك من ذی تستّر استاره

سحرتني الحاظه وكذا — كل مليح الحاظه سحارة
ما على موثر التباعد والاعراض — لو آثر الرضا والزيارة
وعلى انني وان كان قد عذب — بالهجر موثر اشارة
لو ازل لا عدمته من حبيب — اشتهي قربه والى نفارة

مستجائی سے مدح شروع کیے

ولم يدع للعزيز في ساير الارض — عدوا الا واخمد ناره
كل يوم له على نوب الدهر — وكر الخطوب بالبذل غارة
ذو يد شانها الفرار من البخل — وفي حومة الندى كراره

یہہ چہہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہین او سکے سب شعر بہت جید ہین اس شاعر کا طریق صریع الدلا و نصار بصری کے اسلوب پر ہی مصر مین مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہون اور روسا مین ہین — معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کے مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹے عزیز اور حاکم بن عزیز اور سپہ سالار مسمی جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار مسبحی نے درمیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۹ ہجری مین فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹہرایا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر بتلاتے ہین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر مین مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب مین بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور بڑا لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہین نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسکے باپ کے وہ

والی ہوا — عزیز کا بہی بہت اچھے اشعار ہین ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکے شعر اور قطعے لکہے ہین — تیمم مذکور سکے یہہ شعر ہین

همّت تقبّله عقارب صدغه فاستل ناظره علیها خنجرا
والله لولا ان یقال تغیرا وا صبا وانکان التصابی اجدرا
لاعدّت تفاح الخدود بنفسجا لثما وکافور الترائب عنبرا

وله

اما والذي لا یملك الامر غیره ومن هو بالسرّ المکتّم اعلم
لئن کان کتمان المصائب مؤلما لاعلانها عندي اشدّ والم
وبي کلّ ما یبکي العیون اقله وان کنت منه دائما اتبسم

یہہ شعر بہی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وکما یملّ الدهر من اعطائه فکذا ملالته من الحرمان

شعراء سکے سب اچھے ہین اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۸۰ ہجری ہین وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچا زاد بہائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہین تہا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف مین یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ مین یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعرگوئی کے تہا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور پرمضمون ہونیمین شہرت رکہتے ہین اسطرح کی خصلتین بجز اوسکے شعرون کے قبل اوسکے کسیکے شعر ونمین نہین مجتمع ہوئین مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار مین بہی یہہ صفات پائی جاتی ہین لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی — اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتہی صدی کی شاعر

ایک بادشاہ سی شروع ہوا یعنی امرأ القیس سی اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنی ابو فراس پر — متنبی بہی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعر اور یکتائی کا قایل تہا اور اوسکی مدح متنبی سے نہ بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہین کرسکے یعنی اونہنے کسر نفسی کی سبب سے اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تہے اونکی مدح کی — اور سیف الدولہ ممدوح متنبی کا ابو فراس کے خوبیون اور خوش گفتاری سے بہت تعجب کیا کرتا تہا اور اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تہا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکہتا اور پرگنات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تہا — رومیون سے کسی لڑائی مین اوسکو اس حالت مین کہ وہ مجروح تہا قید کیا تہا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تہا کہ پہال ل اوسکی ران مین رہ گئی تہی — پہلے خرشنہ مین گیا پہر قسطنطیہ مین مقید رکہا یہہ واقعہ سنہ ۳۴۸ مین گذرا یہہ حال ابو الحسن زراد دیلمی سے بیان کیا ہی اوسکو لوگون سے نے غلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان سنہ ۳۴۸ ہجری کے مغارۃ الکحل مین قید ہوا تہا خرشنہ مین قید نہین ہوا خرشنہ ایک قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچی جاری ہی — اور دوسری دفعہ رومیون سے درمیان ماہ شوال سنہ ۳۵۱ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور قسطنطنیہ مین اوسکو لے گئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکہے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر مین تہا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین —

قد کنت عدتی التی اسطو بہا ۔ ویدی اذا اشتد الزمان وساعدی
فرمیت منک بضد ما املتہ ۔ والمرء یشرق بالزلال البارد

ولہ ایضا

چوتھی صدیکی شاعر

اساء فزادته الاساءة حظوة　حبیب علی ما کان منه حبیب

یعد علی الواشیان ذنوبه　ومن این للوجه الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لا من مدامته　ومال بالنوم عن عینی تمایله

فما السلاف دهتنی بل سوالفه　ولا الشمول ازدهتنی بل شمائله

الوی بعزمی اصداغ لوین له　وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو درمیان ۳۵۷ھ ہجری کے غلامون نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکھے ہوئے پاۓ ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑھی

ابنیتی لا تجزعی　کل الانام الی ذهاب

نوحی علی بحسرة　من خلف سترك والحجاب

قولی اذا کلمتنی　فعییت عن رد جواب

زین الشباب ابو فراس　لم یتمتع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابو فراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابو المعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلاکر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابو فراس کو راہ مین قتل کیا - اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابو فراس روز چہار شنبہ آٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷ھ ہجری کو بیچ ایک گانون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابو المعالی بن سیف الدولہ اور ابو فراس مین ہوئی تہی مارا گیا بعد مقتول

ہمدانی نے کہ اوسکا سر کاٹ کر ابوالمعالی اپنی ساتھ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسی
جنگل میں پڑا رہا یہانتک کہ عربوں نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا۔ ابوفراس سے
ابوالمعالی مذکور کا ماموں تہا کہتے ہیں کہ جب ابوفراس کی والدہ کو اوسکے
مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم میں ایسی گئی اپنے موںہہ پر مارے
کہ ایک آنکہ اوسکی نکل پڑی۔ بعضے یہہ کہتے ہیں کہ قرعویہ غلام نے جب ابوفراس
کو قتل کر لیا اوسوقت ابوالمعالی کو خبر پہونچی مگر بہت افسوس کیا اور ہدایت
اوٹہائی ہے کہتے ہیں کہ پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۰ ہجری کے ہوئی تہے
واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود غاربی المعلا ابوالحسن بن کامل حنفی ہی وہ کیت ابن شحنہ مشہور
ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچھے اشعار اوسکے
بہتیجے نے میری نسبت بہت پڑہی تہے ایک بلی کی حقیں یہہ شعر اوسنے ہنسے
کے طور پر کہے ہیں۔

وقطة كانت كامل الحسن صائد — وفي عزمه واللون يشبه عنترا
يفوق على قط الزباد تفضلا — ومن سمته تشره الملك عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہ کر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کر کے وصیت کی
تہی کہ میری قبر میں لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہیں۔

الهی قد نزلت بضيق لحد — یا وزار تعال مع عيوب
وعفوك واسع وحماك حصن — وانت الله غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ [illegible] ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

چوتھی صدی کی شاعر

پڑھتا پڑھاتا تھا اوسپر بھی غلطی زبان مین نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کہلا دیا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان سنہ ۴۱۳ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عبادہ

یہہ وہ شخص ہی جسنی خوارزمی رافضی کی دو شعرونمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تھا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تھا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تھا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ اور نظم فصیح اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تھا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو بیجا نا کہین چاہتا تو چار سو اونٹ کی اونکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تھی اور فضلاء اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تھا اوسکا یہہ مقولہ تھا کہ صبح کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بھائی عسلما کا مثل اونکے بھائیون کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹھتے بیٹھتے کچھہ تکلف نہ کرتا تھا اوسکی تصنیفات سی ایک رسالہ سنجریہ بھی ہی جسمین بعض بھائیون کی ہجو کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والراقصات الی منی ... بان مودات العدی لیس تنفع
ولو انني داریت دهری حیة ... اذا استمکنت یوما من اللسع تلسع

ولہ ایضا

عیشاً لنا بالابرقین فابدت ... ایامه وتجددت ذکراه
والعیش ما فارقته فذکرته ... لهفا ولیس العیش ما تنساه

خاندان دیلمیہ سے یہہ بہت اچھا موتی تھا گذرا ہی بروز جمعہ نزدیک غروب شمس کے چھٹے تاریخ ماہ صفر سنہ ۴۳۳ ہجری میں فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان بن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر میں اوسکے حق میں یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تھا اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکہتا تھا اوسکے وقت میں کوئی اوس سے رتبہ زیادہ نرکہتا تھا اوسکے شعر بہت نادر ہیں تمام شعرا اوسکے ذہن اوسکے ذہن کے مقابلہ میں مثل غلاموں اور تابعداروں کے تھے اوسکا دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سے ہی جسمیں متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہیں اوس کتاب کا نام منصف رکہا ہی اوسکی زبان میں عجمیت بہی تہی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تہے یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہیں ~

سلا عن حبك القلب المشوق ... فما یصبوا الیك ولا یتوق
جفاؤك كان عنك لنا عزاءً ... وقد یسلی على الولد العقوق

قوله ایضا

وخان قد بعد اللقاء فود نا ... باق ونحن على النوى احباب

چوتہا حصہ عربی کی شاعری

کم قاطع للوصل یؤمن ودّہ ‌‌‌‌ ومواصل بودہ مرتاب

واله ايضاً

لقد شمت بقلبی ‌‌ لا فرج اللہ عنہ

لوملتہ فی ہوای ‌‌ فقال لا بد منہ

ابو بکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف
انکہو نسی اندہا نہروانی یعنی الانہروان کا شاعر مشہور ہوا شعر ابو محمد بن یحییٰ ابو عمر و دوری مقری
— اور حمید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل
حسانی سے اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور
ابوالحسن خراجی قاضی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہ سنے اوس سے روایت کی ہی
امام معتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی
بہت کہی ہین اور ایک بلا اس شاعر کا پلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ
بلا ہمسایون سے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلیے کسینے اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی
اسلیے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن
معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلی کیطرف
اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تہا — اور
حماد لغوی اپنی کتاب خصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ محبی ابو الحسن مرزبانی
نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابو بکر بن علاف
ضریر کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہو گئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اوسکے جڑونمین بہس بہر دایا تہا اسلیے ابو بکر سینے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلی کی طرف منسوب کیا واقع مین وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت اچہی نفیس تہہ شعرا وسکے ہین لسبب طول ہونیکے سب نہین لکہ سکتا ہنہین تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہین ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا هر فارقتنا ولم تعد ۔ وكنت عندي بمنزلة الولد

فكيف تنفك عن هواك وقد ۔ كنت لنا عدة من العدد

تطرد عنا الاذى وتحرسنا ۔ بالغيب من حية ومن جرد

وتخرج الفار من مكامنها ۔ ما بين مفتوحها الى المنسد

يلقاك في البيت منهم مدد ۔ وانت تلقاهم بلا مدد

اوسینے درمیان ۳۱۸ یا ۳۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرۃ الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ جمادی الاولی ۳۳۹ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا ہے وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ماہیہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل و عیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو نہایت تنگی اور مفلسی مین تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو سفر مین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جا کر گوشت کہانی کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

بہت تنگ اور مفلس تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے سہ

الا موت یباع فاشتریه | فهذا عیش مالا خیر فیه
الا موت لذیذ الطعم یاتی | یخلصنی من العیش الکریه
اذا ابصرت قبرا من بعید | وددت لو انی مما یلیه
الا رحم المهیمن نفس حر | تصدق بالوفاة علی اخیه

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بہی مسافر تہا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تہا بہر کیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسرے مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکاکر اوسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت اور نصیب نے بہت ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا تہا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکہہ کر اوسکے پاس بہجوا دیئے سہ

الا قل للوزیر فدته نفسی | مقالة مذکر ما قد نسیه
اتذکر اذ تقول لضنک عیش | الا موت یباع فاشتریه

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فوراً وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکہہ بہیجی

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة
مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا مثل ایک دانہ جسنے
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء
اگین سات بالین ہر بال مین ایک سو دانہ ہین اور اللہ دو چند کرتا ہے جسکی خاطر چاہتا ہے

پھر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی یہ کہتے ہیں کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنائے ؎

رق الزمان لفاقتی	ورثی لطول تحرقی
فانالنی ما ابتغیه	وحاد عما اتقی
فلأصفحن عما اتاه	من الذنوب السبق
حتی جنایته بما	صنع المشیب بمفرقی

وله ایضا

قال لی من احب والبین قد جدّ	وفی مهجتی لهیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی	قلت ابکی علیک طول الطریق

تفصیلیں وزیر مہلبی کی بہت ہیں پیدایش اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو سنہ ۲۹۱ ہجری میں درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان سنہ ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ میں انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھاکر بدھ کی رات کو پانچویں تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد میں پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ میں مدفون ہوا

ابو عبد اللہ

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب وشاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تھا لیکن اپنی فن میں یگانہ آفاق تھا کوئی اوسپر اوس طریقہ میں سبقت نہ لے گیا تھا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شیرین اور بے تکلف اوسکے اشعار ہوتے تھے — اوسنے خلیفہ مامون — اور امراؤں — اور وزرا — وغیرہ کی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد میں پایا جاتا ہی اور سب میں ہزل

چوتھی صدی کی شاعر

اوربی یہودگی پائی جاتی ہی مگر جید شعروں مین خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی — وہ محتسب بغداد کا
تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جا ابو سعید اصطخری فقیہ
شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اونکے
لکہنے کی اسجا کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعر گوئی مین مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا
مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک ان
دونون مین سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعروں مین سے
یہہ شعر ہین ؎

یا صاحبیّ استیقظا من رقدۃ — تزدی علی عقل اللبیب الاکیس
ھذی المجرۃ والنجوم کانہا — نہر تدفق فی حدیقۃ نرجس
ورای الصبا قد غلّست بنسیمہا — فعلام شرب الراح غیر مغلّس
قوما اسقیانی قہوۃ رومیۃ — من عہد قیصر دنہا لم یدنس
صرفا تضیف اذا تسلط حکمہا — موت العقول الی حیاۃ الانفس

یہہ شاعر بروز سہ شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل
ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت
علما اور فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے
کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر
رکہا اوسپر بہت گانو بستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر
فوت ہوا جنازہ اوسکا وہان سے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض
کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کی طرف
دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وَکَلبُہُم بَاسِطٌ ذِرَاعَیہِ بِالوَصِید

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعرا شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعد اوسکی مرنے کے اوسکے ایک شخص نے خواب مین دیکھا چنانچہ اوسسے پوچھا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسنے یہہ شعر پڑہا ~

افسد سوء مذهبي	في الشعر حسن مذهبي
لو يرض مولای علی	سبي لاصحاب النبي

ابو سلیمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین ازانجملہ ایک کتاب غریب الحدیث — ایک معالم السنن شرح سنن ابو داؤد کی — اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی — اور ایک کتاب الشجاج — اور ایک کتاب شان الدعا — اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار — اور ابو جعفر رزاز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوس سے روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال مع ان اشعار کے لکہا ہی ~

وما غمة الانسان في شقة النوى	ولكنها والله في عدم الشكل
واني غريب بين بست واهلها	وان كان فيها اسرتي وبها اهلي

وله ایضا

شر السباع العوادي دونه وزر	والناس شرهم ما دونه وزر
كم معشر سلموا لم يؤذهم سبع	وما ترى بشرا لم يؤذه بشر

وله ایضا

وقد

چوتھی صدی کی شاعر

نسامح ولا تستوف حقك كله ۔۔۔ وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل فی شیٔ من الامر واقتصد ۔۔۔ كلا طرفی قصد الامور ذميم

سوا اسکے اور بھی شعر صاحب یتیمۃ الدہر نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام کے علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تھا اور تدریس اور تالیف میں بھی مثل اوسکے تھا ۔ اوسنے درمیان ماہ ربیع الاول ۴۰۸ھ کی شہر بست میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکھا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی الاصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسمین پیدا ہوا اوسیمین پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب کا شیخ تھا ابوالقاسم جنید کی صحبت مین بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت مین صلحا رہتے اونکے پاس رہتا تھا ابتداء حال مین دیناوند کا حاکم تھا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے حکومت سے توبہ کرکے فقیر ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکھوں مین نمک کی سلائیان ڈالین تاکہ عادت بیداری کی پڑجاوے یہہ شخص شرع شریف کی بہت تعظیم کرتا تھا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے مین کرتا اور یہہ کہا کرتا تھا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بھی ضرور ہی کہ مین اسکی تعظیم کرون آخر عمر مین یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تھا

وكم من موضع لومت فيه ۔۔۔ لكنت به نكالاً فی العشيرة

ایک روز اپنے پیر شیخ جنید کی خدمت مین جاکر یہہ شعر ہاتھ کی تالیان بجاکر سنائے

عوّدونی الوصل والوصل عذب ۔۔۔ ورمونی بالصد والصد صعب
زعموا حين ازمعوا ان ذنبی ۔۔۔ فرط حبی لهم وما ذاك ذنب

ولا وحق الخضوع عند التلاقي ... ما جزا من يحب الا يحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ؎

وتمنيت ان اراك فلما ... رايتكا غلبت دهشة السرور فلم املك البكا

خطیب اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجھسے یہہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کا اِس ادہر سکی گہر مین کیا تہا وہ شوق مین آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تہا ؎

على بعدك لا يصبر ... من عادته القرب

ولا يقوى على هجرك ... من تيمه الحب

فان لم ترك العين ... فقد يبصرك القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مجھسے ابو سعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجھسے طاہر ختعمی نے بیان کیا اوسنے کہا کہ سلمیر شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ؎

مضت الشبيبة والحبيبة فانبرى ... دمعان في الاجفان يزدحمان

ما انصفتك الحادثات رمينني ... بمودعين وليس لي قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد مین وفات پائی اور مقبرہ خیزران مین مدفون ہوا عمر اوسکی ستاسی برس کی ہوئی کہتے ہین کہ پیدایش اسکی سامرہ مین ہوئی ہی ۔ شبلی کسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بڑی سمرقند کے ماوراءالنہر اور دیار ند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری کندی رفا موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن مین درمیان شہر موصل کے ایک دوکان مین رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتہی صدی کی شاعر

شایق تہا نظم و نثر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسیلئی اوسکی شعر بہت اچہے ہونیلگے
اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین
آیا وہان آکر اوسکی مدح کی تا حین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی مقیم رہا بعد اوسکی وفات پانے
کے بغداد مین چلا گیا اس شہر مین جاکر وزیر مہلبی کی اور روسا اوس شہر کی مدح کی اسی سبب سے
شعر اوسکا رایج اور مشہور ہوگیا درمیان اوسکی اور درمیان ابوبکر محمد اور ابو عثمان سعید کی بہت
جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دو شخص ہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونو کی بہت ہجو کی
ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعرا اور استادون کے اوسنے
پڑہکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسیلئی اون دونونسی نہ بنتی تہی
— اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری
اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور
دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جابجا ہی چونکہ ثابت کی ہی اسلئی بہت اضافہ
اوس دیوان کی شرح کئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور یعنی سری بہت
شیرین گفتار نمکین گفتگو شاعر دلپسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا
اسکی سوا اوسکو اور طرح پسند نہ تہی اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —
قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئی تہے بعد اوسکی مرنے کے
جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولبیب نے جو ہنرمندون
مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وكانت الابرة فيما مضى — صائنة وجهي واشعاري
فاصبح الرزق بها ضيقا — كانه من ثقبها جاري

چوتھی صدی کی شاعر

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ـ

یلقی الندی برقیق وجہ مسفر ... فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا

رحب المنازل ما اقام فان سری ... فی جحفل ترک الفضاء مضیقا

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کئی ہین ـ

الستنی نعما رایت بہا الدجی ... صبحا وکنت اری الصباح بہیما

فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا ... قد کان یلقانی العدو رحیما

اس شاعر کا دیوان تمام بہت اچہا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی ـ اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچہہ اوپر تین سو ساٹہہ ۳۶۰ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی اوسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسے مین نے اردو ترجمہ کیا ـ بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۶۲ سنہ ہجری کی مرا ـ اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۴۲ سنہ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہو گیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسی پر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارہ فی اخبار الشعرا اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام و بندوبست رعایا مین اور ایک انشا جسمین اوسنے خط لکہا جو عبد اللہ ابن معتز

کو بہیجے تہے لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعة والفصاحة ہی وہ شاعر لطیف نیک مقاصد تہا شعر بنانا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

واحربا من فراق قوم	هم المصابیح والحصون
والاسد والمزن والرواسی	والامن والخفض والسکون
لم تتنکر لنا اللیالی	حتی توفتهم المنون
فکل نار لنا قلوب	وکل ماء لنا عیون

وله ایضاً

ان الامیر هو الذی	یضحی امیرا یوم عزله
ان زال سلطان الولایة	لم یزل سلطان فضله

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۷ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات [illegible] تاریخ ماہ شوال سنہ ۴۰۵ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا — بسبب چہپ چکنے تیسری صدی کی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزبیدی

وہ ابو بکر محمد بن حسن ابن عبید اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکا نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی — اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب مین اوائل نحویون اور لغویون کا

حال ہی جو شرق کی جانب اور اندلس میں ابو سوده دری کے زمانہ سے اوسکی اوستاد ابو
عبد اللہ نحوی رباحی تک گذری ہیں سب لکھے ہیں — اور ایک کتاب اوسنے ابن
مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تھے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا
نام ہتک ستور الملحدین رکھا ہی — اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ میں اوسکی تصنیف سے
ہی یہہ کتاب نہایت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو میں اوسنے تصنیف کی ہی کہ
ایسی کتاب کسینے نہیں بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے کے ولی عہد
ہشام موید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تھی اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو
پڑہائی اوسی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے یہہ اوسکی تعلیم کی سبب
بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسی واسطے وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور بڑا
شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق میں اوسنے یہہ شعر کہے ہیں —

ابا مسلم ان الفتی بجنانه — ومقوله لا بالمراکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامة — اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی — ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت
کو جو اشبیلیہ میں تہی بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی
رخصت وہاں جانے کی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسنے یہہ شعر کہے
اور اوس لونڈی کے پاس بہیجے —

ویحک یا سلم لا تراعی — لا بد للبین من زماع
لا تحسبینی صبوت الا — کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب — اشد من وقفة الوداع

ما بينها والحمام فرق — لولا المناجات والسواع

ان يفترق شملنا وشيكا — من بعد ما كان واجتماع

فكل شمل الى افتراق — وكل شعب الى انصداع

فكل قرب الى بعاد — وكل وصل الى انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر سنہ ۳۷۹ تین سو اناسی میں وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی تہی ترسٹھ ۶۳ برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخزی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور ماں اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطے دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخزی رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب کے آس پاس رہا کیا اپنے زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈیوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہون چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون وہ میری پاس آوی والا نہ کچہہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

اقا ہے پوچہہ آکر اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف ہے یا دہون یا مردون کی تصنیف سے
دربان پہر گیا جو اوسنے کہا تہا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص بیشک
ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاو چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا ۔ ابوبکر
مذکور کا ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور چند رسالے بہی اوسکی تصنیف سے ہین اوسکا ذکر
ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر مین سے

یا من یحاول شرب الراح لیشربها ۔ ولا یفک لما یلقاہ قرطاسا
الکاس والکیس لم یقض امتلاؤهما ۔ ففرغ الکیس حتی تملا الکاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت
لی پہر کہین نہین گیا اوسیجا ئی جان بحق دریان نصف ماہ رمضان شریف سنہ ۳۸۳ ہجری کو ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالفرج معالی بن زکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور
بنام ابن طراری کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی
وہ ہر فن جانتا تہا ۔ ابن جنید کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت
کرتا ہی اور اوسی بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن عمر نوح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرج
مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسیجا ئی علما اور ادبا کا اکہاڑہ
ہو رہا تہا سب نے اوسے پوچہا کہ کونسے علم مین ہم تجہسے بحث اور مذاکرہ کرین ابوالفرج
مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سیکڑون قسم
ولونع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بہیجدیجیے وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر
اوسکا ہاتہہ جا پڑے اوٹہا لاوے اور ہمکو دیکہیے ہم دیکہین کہ کس علم مین وہ کتاب
ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے گی یہہ بیان کرکے ابن نوح

چوتھی صدی کی شاعر

یون کہتا ہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتا ہی کہ ابو الفرج مذکور کو تمام علوم مین دست قدرت تھے
لیکن اس بندہ کریم الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے
تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تھے اور اوسنے یہہ دعوی
کیا تھا دیکھا ہوگا مگر ابن خلکان نے نہین لکھا والا نہ ابن روح سے یہہ بعید تھا کہ فقط
ابو الفرج کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے
یہہ شعر ہین ؎

الا قل لمن کان لی حاسدا	اتدری علی من اساءت الادب
اساءت علی اللہ فی حکمہ	لانک لم ترض لی ما وھب
فجازاک عنہ بان زادنی	وسدت علیک وجوہ الطلب

ابو الفرج مذکور کی چند تصانیف علم ادب وغیرہ مین ہین پیدایش اوسکی معرات کے روز
ساتوین تاریخ ماہ رجب سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹھارہوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰
مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی
یعنے نان بائی کے مشہور تھا یہہ شخص امی محض تھا اوسنے حروف ہجا بھی نہ پڑھی تھے
درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تھا اور اپنی دل سے شعر بناکر
لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تھے
اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہوکر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تھے اور سب
تعجب کرتے ابو الحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف
ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین پڑا رہا کرتا تھا

چوتہی صدی کی شاعر

اوسینے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی — نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا — خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا — اور مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا جریری — اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعے لکہے ہین ازانجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی هل ابصرتما او سمعتما	باکرم من مولی تمشی الی العبد
اتی زائرا من غیر وعد وقال لی	اعیدک من تعلیق قلبک بالوعد
فما زال نجم الوصل بینی وبینه	یدور بافلاک السعادة والسعد
فطورا علی تقبیل نرجس ناظر	وطورا علی تعضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۴۳۱ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دی گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابوالفرج اور نام عبدالواحد بیٹا نصر ابن محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان یتیمة الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندہ کان نصیبین سے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجری جو اوسمین اور اسحاق صابی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے خوف طوالت ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اکتست وجناته	خلع الملاحة طرزت بعذاره
لما انتصرت علی الیر جفانیه	فالقلب کان القلب من انصاره

چوتہی صدیکی شاعر

كملت محاسن وجهه فكانما ۔۔۔ اقتبس الهلال النور من انواره

واذا الحّ القلب فی هجرانه ۔۔۔ قال الهوى لابد منه فداره

الکثر شعر ابو الفرج مذکور ہیکے جیدہین اوسکا قصد اوسکی اچہی ہین سیف الدولہ
بن حمدان کی خدمت مین بہت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا
جمعہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۰ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابو الحسن

علی ابن عبد العزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا
شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہار کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی
کہ دیوان شعر کا بہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یگانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد تک علم
شہسوار لشکر شعر کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم متفرقہ اور
ادب اتنا کچہہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بیبدل ہوگیا اوسکی قطعی
بہت اچہی سب تحفہ مین یہہ دو شعر اوسکے ہین ؎

قد برّح الحبّ بمشتاقك ۔۔۔ فاوله احسن اخلاقك

لا تجفه وارع له حقه ۔۔۔ فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہی جسمین متنبی کے مخاصمونکا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب
الوساطه بین المتنبی وخصومه ہی اسس کتاب کے دیکہنے سے اس شخص کا فضل اور علم معلوم ہوتا ہی
اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی ۔۔ حاکم ابن عبد الله نے
درمیان تاریخ نیشاپوری کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶
ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا ۔ اور بعضے سنہ ۳۳۷ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بچہ نابالغ
تہا جب فوت ہوا مگر قول اول صحیح ہی تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لاکر دفن کیا

البسامی

ابو الحسن علی بن محمد بن منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی یہہ شخص بہت شوخ طبع ہو نہہ بہت اور ہجو کرتا تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر و وزیر اور چہوٹا بڑا تک نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ بیٹے ہی اوسنے ہجو کی ہی اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبے اور اہلبیت اپنے کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر ہاجی نے اپنے باپ کی ہجو مین کہے ہین ؎

هبك عمرت عمر عشرين نسرا	اتری اننی امرتا و تبقی
فلان عشت بعد موتك يوما	لاشقن جيب مالك شقا

ولہ

اقصرت عن طلب البطالة والصبا	لما علانی للمشيب قناع
لله ايام الشباب ولهوه	لوان ايام الشباب تباع
فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوی	ما فيك بعد مشيبك استمتاع
وانظر الی الدنيا بعين مودع	فلقد دنا سفر وحان وداع
والحادثات موكلات بالفتی	والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر سنہ ۳۰۲ یا سنہ ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچہہ اوپر ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلا شاعر مشہور وہ اچہی عمدہ شاعر سے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالین بہت قصیدے [illegible]

لکہے ہین وہ علم کلام بہت جانتا تہا اوسنے علم کلام یعنے عقاید ابوسہل اسماعیل
ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑہا تہا سات متکلم بڑے جلیل القدر جوگذرے ہین ایک
اونمین سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابین بہی بہت ہین دادا اوسکا ایک
غلام مملوک تہا حلا اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندی اسکی
مشتاق ہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان مین درمیان حلب کے
وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دیئے اوسنے اوسکی ساتہہ
بہت کیا تہا ؎

اودع لا انی اودع طایعا — واعطیت الدهر ماکنت مانعا
وارجع لا الفی سواد الوجه حبا — لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا — فنستودع الله العلا والصنایعا
رعاك الذي يرعى بسيفك دمه — ولقاك روض العيش اخضر يانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہین درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کے اوسنے وفات
پائی پیدایش اوسکی درمیان ۲۰۸ سنہ دوسو آٹہہ کے ہوئی ہے

الزاہی

ابوالقاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام زاہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر
مداح بہت خوب ہی اوسکے نادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے
یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا
اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعۃ الربیع کے تہی — اور عمید الدولہ ابو سعید
عبدالرحیم نے طبقات شعرا مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ
ماہ صفر ۳۱۱ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الاخر ۳۵۲ سنہ ہجری کو

فوت ہوا درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا جا بیت اوسکی بہت مشہور ہی اکثر اوسکی شعر اہل‌بیت کے حق مین ہین — اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ رؤسا کے بہی مدح مین ہین

یہہ شعر اوسکی مین سے

صدودك للهوى هتك استتاري — وعاونه البكاء على اشتهاري
ولو اخلع عذاري فيك الا — لما عاينت من حسن العذار
وكم ابصرت من حسن ولكن — عليك لشقوتي وقع اختياري

وله ايضا

ومدامة اصبابها في كاسها — نور على فلك الاصابع بازغ
رقت وغاب عن الزجاجة لطفها — فكانما الابريق منها فارغ

وله ايضا

وبيض لحاظ والجفون كانما — هززن سيوفا واستللن خناجرا
تصدين لي يوما بمنعرج اللوى — فغادرن قلبي بالتصبر غادرا
سفرن بدورا وانتقبن اهلة — ومسن غصونا والتفتن جاذرا
واطلعن في الاجياد بالدر انجما — جعلن لحبات القلوب ضرائرا

یہہ مضمون بہت عجیب ہی اگرچہ چند سوا اوسکی اور شعرا نے بہی اوسکو باندہا ہی لیکن یہہ صورت اور انداز نہہ ہر کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — زاہی ایک گانو دیہات نیشاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے زاہی کہتے ہین اور لوگ بہی اوسکی طرف بہت منسوب ہین

تمام ہوا صدی چوتہی کے شعرا کا بیان تمام

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

پانچوین صدی کی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدی مین وفات پائی ہی یا اگر اس صدی مین زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابوالوفاء الفروخی

باخرزی درمیان اپنے تذکرہ دمیۃ القصر کی کہتا ہی کہ وشاف اصفہانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر مسمی بہرام طباخ کے حق مین پڑہ کر سنائی تہے درمیان سنہ ۴۵۰ ہجری کے وہ یہہ ہین ؎

اقل عن صلف لم توت عن سلف ۔ والق الانام علی قدر ومعرفة
فان والدك الطباخ اعرفه ۔ فالمتر حديثك عن قدر ومعرفة

واضح ہو کہ دمیۃ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی جسکا ذکر آگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی بہی دیکہا اور اوسی سے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہی میری اوستاد خواجہ مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گو خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حال مین یہہ لکہا ہی کہ باب ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کی اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور چقماق شعر کی اوسکی لیے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سے ہی اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان سنہ ۴۶۳ ہجری کے یہہ مدح کہی تہے ؎

يمينك ابدي العارضين سحابا ۔ وعزمك امضى الصارمين ذبابا

وانت اعم الناس طولاً وسود داً　　واطیبهم خیر ثومة ونضاباً

واسرعهم فی النائبات اغاثة　　واعهم یوم العطاء حباباً

یهہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارسوی اسینے یہہ نظام الملک کی مدح اشنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ سنہ ہجری مین اس قصیدہ سے کی تہے یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی — اوس قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین سہ

اذا عام خضراء الوغی لطریدۃ　　تقاطر منها النصل والخیل والری

وان ظمئت لله خیل اخا فہا　　لیسقی ظماہا فی نجیع من العدی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ درمیان ملک شام کے تہا ماہ صفر سنہ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنی اوسنے پڑا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی سہ

الشوق فوق بین الجفن والوسن　　والسقم اثوفی روحی وبدلی

نظامی تبریزی

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ی ایک شخص کی حاکم رحبہ نے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سے نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا گیا پہر تنگ اور مفلس ہو گیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشاپور مین بنایا تہا درس دہی اطفال پر مامور کیا گیا اسکا یہی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صدیکی شاعر

باخرزي کهتاهي که اوسنے نظام الملک کے روبرو مجلس مین یهه اپنی شعر پڑهکر سنائي تهے وه یهه هین سے

انّ من ایقن ان لم تجده | زخرف الدّنیا سوی الذکر الحسن
کان سبط الکف طلقا | کالاهل الصّاحب الفرم الحسن

اور یهه بهی پڑهي تهے

احنّ الی ارضي وغیر عجیب | فکم حن للاوطان قلب غریب
وحبّ لي تباشیر الصّباح کانّها | لقد اخذت من غربتي نصیبي

الموفّق

باخرزي کهتاهي که موافق ابن خلیل بن احمد شیباني ایک شاعر هي جو صاحب نظام الملک حسن طوسي کی مدح کرتا هی یهه شاعر باخرزي کی معاصرین مین سے تها اوسکی یهه شعر هین سے

دعتني وعلمي والتّقی ومناسکی | لنا انا في دهري انیس العواتك
وان لتشهي عن فاوقصفاولذة | فتنبي الی غیري فلست هنالك
ولست اروم الرّوم والرّبح والدّهي | واوراهها غیري فلست کذلك
الی الله لی الا التمسك بالتّقی | ومدح نظام الملک صدر الممالك

احمد بن محمّد

باخرزي کهتاهي که احمد بن محمد سوري ادیب هي یهه بهي نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیاهي اوسکا قصیده رائیّه دیکهنے مین آیا اچهاهي اوسکی شعر یهه هین سے

اطلع النّاس وجهه قمرا | بطرفه قلب ذي التّقی قمرا
لبستان حسن ارسلت مبسمه | لیس في صحن حدّه الزهرا

ما خلق اللہ مثلہ لبشرا　　　بشرہ ظل تعین البشرا

ناصر بن سلمہ

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح میں لکہا تہا اوسمین سے یہہ تین شعر میں نے لکہہ لئے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالین نہ نسب اور نہ اونکا حال اور نہ پیدایش یا وفات کچہہ نہین باخرزی لکہتا ہی کہ اسطرح کا تذکرہ کبہی مفید نہین ہوتا ہے

نلا قطعت الیک کل تنوفۃ　　　زوراء ذات سہولۃ وحزون

تشکو النعام بہا حفی اظلافہا　　　والعین جدب مسارح وعیون

بوصف مامون الکلالۃ شملۃ　　　موسومۃ بلظی الھجیر امون

فناخسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فناخسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ — میری سامنے ابو الفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کے شعر پڑہے اور کہا کہ وہ اپنی زندگی مین ہی سیف الدولہ ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان ٢٤٣ ھ سنہ ہجری کی ہے اوسکی شعر یہہ ہین

ما علتی والشباب یسعد لی　　　ان لا اکون المقنع البطلا

احی تقبل الاعراب سنتنا　　　وکن کشانور فی الذی فعلا

ولا تخف فالسماء لو علمت　　　انا غضاب لامطرت لہبا

فخلہا والفجاج خابطۃ　　　براکبیہا الوہاد والقللا

حتی تنال العلی تغبطہا　　　بوجدہا او تصادف اجلا

وکل من بات دون بغیتہ　　　مشمرا نحوہا فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجبی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سُنائی تہے وہ یہہ ہین ؎

یا علی بن عبد اللہ باللہ العظیم ۔۔۔ وضعت فی الکون اخلاقك من در النسیم

تکونت ابا الطیب من ماء النعیم ۔۔۔ فلهذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی ـ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکہا تہا ور سنہ ٤٤٠ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجکو مستعار دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ سے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروا دی اوسنے جو آپ اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین ؎

قالوا المشیب فقلت صبح ۔۔۔ قد تنفس فی غیاهب

او کان کافور العوارض ۔۔۔ دب فی مسك الذوائب

واللیل احسن ما یکون ۔۔۔ اذا ترصع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سعدی بغدادی وہ درمیان سنہ ٤٤٣ ہجری کے بیچ زوزن کے تہا بیس ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نظام الملک بانسامہ پر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی ؎

دعوی الاله ذخیره للمؤمل والسبر خیر مطیه المتحمل
ولقد خلعت خلاعتي برفضتها وعقال لهوي مطلق لم یعقل
وهجرت خلان الصبابة والصبی وهوی مغازلة الغزال الاکحل

ابوطالب

حمزه بن عمارة الاسدي باخرزي یهه کهتا هی که یهه شخص سفر کرتا هوا بوشنج پر پهونچا وهان جاکر وطن اوسکو اپنا بنا کر رهنے لگا اور اوسمین ایک مدرسه موافق اوسکی خواهش کی طیار هوا اطراف ونواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسه مین اوسکی پاس اگر حاضر هوئے جو آیا سو فاضل هوگیا جسنے اوسے بڑا کمال کو پهونچا مقوله باخرزي کا یهه هی که بوشنج پر درمیان سنه ۴۴۳ هجري کے میری سامنے یهه شعر پڑهکر سناتی تهے

اضعت الشباب وخنت المشیب برفض الوقار وخلع الرسن
ولم ترع سمعا الی واعظ نحتی متی ذا اما آن ان

ابوسعید

باخرزي نے دمیة القصر مین لکها هی که نام اوس شاعر کا محمد بن حمزة الموصلي هی مسافرت اختیار کرکے خراسان مین گیا اوسجائی رهنے لگا پیدایش اوسکی موصل کے هی باخرزي کهتا هی که وه میرا دوست اور یار اهی دو برس تک مجلس اور اوسمین ربط پیدا عجب طرح کے علوم اور فنون وه جانتا تها مثل اوسکے مینے کوئی ذو فنون نهین دیکها اسپر تحفه تر یهه هی که فلک ناهنجار نے اوس ناتجربه کار پر ظلم کرکے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگا یا یهه قصیده نظامیه جو نظام الملک کی مدح مین اوسنے تصنیف کیا تها میری پاس اوسنے بهیجا مینے نعینه مندرج کتاب دمیة القصر کیا کیونکه یهی

بھاری اور اوسکے شرط تھے وہ یہہ ہی

وهل تركت في الحوادث منة | بها استميل الخل او استريده
والبيض خطب عاق عزمي عن الصبى | مشيب تداعت في العذار وفوده
اذا لم يكن عقل الفتى داعاله | فكل يد من كل خير تقوده
اذا عدم المرء الكمال فانه | سواء علينا فقده ووجوده
اذا المرء لم تستانف المجد نفسه | فلا خير فيما اورثته جدوده
اذا رنق العذب الفرات فانه | عزيز على نفس الكريم ورووده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصارا اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلا که محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے گذرا ہی باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبعت اور خوش نویس تھا اور مجلس سے بلغا اور فضلا کی صحبت اوسکو بہاتی تھے اتفاق سے ہیں بہی درمیان ری کے اوسکے گہر میں جاکر اوسی ملا تہا اور پہر آن کی کہاٹی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو شعر ہیں ؎

يا هادي العيس نفقا بالقوارير | وقف فليس بها رونقة العير
واحلب ماء في عين طالما قصرت | حمر الدموع على بيض المقاصير

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر میرے گہٹنو ہیں سستی ہوئی البتہ میں بسبب فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری گہٹنی سستی کے بیمار یکا طبیب نہیں ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب میں لکہا ہی اوسمیں حرارت کو برودت پر فضیلت دی ہی — باخرزی کہتا ہی کہ میں نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچویں صدی کی شاعر

وسیاں بروو ت کو فضیلت حرارت پڑتی کتب خانہ رے میں درمیان ۴۵۸ھ ہجری کا سکے اوسنے میری سامنے یہہ شعر پڑہی تہے ؎

دخلت علی الشیخ فیمن دخل — فمر بل عصعصة وانتحل
واظهر من نحو الكبرياء — ما لم اقدر ويا لمراحل
فقلت له موثرا نعمة — وقد يقبل النصح ممن نحل
اذا كنت سيدنا سيد تنا — وان كنت للخال فاذهب فخل

ابن البديع الاصفهانی

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابو محمد حمدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مینے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے ؎

لسير الصبا كيف السبيل الى نجد — وكيف هم بعدي ترى وسلا وجد
ترى حفظوا العهد الذي كان بيننا — فانى الى يوم المعاد على العهد
سلام عليكم سلام مودع — ولكن سلام لا يزال على البعد

ابو نصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت میں درمیان نیشاپور کی آیا اور مجہپر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر اپنے میرے سامنے اوسنے پڑہے ؎

یا نظام الملك يا ذا طلعة — من جبين الشمس ابهى مشرقه
الموالى كلهم في نعمة — ما تني منك عليهم نعدفه
لا تذر عبدك من جملتهم — خارجا كالحبة المسترقه

سماعیل

باخرزي کہتا ہی کہ وہ استاد مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علي العبدلي سہروردی
ہی میري اوسکی ملاقات ایّام صاحب ابو عبد اللہ حسین بن میکال غزنوي مین ہوئی اون
ایام مین دربار کا مین منشی تہا اور یہہ شخص امیر تتلمش بن معز الدولہ کا وزیر کا
تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور
ثریا دونو ملجاونگے اوسجائی میري اور اوسکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات
ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام
الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جائی نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مهيبا في القراب كذا ۔۔۔ وفي الرقاب غراري يحتلي القصر
لابد ان انتضي فالدهر ذو غير ۔۔۔ يحتاج فيه الي الصمصامة الذكر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان سنہ ۳۹۴ ہجري کے مسلمان ہوگیا اور
شریف رضی کے صحبت مین رہاکرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن
برہان نے کہا کہ اي مہیار تو آگ سے بچ کر اس جین مین ہوگیا گویا ایک کونہ سی
دوسري کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح پر اول مین
تو مجوسي تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا
آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور مورخین متاخرین
نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جنمین مذمت باشندگان
عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم کے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین

ما برحت مظلمة دنياكم ۔۔۔ حتي اضاء كوكب في هاشم

پانچوین صدی کی شاعر

نسبتم به وكنتم من قبله | سر يموت في ضلوع كاتم
ثم قضى مسلما في دينه | فلم يكن من غدركم بسالم
نقضتم عهوده في اهله | وجزتم عن سنن المراسم
وقد شهدتم مقتل ابن عمه | خير مصل بعده وصائم
وما استحل باغيا امامكم | يزيد بالطف من ابن فاطم
وها الى اليوم الظبا خاضبة | من دمهم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہیں ابو الفدا لکہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ھ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ اریج التسمیم میں لکہا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعرا جیدین اور محسنین میں سے ہی شعر اوسکی بہت اچہی الفاظ اور معانی بہت خوب کلام عجیب نمکین و شیرین گٹہاوت اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی سه

وهبته احبابا بعدا دكره | تولت فحلت عروة المتمسك
وقد كنت ابكي ان تكت دائما | انا اليوم ابكي انها ليس تبتك

صوری مذکور نے درمیان ۴۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسّی برس کی ہے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمّی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اوس غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اوس غلام کے حق میں بہت ہیں کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا از انجملہ یہہ شعر ہیں اسی غلام کی حق میں

اوسنے کہے ہین ؎

اسلمنی فی ھواہ	اسلو ھذی الوشاۃ
غزال لہ مقلۃ	یصیب بہا من یشاء
وشا نینا حاسد	سیسأل عما وشاء
ولوشاء ان یرتشی	علی الوصل روحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان [illegible] ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شہر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن	وحق لہ منی سلام مضاعف
فواللہ ما فارقتہا عن قلی لہا	وانی بشطی جانبیہا لعارف
ولکنہا ضاقت علی باسرہا	ولم یکن الارزاق فیہا تساعف
وکانت کخل کنت اھوی دنوہ	واخلاقہ تنای بہ وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہ گویا اصحاب عباس کی زبان تہا اسکی شعر مین نے ایسی پائی ہین کہ اونکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان سنہ ٣٦٢ ہجری سکے پیدا ہوا اور سنہ ٤٢٢ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ساٹھہ برس کی تہی ؎

قابوس

شمس المعالی ابو الحسین قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و ناثر

پانچویں صدی کی شاعر

گذرا ہی اوسکی رسائل بہت مشہور ہیں اور شعر اوسکے بہت اچھی ہیں ایک دفعہ جب اوسکے
رعایا بہر گئے تہے اور وہ گہر میں اپنے محصور ہوا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنائے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا — هل عاند الدهر الا من له خطر
اما ترى البحر يطفو فوقه جيف — وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا — ونالنا من تمادي بؤسه ضرر
ففي السماء نجوم لها عدد — وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعروں کا قصہ یہہ ہی کہ قابوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو تہی جو کوئی جرم خفیف
بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطے ان لوگوں کو بہت غصہ آیا اور سب نے
خفا ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جفاجو کو مار ڈالنا چاہیے جب بادشاہ
نے دیکہا کہ میری مصاحبوں کی نظر بدی پر ہی بہاگ کر گہر میں جا چہپا اور گہر میں
پہرا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹہا لیکن لشکریوں
نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماویں اوسنے جواب نہ دیا
جب لشکریوں نے دیکہا کہ منوچہر نے کچہہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یلغار اوسکے
گہر پر جا چڑہی محل شاہی میں داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا
چہین لیا یعنے کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لئے اس خیال کہ ماری جاڑے
کے آپ ہی مر جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان سنہ چار سو تین ہجری کے
فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچہے
ہوتے ہیں یہہ شعر اوسکے ہیں سے

كتبت لها اسفى عاشق | على موقع اللحظ بالناظر
فردت الجواب الهوى | باجور فى ماية خابر
منعة نطقت بالجفون | فدلت على رقة الخاطر
كان فوادى اذا اعرضت | تعلق فى مخلبى طائر

یہہ شاعر ماہ جمادی الاول سنہ ۴۴۲ چار سو بیالیس ہجری میں فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین هبة الله بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم وفاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہیں یہہ شعر اوسکے ہیں رات کے وصف کرتا ہی

يا ليلة سلك الزمان | بطيبها فى كل مسلك
اذ ارتقى ذوق المسرة | مدركا ما ليس يدرك
والليل قد فضح الظلام | فستره عنه تهتك
وكانما زهر النجوم | بلمعها شعل تحرك

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی ارج شمیم میں لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان سنہ ۴۴۲ ہجری میں درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکہا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب ماہر یگانہ آفاق تہا اُس نے امام شافعی کی مدح میں بہت قصیدے کہے ہیں اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہیں شعر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده ارغم حاسده | ومن اطاع غضبه اضاع ادبه
عادات السادات | سادات العادات

اور نظم اوسکی مین یہہ شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ہے

وقد يلبس المرء خز الثياب	ومن دونها حالة مضنية
كمن يكتسي خده حمرة	وعلتها ورم في الرئة

وله

زيادة المرء في دنياه نقصان	وربحه غير محض الخير خسران

یہہ سارا شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتین اور نصایح بہری ہین — سبتوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر سنہ [illegible] مین فوت ہوا ہی اور ذہبی نے درمیان کتاب عبر کی لکہا ہی اوسکا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونون سے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ سنہ [illegible] مین فوت ہوا — اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۳۶۳ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر مین ہے

تحمل اخاك على ما به	فما في استقامته مطمع
وانى له خلق واحد	وفيه طبايعه الاربع

رافع ابن الحسين

ابن معن — ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ یہہ شخص بہت سہتوار اور شجاع تہا مشہور کریمون کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی جمیس ابن تغلب اوسکی چچا کا بیٹا مالک ہوا اور اسکی شعر بہت اچہی ہوتی تہے — اور ملک اسمعیل ابو الفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد سہتوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ اوسکی شعر مین ہے

لها ريقة استغفر الله انها	الذ واشهى في النفوس من الخمر
وصارم طرفه لا يزايل جفنه	ولم ار سيفا قط في جفنه يفري

نقلت لها والعیش تدمع بالضحی | اعدّی لفقری ما استطعت من الصبر
سانفق ریعان الشبیبة انفا | علی طلب العلیا اوطلب الاجر
الیس من الخسران ان لیالیا | تمر بلا وصل وتحسب من عمر

ان شعار کو ابن اثیر — اور ابو الفداء نی بہی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کئی ہین — لاکن ابن خلکان سینے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہین واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتہہ کٹنے کے حالین یہہ لکہا ہی کہ اوسکی چچا کی کسی غلام سینے وہنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تہا اثناء شراب نوشی ہین درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہو پڑا اوسینے تلوار کہینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کہڑا ہو گیا غلام سینے اوسکے ہاتہہ پر تلوار ماری مغالطہ مین اوسکا ہاتہہ کٹ گیا — درمیان ۴۷۵ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

قوّض خیامك عن ارض تهان بها | وجانب الذل ان الذل یجتنب
وارحل اذا کان فی الاوطان منقصة | فالمندل الرطب فی اوطانه حطب

ماہ رمضان ۴۵۳ ہجری مین فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو طیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — اسنوی سینے طبقات مین لکہا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسینے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم نما اوسپر غالب ہو گیا — اوسینے ایک تذکرہ دمیة القصر تصنیف کیا ہی آ تذکرہ

پانچوین صدی کی شاعر

اپنی داماد کی شعر لکہے ہین مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن تعیش پر آگاہی نہین کی اور رجال
اچہا لکہا ہی اکثر شاعر وکنا نام لکہکر اونکی شعر لکہہ دیتی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید
نہین اوسنے دیباچہ مین یہہ دعوی کیا ہی کہ یتیمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالین لکہا ہی
مین زندونکا ایک تذکرہ بناتا ہون اسیواسطے اوسکو ذیل یتیمۃ الدہر کہتے ہین اسی
کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسن ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہی
وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سے ایک دیوان شعر کا بہی بہت
بڑا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

یا فالق الصبح من لالاء غرته	وجاعل الليل من اصداغه سكنا
بصورة الوثن استعبدتني وبها	فتنتني وقد بما هجت لي شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوى كبدي	فالنار حق على من يعبد الوثنا

ولہ

واني لاشكو لسع اصداغك التي	عقاربها في وجنتيك تحوم
وابكي لدر الثغر منك ولي اب	يدير على الضحاك وهو يتيم

ولہ

عراني زكام فابتلاني مكرها	بهجر مليح في ملاحته فرد
زكمت لشمي ورد خديه لاثما	وقد يعتري داء الزكام من الورد

یہہ اوسکی شعر یان شدت جاڑی مین ہین سے

كم مومن لبته اصفار الشتا	فغدا لسكان الجحيم حسودا
وترى طيور الماء في وكناتها	تختار حر النار والسفودا
واذا رميت بفضل كاسك في الهوى	عادت اليك من العقيق عقودا

یا صاحب العودین لا تهملهما　　　حرّک لنا عوداً وحرّق عوداً

درمیان باخرز کے شہر قتیل مین بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ ہجری مین مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنی ایسی ہی خطا کی تہی یہہ امام السمعوی نے اپنی کتاب طبقات مین لکہا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزی مظلوم ہوکر مقتول ہوا — باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابو الرضی

ابو الرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمی تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار مین سے اوسکی یہہ ہین سه

ومخطف الخصر مطبوع علی صلف　　　عشقته ودواعی العین یعشقه

وکیف اطمع منه فی مواصلة　　　وکلّ یوم لنا شمل یفرقه

وقد تسامح قلبی فی مواصلتی　　　علی السّلو ولکن من یصدقه

اهابه وهو طلق الوجه مبتسم　　　وکیف یطمعنی فی السیف رونقه

درمیان ۴۳۰ھ چارسوتیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین مین سے اوسکی برابری کتابت مین نہین کرسکتا — گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسپے بیشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اوس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہی — بروز جمعرات دوسری جمادی الثانی ۴۲۳ھ ہجری مین درمیان بغداد کے فوت ہوا — امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نی لکہا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب سینے ان دو شعرون سے مرثیہ کسیکا کیا ہی
وہ یہہ ہین سے

استشعر الکتاب فقدک سابقا   وقضت بصحة ذلک الایام
فلذاک سودة الدواة کآبة   اسفا علیک وشقت الاقلام

ابن مہران

اوستاد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اوسکا رکن
الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصولی گذرا ہی — حاکم ابو عبد اللہ سینے اپنی
تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکہا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور سینے اس شخص سے
علم اصول اور علم کلام پڑہا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم
کی مقر ہین اور اوسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین از انجملہ ایک بہت بڑی
کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان
کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدون مین مینے دیکہا ہی — اسی شخص سے
قاضی ابو طیب طبری سینے اصول فقہ سیکہے تہے اور اسی شخص کی واسطے
نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تہا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی سینے
درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص
رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مجمع ہونے تمام شرائط امامۃ کی
رکہتا تہا — اور اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب
باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ روز عاشورا ۴۱۸
ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجاکر مشہد
مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

کرنی مدرسی اسس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نہ مانا تو فقط نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شامی کو تہوڑی دنون کے واسطے مدرس مقرر کیا پہر اوسنے مان لیا اوسوقت وہ مدرس معین اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اسحال مین شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچھہ لکہا ہی جسکو منظور ہو اوسکے بیانین دیکھہ لے — اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین بابرکت اور مفید ہین از انجملہ — کتاب مہذب مذہب ہی — اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی — اور کتاب اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی — اور کتاب النکت علم خلاف مین — اور کتاب التبصرہ — اور معونہ — اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اونکی اور بہی تصنیف سی ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین شعر بہی اس شخص کے بہت اچہی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکہتا ہون —

سالت الناس عن خل وفی — فقالوا ما الی ھذا سبیل
تمسك ان ظفرت بذیل حر — فان الحر فی الدنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی — یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراہ من الذکاء نحیف جسم — علیہ من توقدہ دلیل
اذا کان الفتی ضخم المعانی — فلیس یضرہ الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیاں اس شخص کی تعداد سی خارج ہین پیدا اثر اوسنے درمیان ۴۹۳ ہجری کے فیروزآباد مین بائیسوین یکشنبہ الکسوین جماذ الآخر کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی — اور بعضی کہتے ہین وہ ان

جمادی الاول ۴۷۶ سنہ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا
— اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکہا ہی
کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام علما دور و نزدیک مین
مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علما اوس وقت کے
اسکی شاگردون مین سے ہین فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا ہوا اور پرورش
پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابو عبد اللہ بیضاوی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑہا
بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال ۴۱۵ سنہ ہجری کے
بغداد مین گیا وہان ابو الطیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکے درمیان ۳۹۳ سنہ
ہجری کی ہوئی — اور ابو عبد اللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوسی پوچہا تہا کہ اوسکا
سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کئے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ ۳۹۶ سنہ
مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کو گیا درمیان ۴۱۰ سنہ
ہجری کی گیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی ۳۹۵ سنہ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا
قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا
ماتم کیا جب ماتم ہو چکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوس وقت موید الملک بن نظام
نے ابو سعید کو بجای اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی
اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹے کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تونے کچہہ ماتم داری
نکی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس
فاضل کی ماتم مین غمگین رہین — اور ابو سعید جو بجای اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو
موقوف کیا بجای اوسکے شیخ ابو نصر عبد السید صباغ کو مدرس بنایا اور
برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچوین صدی کی شاعر

الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی — اور کتاب زہر الادب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنی جمع کی ہی اور ایک کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین —
ابن رشیق نے اپنی کتاب الموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اسطرح پر اسنی نام نیک پیدا کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انیٰ احبك حبا لیس یبلغه	فهم ولا ینتهی وصفی الی صفته
اقصی نهایة علمی فیه معرفتی	بالعجز منی عن ادراك معرفته

ولہ

اورد قلبی الردی	لام عذار قد بدا
اسود كالكفر یری	فی ابیض مثل الهدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی ۴۱۳ سنہ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جو کہ ابو الحسن حصری کی خالہ کا بیٹا ہی درمیان ذخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ ۴۵۳ سنہ ہجری مین وہ فوت ہوا اگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان کتاب الجنان کے جزو اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الاداب در

پانچوین صدی کی شاعر

میان سنہ ۴۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات او صحیح ہونے قول ابن بسام کی دلالت کرتا ہے

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود
بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی
بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرة بن تغلب بن حلوان
بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب
سب سی اچھا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سی معرہ مین اوسنی تحصیل کیا پہر
علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سی حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت
مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم ما لا یلزم
تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچھی نافع ہی پانچ جزو اوسکی ہین — اور سقط الزند بہی اوسکی
تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی
ایک کتاب اوسکی الایک و الغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ و الردف مشہور ہوگیا ہی
اسکی سو جزو ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سی
ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نی اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نی علم
پڑہا ہی پیدا ہیش اوسکی مذکور وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہوگیا درمیان ۳۶۷
ہجری کی اوسکی دہنی آنکہ کی سفیدی بسبب پہلی کی ڈہنک گئی تہی اور بائین آنکہ بالکل
جاتی رہی تہی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن عریب الایادی نی
یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلی پر
لڑکی ہوئی بیٹہے پایا وہ بڈہا تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرایا اون دنون مین

پانچوین صدی کی شاعر

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی آنکہون کی طرف دیکہا آنکہہ معدوم تہی اور ایک اندر گہس گئی
تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابو العلاء مذکور سے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان
متنبی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت
ابو العلاء نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی آنکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر
کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذي نظر الاعمى الى ادبي　　واسمعت كلماتي من به صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کرکی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی —
اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کرکی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ
کرکی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا
یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کردیا ہی بغداد مین درمیان سنہ ۳۹۸ ہجری کے آیا
اور دوسری دفعہ سنہ ۹۹ مین آکر ایک برس سات مہینے قیام کرکے پہر معرہ کی طرف مراجعت
کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون
نے علم سیکہا دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علما اور وزرا
اور اہل اقتدار یعنی ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتبت کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام
بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے
گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت
اسواسطے نہ کہاتے تہے تا کہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے
کی نہ ہوجاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج
اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر یہی استعمال مین لاتے
ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

پانچوین صدیکی شاعر

دربارۂ مزومہ اوسکے ہین سے

لا تطلبن بالہ لک رتبۃ ۔ قلم البلیغ بغیر جد مغزل
سکن السماء کان السماء کلاہما ۔ ہذا لہ رمح وہذا اعزل

یہہ روز جمعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرہوین تاریخ کو درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری کے اوسنے وفات
پائی بکر مرتی وقت اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا ہے

ہذا جناہ ابی علیّ ۔ وما جنیت علی احد

یہہ مضمون بہی حکماء متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا
کرنا اور جنوانا بلکہ کا شکم عورت سے یعنے اوسنے جماع کرکے حمل رکہوانا اور پہر
پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار
ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہیئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ
وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج و الم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات
پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا
اپنی رشتہ دارون سے کہا کہ داوات قلم میری سامنے لیکر آؤ جو مین بتلاؤن
وہ لکہو پہ اوسنے بڑبڑاٹ مین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا
ابوالحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ
یعنے جانورون کے ایذا دینی بیان سے پہر اور اخلاق ذکر کئے — قبر اوسکے
بیچ اہل وکبنی کے لوگون کے بڑے طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین الاعلی احمد بن عبد
الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد وضاح بن ابراہیم

کی سے ہی جو بروز مرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن بسام اوسکا ذکر در میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور وقایع اور رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو حزم طاہر کے بہت ظرافت اور لطافت اور گفتگو ہوا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین از انجملہ کتاب کشف الدک وایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانوت عطار وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب مین بہت حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعرونمین سے یہہ شعر ہین سه

اذا القینت صید الکماۃ سباع ونذدی سباع الطیر ان کماۃ
طبائۃ الی الاوکار وھی شباع تطیر جیاعا فوقہ وتردھا

گرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعرا جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ چکی ہین اکثر شعرا اوسکے بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۲ ہجری کی ہین ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ ہجری کی درمیان قرطبہ کے فوت ہوا دوسری روز مقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعری پر مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعرا جیدین سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حق مین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالی ہو دت سے

ہوتی تہے — ابو الحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابو نواس حکمی نے جو خصیب بن عبد المجید حاکم مصر کی مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی —

اجارة بیتینا ابوک غیور   ومیسور ما یرجی لدیک عسیر

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی —

الرتعلمی ان الثواء هو التوی   وان بیوت العاجزین قبور

تخوفنی طول السفار وانه   لتقبیل کف العامری سفیر

دعینی اردماء المفاوز اجنا   الی حیث ماء المکرمات نمیر

فان خطیرات المهالك ضمن   لراکبها ان الجزاء خطیر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنیکی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ محرم ۳۴۷ھ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر ۴۲۱ھ مین فوت ہوا

ابو الولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی — ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابو الولید پر نظم اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر ہی سے برفوقیت لیگیا اوسکے دریار علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قرت تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کر سکا اور نہ اوسکی نجوم کو اقتران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

پانچوین صدیکی شاعر

بہت اچہا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا فاضل گذرا ہی اسکی مدح مورخون نے بہت کی ہی ابن خلکان اونکا بہت بڑا مادح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے پاس درمیان سنہ ۴۴۱ ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصونمین اوسکو بہرتی کیا اوسکی پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تہا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور اسرار و رمز اسی سی باتین ہوا کرتین بہت رسالی اوسکی واسطے اسنے تحریر کئے اور نظم بہت اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین از انجملہ یہہ اشعار ہین —

بيني وبينك مالوشئت لم يضع — سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بايعا حظّه منّي ولو بذلت — لي الحيوة بحظّي منه لم ابع
يكفيك انّك ان حمّلت قلبي — ما لا يستطيع قلوب النّاس يستطع
ته أحتمل واستطل أصبر وعزّ أهن — وول اقبل وقل اسمع ومر أطع

شروع ماہ رجب سنہ ۴۶۳ ہجری مین درمیان شہر اشبیلہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین مدفون ہوا — اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ اوسکی کنیت ابوبکر تہے اور وہ بیرہ مین درمیان سنہ ۴۰۵ ہجری چارسو پانچ ہجری کے فوت ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹی ماہ ربیع الآخر سنہ مذکور کو دفن کیا پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۹۳ ہجری کی ہوئی تہی

ابوجعفر

ابوجعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی معتضد عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل تہا اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

لو تدر ما خلقت عيناك في خلدي — من الغرام ولا ما كابدت كبدي

اندیه من نائر دام الله نوفلم … یسطعه من غرق فی الدمع منقد

خاف العیون فوافانی علی عجل … منعطلا جیدہ الا من الجید

عاطیته الکاس فاستحیت مائتها … من ذلك الشنب المعسول والبرد

حتی اذا غازلت اجفانه سنة … وصیرته ید الصهباء طوع یدی

اردت توسیده خدی وقل له … فقال کفك عندی افضل الوسد

فبات فی حرم لا عذر یذعره … وبت ظمان لم اصدر ولم ارد

بدر الم وبدر التم ممتحق … والافق محلولك الارجاء من حسد

تحیر اللیل منه این مطلعه … اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفه بہت ہیں ایک دیوان بہی اسکی تصنیف سے ہی ابن بسام ذخیرہ مین کہتا ہی کہ وہ درمیان سنه ۴۳۳ ہجری کی فوت ہوا

ابو نصر

ابو نصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعراؤنین سے ایک فاضل وشاعر گذرا ہی — ابو نصر احمد بن مروان کردی حاکم میافارقین ودیار بکر کے سرکار مین عہدہ وزرات پر ماسور تہا وہ فاضل جید اور شاعر کامل تہا ایک دفعه قسطنطنیه مین اوسنے جاکر بہت کتابین جمع کرکے خریدکین جب بہت بڑا کتب خانه ہوگیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانه بناکر وہ کتابین وہان رکہکر وقف کردین وہ کتابین آج کی دن تک موجود ہین دونو کتب خانونکو جنکو کتب منازی کہتے ہین — ابو العلاء معری سے درمیان معرہ کی بہنه فاضل ملاقی ہوا ابو العلاء نے اپنا حال اوسسے بہت بیان کیا کہ لوگ مجکو بہت ستاتی ہین اور جو ذیل مینه اونسے گوشه نشینی اختیار کی ہی اوسنے جواب مین کہا کہ لوگون کو

خبط ہوگیا ہی جسنے تو دنیا اور دین دونوں اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلا کو
آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا دمبدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ اسی آخرت
ہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سر نیچی کر لیا
اور اوسسے کلام نہ کئے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان میں جب یہہ
شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ وروپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اور فی الفور
یہہ شعر بنائے

وقانا لفحة الرمضاء واد	وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا	حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظمأ زلالا	الذ من المدامة للنديم
يراعي الشمس اني قابلته	فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذارى	فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہیں اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی
جاتے ہیں — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بغداد کو جو سیاح اوتی
تہے یہہ وصیت کردی تہے کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ اونہوںنے
بہت شہروں میں تلاش کی کہیں دستیاب نہوا — اوسنے ۵۳۳ھ ہجری میں وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب ونسب شاعر جید کذرا ہی کسی شخص نے
ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جواب میں اوسنے یہہ شعر لکہے ہیں اور حال اوس بزرگوار کا میری
ہاتہہ نہیں آیا ارج تمیم میں یہہ شعر اوسکے پائے گئے وہ یہہ ہیں

وقرأت الذي كتبت فما زال	مجبي دمواسي وسميري

وعذا المثال بامتزاج السطور — شاهدًا بامتزاجنا فی الضمیر

واقتران الکلام لفظا وخطا — حاکما باقتران ذوا الصدور

وتبرکت باجتماع الکلامین — رجا اجتماعنا فی السرور

وتفاءلت بالظهور علی الواشی — فصارت اجابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنه [illegible] ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو سو میں

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن جرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قساالحس اوسکے خطوط و مکاتبات بہت اچہی ہیں اور شعر بہی اچہی ہیں از انجملہ نمونہ یہہ ہیں ؎

اودعکم وانی ذوا کتاب — وارحل منکم والقلب آبی

وان فراقکم فی کل حال — لاوجع من مفارقة الشبابی

اسیر ومادمت لکم جوات — ولاملت منا زلکم رکابی

واشکرکلما اوطیت دارا — لیالینا القصار بلا اجتنابی

واذکرکم اذاهبت جنوب — فیذکرنی عزارات التصابی

لکم منی المودة فی اعتزابی — وانترالف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑ کر قید کیا تہا چنانچہ کہ ابو الفدا میں اسکا حال لکہہ چکا ہوں ماہ رمضان میں وہ قتل کیا گیا — بعضے کہتے ہیں کہ قید خانہ میں لوگوں کو بہیج کر قتل کروا دیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ سنه [illegible] ہجری میں مقتول ہوا

ابو الخطاب الجبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل میں لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب جبلی بہت نامی جاکر شعر گوئی

لاکر جب ملک شام سے اوسینے مراجعت کی تہے اندہا ہوگیا تہا اوسکے شعر بہت اچھے
ہین درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری مین اوسینے وفات پائی تہے اوسکے یہہ دو شعر ارج الشمیم
سے نقل کئے جاتے ہین ؎

ماحکم الحب فہو ممتثل　　وما جناح الحبیب محتمل
تہوی وتشکوی الطباء وکل ہوی　　لا یحل الجسم فہو مشتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب
العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچھے اور بڑے شعر
کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی
اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالے بہت ہین اور نظم بہت اچھے ہے
ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان مسیلہ کے
پیدا ہوا اوسیجا ئی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسی قیروان مین درمیان
سنہ ۴۰٦ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اور لوگون نے یہہ بیان
کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان
ازد سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ
مین سنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ نے اوسکو علم ادب
اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے
ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین
آیا وہان آکر اوسینے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسیلئے اوسکی خدمت مین
مشرف ہوا اور وہین رہا کیا یہانتک کہ عربون نے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہو نے وہان کے باشندون کو قتل کرکے اوس شہر کو ویران کیا اوس وقت وہ
جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازر مین جا لیا وہین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

احب اخی وان اعرضت عنہ　　وقل علی مسامعہ کلامی
ولی فی وجہہ تقطیب راض　　کما قطبت فی وجہ المدام
ورب تقطب من غیر بغض　　وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن بسام نے ذخیرہ مین اوسکے لکھے ہین کیا اچھی شعر ہین سہ

اسلمنی حب سلیمانکم　　الی ہوی ایسرہ القتل
قالت لنا جند ملاحاتہ　　لما بدا ما قالت النمل
قوموا ادخلوا مسکنکم　　قبل ان یحطمکم اعینہ النجل

اوسکی تصنیفات سے تراشۃ الذہب ایک کتاب کہ چہوٹی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ
بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ بہی اوسکی تصنیف سے علم لغت مین ہی اس کتاب مین
ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شخبا عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اور اوسکی تصنیف
سے رسالے بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین استاد کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے
حافظ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر اوسکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے —
عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی
کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کی
طاقت تہی — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن بسام نے بہی درمیان ذخیرہ
کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے نقل کئے ہین سہ

ما زال یختار الزمان ملوکه — حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساسوا الوری وتقدموا — قدما هلموا شاهد والمتاخرا
تجدوه اوسع فی السیاسة منکر — صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان رای شاورده احنفا — اذ کان باس نازلوه عنترا
قد ضام والحسنات مل کتابه — وعلی مثال صیامه قد افطرا
ولقد تحوفک الغدو بجهده — لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکہے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان خزانۃ البنود کے جوکہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنا یا ہوا معز کا ۵۳۸ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوایز

ابو الجوایز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جوکہ فاضلون مین سے گذرا مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور اشعار اور خطوط اور مسودات ابن سکرۃ ہاشم کی پاس دیکہی تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک شکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے جوڑ کر سنائے تہے سہ

دع الناس طرا واصرف الود عنهم — اذا کنت فی اخلاقهم لا تسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر نقله — صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض — درهم حلال وخل فی الحقیقة ناصح

ابو الجوایز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

پانچوین صدی کی شاعر

بہت اچہی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکہے ہین مگر دیوان اوسکا کوئی نہین دیکہا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہی تدوین ہوئی ہین یا نہین اوسینے درمیان سنہ [illegible] ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف ۔۔۔ اذا رایت اعتناق اللام للالف

وما اظنہما طال اعتناقہما ۔۔۔ الا لما لقیا من شدۃ الشغف

وله

افدی الذی زرته بالسیف مشتملا ۔۔۔ ولحظ عینیه امضی من مضاربه

فما خلعت نجادی فی العناق له ۔۔۔ حتی لبست نجادا من ذوائبه

فکان اسعد نا فی نیل بغیته ۔۔۔ من کان فی الحب اشقانا بصاحبه

اوسکے شعر بہت اچہی ہین درمیان سنہ ۴۲۸ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بہی اوسکی پاس گیا تہا اوسینے شہر اسکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر مع مضافات ماہ رجب سنہ ۴۱۲ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا ایک برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبریکا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ بینے یہہ شعر ابو العلاء معری کی پاس جو درمیان بغداد اوکی بازار غالب ہین اونرا بہیجا تہا لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وماذات در لا یحل لحالب	تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا	ومن رام شرب الدر فهو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب	واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة	فالحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز	علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السوال کلاهما	صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب	ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی	هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة	تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا	هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها	جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دو برس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑتا اور خطا مین نکالتا بعد اوسکا قاضی تہا سب فقہاء اوسکی زیر رہتے تہے یہانتک کہ اوسنے وفات پائی پیدائش آمل مین درمیان ۳۴۴ ہجری کے ہوئی ماہ ربیع الاول مین بروز سہ شنبہ دسوین تاریخ ۴۵۰ ہجری مین وفات پائی صبح کے وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا — جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابو زید عبد اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابِ ابو حنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی دربابِ علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابو زید کہا کرتا ہی — یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی خفا سے ظاہر کیا — اوسکی تصنیف سے کتاب الاسرار والتقویم للادلہ ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابین اوسنے تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ ایک دفعہ ابو زید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتہہ مناظرہ ہوا جب ابو زید اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی ہوئی ابو زید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالي اذا الزمته حجة ۔۔۔ قابلني بالضحك والقهقهه
ان كان ضحك المرء من فقهه ۔۔۔ فالدب في الصحراء ما افقهه

شہر بخارا مین درمیان ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ بن القاسم بن المظفر بن علي بن القاسم السہروردي مشہور بنام مرتضی

پانچویں صدی کی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہے تقریر اور خوبی کے
سا تہہ کہتا تہا مدت تک بغداد میں رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہے بعد ازان موصل
کیطرف مراجعت کر گیا وہان جا کر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایتیں
بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از آنجملہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صوفیہ
پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا ضروری
لہذا اسکا مندرج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونے کے
کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے ؎

لمعت نارهم وقد عسعس الليل ومل الحادي وحار الدليل

فتأملتها وفكري من البين عليل ولحظ عيني كليل

وفؤادي ذاك الفؤاد المعنّى وغرامي ذاك الغرام الدخيل

ثم قابلتها وقلت لصحبي هذه النار نار ليلى فميلوا

فرموا نحوها لحاظا صحيحات فعادت خواسئا وهي حول

ثم مالوا الى الملام وقالوا خلّب ما رأيت ام تخييل

فتجنبتهم وملت اليها والهوى مركبي وشوقي الزميل

ومعي صاحب اتى يقتفي الآثار والحب شرطه التطفيل

وهي تعلو ونحن ندنو الى ان حجزت دونها طلول محول

فدنونا من الطلول فحالت زفرات من دونها وعليل

قلت من في الديار قالوا جريح واسير مكبّل وقتيل

ما الذي جئت تبتغي قلت ضيف جاء يبغي القرى فاين النزول

فاشارت بالرحب دونك فاعقرها فما عندنا لضيف رحيل

من انا انا الفتى عصى الشيء عنه … قلت من لي بها وابن السبيل

فخططنا الى منازل قوم … صرعتهم قبل المذاق الشمول

درس الوجد منهم كل رسم … فهو رسم والقوم فيه حلول

منهم من عفى ولم يبق للشكوى … ولا للدموع فيه مقيل

ليس الا الانفاس تخبر عنه … وهو عنها مبرأ معزول

ومن القوم من يشير الى وجد … تبقى عليه منه القليل

ولكل منهم رايت مقاما … شرحه في الكتاب مما يطول

قلت اهل الهوى سلام عليكم … لي فؤاد عنكم بكم مشغول

وجفون قد اقرحتها من الدمع … حثيثا الى لقاكم سبيل

لم يزل حافز من الشوق يحدو … اليكم والحادثات تحول

واعتذاري ذنب فهل عند من … يعلم عذري في ترك عذري قبول

جئت كي اصطلي فهل لي الى … ناركم هذه الغداة سبيل

فاجابت شواهد الحال عنهم … كل حد من دونها مفلول

لا يروقنك الرياض الانيقات … فمن دونها ربا وذحول

كم اتاها قوم على غرة منها … وراموا امرا فعز الوصول

وقفوا شاخصين حتى اذا ما … لاح للوصل غرة وحجول

وبدت راية الوفا بيد الوجد … ونادى اهل الحقائق جولوا

اين من كان يدعيها فهذا اليوم … فيه صبغ الدعاوي يحول

حملوا حملة الفحول ولا يصرع … يوم اللقاء الا الفحول

بذلوا انفسا سخت حين شحت … بوصال واستصغر المبذول

پانچوین صدیکی شاعر

ثوغابوا من بعد ما اقتحموها ۔۔۔ بین امواجها وجاءت سیول
قذفتهم الی الرّسوم فکلّ ۔۔۔ دمنة فی طلولها مطلول
نارها هذه تضیٔ لمن یسری ۔۔۔ بلیل لکنها لا تنیل
منتهی الحظ ما تزود منه ۔۔۔ اللّحظ والمدرکون ذا التقلیل
جاءها من عرفت یبغی اقتباسًا ۔۔۔ وله البسط والمنی والسّئول
فتعالت عن المنال وعزّت ۔۔۔ عن دنوّ الیه وهو رسول
فوقفنا کما عهدت حیاری ۔۔۔ کل عزم من دونها مخذول
ندفع الوقت بالرجاء وناهیک ۔۔۔ بقلب غذاؤه التّعلیل
کلما ذاق کاس یاس مریر ۔۔۔ جاء کاس من الرجاء معسول
فاذا سوّلت له النفس امرًا ۔۔۔ حید عنه وقیل صبر جمیل
هذه حالنا وما وصل العلم ۔۔۔ الیه وکلّ حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا
کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین
یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو دستیاب
ہوسکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہر چند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے
بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا
لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اونکے لکہنیکی نہین ہے اکثر شعر اوسکی اسی اسلوب
پر ہین ــ پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۶۴ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول
سنہ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہم آج کی
دن تک اس شہر مین مشہور ہی

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی کی
اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تھے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا
تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا — اوسکی تصنیفات سے تاریخ
علماء اندلس جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکہکر
اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی — اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور مؤتلف
حدیث کی بیان مین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ
اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ سنہ ہجری کے اندلس سے
طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے اوس نے علم تحصیل کیا اور اوسنے
بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے ہیں اوسکے شعر مین سے

اسیر الخطایا عند بابک واقف — علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک غیبہا — ویرجوک فیہا وہو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو سواک ویتقی — وما لک فی فصل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی — اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسی فی ظلمۃ القبر عندما — یصد ذوو القربی ویجفو الموالف
لئن ضاق عنی عفوک الواسع الذی — ارجی لاسرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے لکہے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کئی گئی پیدائش
اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۵۱ سنہ ہجری مین ہوئی شہر قرطبہ کا حاکم ہو گیا تہا جب بربریون نے
قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چہٹی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳ سنہ
ہجری کی تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کے پیچہے دفن کیا بعد

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبداللہ العبادوی ـ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر بہت میری پاس آئی ہین اونمین سے مینے یہہ انتخاب کرلئی ہین وہ نظام الملک کی مدحین مین ہے ہی ؎

قد مرّ نقد ایادیہ بکلّ ید ولذ نشر معالیہ بکل فم

یمضی اوامرہ فی کل محتشم ویتبع الحقّ فیہم غیر محتشم

یذل کل عزیز عند سطوتہ ویکتفی منہ قبل الکلم بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیۃ القصر مین لکھے ہین اور حال کچھہ نہین لکھا مگر اتنا معلوم ہی کہ نظام الملک کی وقت مین وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ایا النبی علی ما شیّدتہ لنا ابا ؤنا العزّ من مجد ومن کرم

لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا الا الی ضاحک منا ومبتسم

انّی وان کان قومی فی الوری علمًا فانّنی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ قصیدہ جسکا اول لکھتا ہون دروازہ حلب پر درمیان ۴۳۳ سنہ ہجری کی لکھہ کرلایا تہا وہ یہہ ہین ؎

اما علاک فدونہا الجوزآء قدرًا فما انیظم الشعرآء

یرتد عنہا الفکر وہو مہنّد ویضیق فیہا القول وہو فضآء

شرف اناف علی السّماک وہمّۃ ضاقت بمسرح عزمہا الدہنآء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علی

یہہ شاعر بھی نظام الملک کی مداحوںمین سے ہی ــــ دروازہ شہر قل الثور پر یہہ قصیدہ اوسنے پڑہا تہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ــــ

الی القصیر قلب بین جنبی قلب — وعزم من الشهب الثواقب اثقب

وکلفنی خوض الدجی طلب العلی — ولولا المعالی ما اطبانی مرکب

فما لی وللاجی یطیل ملامتی — کانی لغیر المجد اسعی وادأب

ودمع کانفاس المشوق قطعته — وانفاسه من حسرة تتلهب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکہا ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکی نقل کیا ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی ابن ابیطالب معروف موسوی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعرگوئی کا شوق دامنگیر ہوا بہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوی پر اوسکی اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ــــ

عطفا امیر المؤمنین فاننا — فی دوحة العلیاء لا نتفرق

ما بیننا یوم الفخار تفاوت — ابدا کلانا فی المعالی معرق

الا المخلافة میّزتك فانّنی انا عاطل منها وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلد دنین لکہا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلئے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہیں بہت تیز ذہن اور دانا شخص تہا پیدائش اوسکے ۵۹۰ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار نیچی مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذوالوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونوں اپنی اس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون شعر وسخن اور علم بیان کی یکانہ آفاق تہے — بادشاہان اندلس — اس شخص ابن عمار سے بہت ڈرتی رہا کرتے تہے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصًا جبکہ معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوس ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ خوان بناکر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس ہی کہلا ملا اور مہر حکومت بہی بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بناکر شہر اوسکی کی وہ زمانہ بہی اوسپر ایسا چین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین گہوڑی اور اونٹ لشکر فوجین جہنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تہے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جابیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بد انتظامی اور بی تدبیری کی نشان تہے — بعد ازان رقہ مین جاکر بیٹہ اور بد سلوکی سزا دی بہت عذر مچا دی جو تہرنگ مین آیا سو کیا یہہ شہ دولت کا چاہا یا — سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ حال دیکہا کہ اوسکو سیاہیون پر لاچار ہو کر اوسکی فریب اور دغا سی بچ کر کر پکڑ لیا بہت ملر وعدہ لیا اوسنے اپنی پہونڈ دانی سکے واسطے کیا کوئی صورت خلاصی نہ نکلی آخرش معتمد نے

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی کاٹ داٹ کی برابر کردیا
یہہ واقعہ ۴۶۱؁ ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے ہوا یہہ اسپیل اوسکی ۴۷۰؁ ہجری مین
ہوئی ہتے قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابو الفدا نے بہی اوسکا ذکر
کیا ہی ؁ باوجود ان بد ذاتیون کے پہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا
— صاحب تذکرہ قلاید عقیان اپنی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاوٗ
ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت استاد کامل تہا یہہ غزل اوسکی
ایک رومی لڑکی کے حق مین ہی جو زرہ پہین رہا تہا ؁

واغید من ظباء الروم عاط | بسالفتیه من دمعی فرید
تسا قلبا وسن علیه درعا | فظاهره وباطنه حدید
بکیت وقد دنا ونأی رضاه | وقد یبکی من الطرب الجلید
وان فتی تملکه بنقد | واخر رقه لفتی سعید

ابن حیوس

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہیثم ابن عدی
غنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ شام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو
میر کہہ کر پکار دیتے تہے ملک شام کے شاعرون مین یکانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی
اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جنسی ملاقات
کی ہی اونکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنے حاکمون حلب کے خاندان
کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطی اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی
مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین ؁ کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح
بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ یعنی محمود جسنے کہ اس شاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

پانچوین صدی کی شاعر

دینار دیتی تھے جب سجا ئي اپنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیوس نے ایک قصیدہ
ابن نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم سے
کرتا جاتا ہی

كفى الدّين عزّا ما قضاه لك الدّهر	فمن كان ذا نذرٍ فقد وجب النّذر
ثمانية لم تفترق مذ جمعتها	فلا افترقت ما ذبّ عن ناظرٍ شفر
يقينك والتّقوى وجودك والغنى	ولفظك والمعنى وعزمك والنّصر

اوران شعرومین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ؎

صبرنا على حكم الزمان الذي سطا	على انّه لولاك لم يكن الصّبر
غزانا ببؤسى لا يماثلها الاسى	يقارب نعمى لا يقابلها الشكر

یہہ شعر بہی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنكم حرفة لا زهادة	وسرت اليكم حين مسّني الفقر
فلاقيت ظل الامن ما عنه حاجز	يصدّ وباب العزّ ما دونه ستر
وطال مقامي في اسير جميلكم	فدامت معاليكم ودام لي الاسر
وانجز لي ربّ السّموات وعده	الكريم بانّ العسر يتبعه اليسر
فجاد ابن نصر لي بالف تصرّمت	وانّي عليم ان سيخلفها نصر

جب تمام قصیدہ پڑہ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے پیچہی لکہا ہوا
ہی سیف نہ کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین دو چند عطا کرنیکو
موجود ہون — ایک چاندي کے طبق مین رکہکر ہزار دینار دیے [illegible] اشعار اس
قصیدہ کے بہت مین سب نادر ہین — پیدایش ابن حیوس مذکور کے درمیان ٣٩٤
ہجری کے دمشق مین ہوئی تہے اور ٤٧٣ مین فوت ہوا

پانچویں صدی کی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسواسطی شاعری مشہور ہوگیا اوسکو جاعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل وکمال اور خوش نویسی اور جودت شعرین اوسکی شہرت تہے ابو المعالی حظیری نے اپنی کتاب زینة الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور چند قطعے بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہ قطعہ ہی ہے

کل رزق ترجوه من مرزوق	یعتري ملضرب من التعويق
وانا قائل واستغفر الله	مقالي الحبار لا التحقيق
لست ارضي من فعل ابليس شيئا	غير ترك السجود للمخلوق

اور یہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی۔

وحرمة الود مالي عنكم عوض	لانني ليس لي في غيركم غرض
اشتاقكم ولودي ان يواصلني	لكم خيال ولكن ليس اغتمض
وقد شرطت على قوم صحبتهم	بان قلبي لكم من دونكم وضعوا
ومن حديثي بكم قالوا به مرض	فقلت لا زال لا زايل المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اور اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ ۴۹۸ ہجری مین درمیان واسط کی بیدا کش پائی ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطی ترک کی گئی۔

المعتمد علی الصمد

پانچوین صدیکی شاعر

۴۳۱

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابوعمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلہ کا ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش – بن عباد – بن عمر – بن اسلم – بن عمر – بن عطاف – بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جوکہ پچھلا بادشاہ سلاطین ملک حیرہ مین سے گذرا ہی – معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند شہرون جزیرہ اندلس کا تہا – علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیواسطے ہر چہار طرف کی آدمیونکا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تہا اور شعراء زمانہ کے اور جتنے اوسکی پاس پڑے رہتے تہے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجلس مین ہوتے تہے کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تہے – اور ابن بسام درمیان ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی یہہ دو شعر اوسکے ہین سہ

اکثرت ہجرک غیر انک ربّما عطفتک احیانا علیّ امور
فکانّما زمن التہاجر بیننا لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابونصر خاقان مصنف قلائد عقیان نے بہت شعر لکھے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکھا ہی اسی سے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکا دیکہہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مینبہی کچہہ کچہہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک بادشاہ جلیل الشان تہا – پیدایش اوسکی ماہ ربیع الاول ۴۳۱ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی – گیارہوین شوال ۴۸۸ ہجری کو قیدخانہ اغمات مین قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابوجعفر مسعود البیاضی

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور تہا وہ شعرائی جیدین مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ سے کیہہ شعر ہین ؎

ان غاض دمعك والركاب تساق ۔۔۔ مع ما بقلبك فهو منك نفاق

لا تحبس ماء الدموع فانه ۔۔۔ لك يا لديغ هوى الاحبة درياق

واحفظ مصاحبة العذول فانه ۔۔۔ معن وظاهر عذله اشفاق

لا يبعدن زمن مضت ايامه ۔۔۔ وعلى متون غصونها اوراق

ايام نرجسنا العيون وورد نا ۔۔۔ الغض للخدود وحب الارياق

ولنا بزوراء العراق مواسم ۔۔۔ كانت لقامر طيبها الاسواق

فلئن بكت عيني دما شوقا الى ۔۔۔ ذاك الزمان ومثله ليشتاق

بیاضی مذکور بروز منگل سولوین ذیقعدہ سنہ ۴۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا ابرز کی مقبرہ مین مدفون ہوا ۔ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ یہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اوسیدن سے پڑ گیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہو گئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ ابو محمد الحمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا ۔ اوسنے شعر و سخن میں

پانچوین صدی کی شاعر

وہ راہ اختیار کی تہے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبی — اور اسی یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب کندہ مین شعر وسخن نے فروغ پایا — پہر حمید نے چند وقایع اور کئی قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین

فی ایّ جارحة یصون صعد لی | سلمت من التعذیب والتنکیل
ان قلت فی بصری فثمّ مدامعی | او قلت فی کبدی فثمّ غلیلی

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین

لا الراء یطمع فی الوصال انا | الہجر یجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت کتبتہا فی راحتی | وبکیت منتحبا انا والراء

ابن حبان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنه ۴۳ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باعتبار نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعرونمین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہرونمین پہرا سلاطین اور وزرا اور روسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی ہین ایک دفعہ اوسنے ایک گہوڑا سبزہ بچکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے

یا ایّہا الملک الذی اخلاقہ | من خلقہ ورواؤہ من رائہ
قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ | ہادیہ یعقد ارضہ بسمائہ
اولایۃ ولّیتنا فبعثتہ | رمحا سبیب العرف عقد لوائہ
نختال منہ علی اغرّ محجّل | ماء الدیاجی قطرۃ من مائہ

پانچوین صدیکی شاعر

فکانما لطم الصباح جبینه ... فاقتص منه فخاض فی احشائه
متمهلٌ والبرق من اسمائه ... متبرقعا والحسن من اکفائه
ما کانت النیران یکمن حرها ... لو کان للنیران بعض ذکائه
لا تعلق الالحاظ فی اعطافه ... الا اذا کفکفت من غلوائه
لا یکمل الطرف المحاسن کلها ... حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۰ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال ۴۴۶ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعراء مجیدین پرگوون مین سے تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدون مین سے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا سیر و از ولشنی ملاقات کی اور انکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پایی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسنے کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسنے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن تابک ہون پہر کہا کہ مین ابن تابک ہون بکر ر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہ شعر ہین ــه

واغید معسول الشمائل زارنی ... علی فرق النجم جنزان طالع
فلما جلی صبغ الدجا قلت صاحب ... من الصبح او قرن من الشمس لامع
الی ان دنا والسحر نائد طرفه ... کما ریع ظبی بالصریمة راتع
فبادرته الصهباء واللیل لا مس ... رقیق حواشی البرد والنسر واقع
عقار علیها من دم الصب نقطة ... ومن عبرات المستهام فواقع

فلما اذا اصبحت غیرنا کانہا — عیون العدا یشف عنہا البراقع

وہ درمیان سنہ [illegible] ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچھی لطیف ہین سے

قل للخلی وثغور المرتبی — مبتسمات وثغور الملاح

ایہما احلی تری منظرا — فقال لا اعلم کل اقاح

اوسکا چھوٹا بیٹا بچپن مین مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی از انجملہ یہہ دو شعر ہین

انی لارحم حاسدی لحر ما — ضمت صدورہم من الاوغار

نظروا صنیع اللہ فی فعیونہم — فی جنة وقلوبہم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین سے

طبعت علی کدر وانت تریدہا — صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضد طباعہا — متطلب فی الماء جذوة نار

واذا رجوت المستحیل فانما — تبنی الرجاء علی شفیر ہار

ومنہا

تلہب الاحشاء شیب مفرقی — ہذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتھی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب وشاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی سرکار ظاہر بن حاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعرونکا بہت چھوٹا ہی

اوسکی اشعار میں کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہیں منہ

سعی الیک بی الواشی فلو ترفی — اہلا لتکذیب ما القی من الخبر

فلو سعی بک عندی فی الذکری — طیف الخیال لبعت النوم بالسہر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری میں فوت ہوا

ابو الحسن علی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا — کتاب الجمان میں لکہا ہی کہ یہہ شخص بہت اچہی اسلوب پر شعر کہتا تہا ابو الرقعمق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلیں مشہور ہیں — یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی منہ

من فاتہ الحظ واخطاہ الغنی — فذالہ والکلب فی حال سواء

درمیان سنہ ۴۱۲ ہجری کی مصر میں گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح خاں سلطان بہنچی کہ وہ مصر ہی میں فوت ہوا وفات اوسکے ساتویں رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانی ہوئی

صر در

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی بن الفضل منشی مشہور بنام صر در شاعر مشہور تہا اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے تہے چہوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر ہیں منہ

لو ابک ان رحل الشباب وانما — ابکی لان تتقارب المیعاد

شعر الفتی اوراقہ فاذا ذوی — جفت علی اثارہ الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف میں یہہ شعر اوسنے کہے ہیں منہ

علقتہا سوداء مصقولہ — سواد قلبی صفۃ فیہا

ما انکسف البدر علی تمامه ونوره الا لیکسیها
لاجلها الازمان اوقاتها مورخات بلیالیها

اسکو صردر اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر بسبب بخل اور خست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا بہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعراء کی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقمین یہہ کہا ہی سه

لان لقب الناس قدما اباکا وسموه من شحة صربعرا
فانک تنثر ما صره عقوقا له وتسمیه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان الله یہی چاہئے — شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۴۶۵ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک گڑہا شیر کی پکڑنے کے واسطی کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ بر ڈہانپ کہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا گرتے ہی فوراً مرگیا پیدایش اوسکی قبل ۴۰۰ ہجری کی ہوئی تہی اسجا ہی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء الله تعالی

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذرے ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی مشہور ہین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد الله بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقیہ شافعی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی ۴۹۲ ہجری مین درمیان موصل

چھٹی صدی کی شاعرہ

ہوئی اوسکی شعر بہت اچھے ہیں اوسنے بروز جمعرات چھٹے محرم الحرام سنہ ہجری میں دنیا
دمشق کی موافق بیان مصنف ارج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہیں سہ

ولقد اتيتك والنجوم رواكد	والفجر وهم في ضمير المشرق
وركبت من اهواك كل عظيمة	شوقا اليك لعلنا ان نلتقي

ابن الدہان

ابوالفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص بھی
کہتے ہیں وہ فقیہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف تہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہ
اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تھے ڈھانا مضمون کا
اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچھی طرح پر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان
چھوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہیں وہ باشندہ موصل کا تہی جب تنگ ہوکر
مفلس ہوگیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم
مصر کی خدمت میں جاؤں لیکن جورو کو ساتھ لیجانے کی طاقت نہ رکہتا تہا اسلئے اوسنے یہہ
شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبید اللہ حسینی نقیب علویین کے
پاس موصل میں لکھ بھیجے وہ یہہ ہیں سہ

وذات شجو اسال البين عبرتها	باتت تؤمل بالتفنيد امساكي
لجت فلما راتني لا اصيخ لها	بكت فاقرح قلبي جفنها الباكي
قالت وقد راءت الاجمال محدجة	والبين قد جمع المشكو والشاكي
من لي اذا غبت في ذا المحل قلت لها	الله وابن عبيد الله مولاك
لا تجزعي بانحباس الغيث عنك فقد	سالت نوء الثريا جود مغناك

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جورو کی خرچ اور احتیاج کی خبر لیتے رہیں

چھٹی صدی کی شاعر

فا آوہ رہی خبرگیری مین کرونگا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی سعد کوگیا وان صالح بن
رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سے

اماکفاک تلافی فی تلافیکا ولست تنقم الا فرط حبیکا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد ازان پہر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اوسیجائی اقامت کی
اسیواسطی اسی شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان
صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نی شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری پاس ابو
الفرج مذکور آیا اوسکو بیٹے سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجاکر کہا کہ ای خداوند یہہ
شخص اپنی قصیدہ کافیہ مین ابن رزیک کی ضمین یہہ شعر کہتا ہی سے

امدح الترک ابغی الفضل عندهم والشعر ما نال عند الترک متروکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا — بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ سی
مدح کی جسکی یہہ شعر ہین سے

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استبحت دمی ولم تتورع

وزعمت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص مین درمیان ماہ شعبان ۵۹۲ ہجری کی فوت ہوا سا ننوی برس کا
ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور ملک حجاز کا تھا اوسکا ذکر عماد الدین کاتب نے
درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ بنی ... مین چند ابیات شعر کی
سنے تھے وہ شعر جسی شریف عبد اللہ کی طرف لوگ منسوب کرتے ہین ازانجا یہہ شعر ہی

یا بانة الوادی التی سفکت دمی بلحاظها بل یا فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاه من الوالسهوی وعلیک ان لا تسمعی
کیف السبیل الی تناول حاجة فقصرت یدی عنها ککف الاقطع

درمیان ستہر شوال کی ۵۶۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر مشہور ہی وہ اچھی جید شعرا مین سے ہی - ایک لڑکا تہوک انکہون کے نکاکر روتے شکل اپنی بناکر اوسکی سامنے لسورا کرتا تہا اور واقع مین روتا کبہی نہ تہا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے ہ

عذیری من خذلان یبکی کاٰیة واضلعه مما یحاوله صفر
یبل ماٰقی تهٰبرنیه بریقه ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزهر
ویوهم ان الدمع بل جفونه وهل عصرت یوما من الورق الخمر

یہہ شعر بہی اوسکی مین ہ

ومهفهف کالغصن الا انه تخیر البانات عند لقائه
اضحی بنام وقد تکلل خده عرقا فقلت الورد رش بمائه

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا - رفا نی منسوب طرف رفانہ کا جو کہ ایک چہوٹا ستہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی مشہور بہ کنیت ابن الخیاط شاعر دمشقی وہ منشی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونوا اچھی ہوتی تہی بہت ستہر وتین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان اکثر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ حال تہا اوسکو قدرت کسی شی کی نہ تہی لاچار ہوکر ابن حیوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکہکر بہیجی

چھٹی صدی کی شاعر

يبقى عندي ما يباع بحبة — وكفاك عني منظري عن مخبري
لا ابقيه ماء جه صنتها — عن ان تباع واين اين المشتري

ابن حیوس نے دیکھکر کہا کہ اگر کہتا وانت نعم المشتری تو اچھا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتری کی دی اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۵۴۸ ہجری کی دمشق مین ہوئی گیارہوین تاریخ رمضان سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ سترہوین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملک

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا یعنی ہاجی تہا خلفاء کی اسنے بہت مدح کی ہی بہت سے شہرو مین پہرا ہی بڑی بڑی سردارونسی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعر ہائی ہجو مین ہین سے

استغفر الله من نظم القريض فقد — اقلعت عنه فما لي فيه من ارب
اذ لست انفك من نظم ذا فرغ — اما يبغض عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم — وان مدحت خشيت الله من كذب

درمیان سنہ ۵۳۳ یا سنہ ۵۳۵ یا سنہ ۵۳۶ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصری

اسد الله بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصری اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعجات اسماعیلیہ کا تہا — ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب اور متفنن اور عالم علم فلسفہ کا

اخباری اور شاعر و شیطان انسانون مین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی
ہی مین قلعہ کیف مین درمیان محرم [illegible] ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنے ملک ناصر
صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حق مین لکہے تہے یہہ ہین ؎

يا للرجال لامر هال مفظعه — ما مر قط على قلبي توقعه
يا ذا الذي يقرع السيف هدتنا — لا قام مصرع جنبي حين تصرعه
قام الحمام الى البازي يهدده — واستصرخت باسود البر اضبعه
ومن يسد فم الافعا باصبعه — فهو العليم بما يلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی بہی سماعت
کی ہی بہت لطیف و ظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی وحیدہ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی
کہتا ہی کہ اوسنے ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخر کو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت
دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی ؎

لئن سميت ابراما وثقلا — زيارته رفعت بهن قدري
فما ابرمت الا حبل ودي — ولا ثقلت الا ظهر شكري

کسی [illegible] سنہ ہجری مین فوت ہوا

الآبلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف
اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور ہین
دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاوت کی باعتبار حسن معقول کی
کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف المحال فی وصف الحال مین

چہتی صدی کی شاعر

شیخ صلاح الدین صفدی نی کہا ہی کہ آبلہ اوسکو بسبب فرط ذکاوت و عقلمندی کی کہا کرتے تھے — ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا ؎

دارك یا بدر الدجی جنة   بغیرها نفسی ما تلهوا
وقد روی فی خبر انه   اکثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جمادی الآخر ٥٧٩ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر و علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصفہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبی کہتا ہی کہ درمیان سنہ ٥١٩ کی اصفہان مین پیدا ہوا بعد اوسکی علم فقہ ابن رزاز سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف — اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی — اور علی بن الصباغ سے حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کرکے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے مین استعداد معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ مین اوس سے لگا نہ کہاتا تہا بعد ٥٦٢ ہجری کی دمشق مین آیا میر منشی مقرر ہوا اوسکی نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتب ادبیہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان ٥٩٧ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیہ مین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سے خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی — اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل بہاری سلطان الدین کی مدح ہی جو شروع رجب ٥٤٤ ہجری مین قصیدہ لکہی ہین اوسمین کی یہہ شعر ہین ؎

لو لم یجد بالروح فالحبیبه   مات المحب من الساح نصیبه

ماشج ذو کلف علی احبابه ... بالود الا فانه مطلوبه
انتم عددتم من ذنوبی حبکم ... ما کان اسعد من تعد ذنوبه

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سنجاوی نی صنور مین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑے ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

اقول لظبیة ملکت فوادی ... طوال الدهر وهی به مقیمه
قتلت الصب بالهجران قالت ... اتقتل بالجفا وانا سلیمه

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان ۵۹۰ھ ہجری مین ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے درمیان ذخیرہ کر کی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

وعشی انس اضجعتنی نشوة ... فیه تمهد مضجعی وتدمث
خلعت علی به الاراکة ظلها ... والغصن یصغی والحمام یحدث
والشمس تجنح للغروب مریضة ... والرعد یرقی والغمامة تنفث

ولہ

اقوی محل من شبابک اهل ... فوقفت اندب منه رسما عافیا
مثل العذار هناک نویا دائرا ... واسودت الخیلان فیه اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

چھٹی صدی کی شاعر

واقع ہی درمیان سنہ ۴۴۱ ہجری کی پیدایش اوسکی ہی اوسمین درمیان سنہ ۵۲۴ ہجری کے
چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی ہی ابن نجار نے تاریخ بغداد
مین لکھا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی ۔ حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق
مین اوسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر
مقدسی سی سنہ ۴۸۱ مین سیکھا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس
اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی ۔ پہر خراسان مین آیا
وہان کی سردارون کی مدح کی اس سبب سی بہت جاتی پر اوسکا شعر پہیل گیا چند قطعی
اوسکی لکہکر اور تعریف کی کلام تمام کی ۔ شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ
اوسنی جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی ۔ اور عماد
کاتب اوسکی حال مین یہہ لکھتا ہی کہ اوسنی بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کی
پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان
کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایام ما لا نطیقه　　کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چھوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدب عذاره　　فما اختط حتی صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچھی اور نادر ہین از انجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کی
بہت خوب ہین ؎

اشارة منك تغنيني واحسن ما　　رد السلام غداة البين بالعنم

انگشتان خضاب آلودہ

حتی اذا طاح عنها المرط من دہش	ولحل بالتظلم عقد السلك في الظلم
تبسمت فاضاء الليل فالتقطت	حبات منتثر في ضوء منتظم

غزي مذکور درمیان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے واقع ہی اور جہین ہاشم جد نبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا ۴۹۱ھ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور ۵۲۴ھ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا ــ وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خدا سے امید وار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون ــ دوسری یہہ مین پیر انا اور بڈہا استاد ہون اور تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون ــ قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر بیفائدہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر دینوری ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی او نے بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کر کی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر ہین از انجملہ یہہ شعر ہین ــ

من يستقر تحريم مناه ومن يرغ	يحتض بالاسعاف والتمكين
انظر الى الالف استقام ففاته	عجم وفاز به اعوجاج النون

ولہ ایضاً

من لي باسمر نجتنوه بمثله	في لونه والقد والعسلان
من رامه فليدرع صبراً	على طرف السنان وطرفة الوسنان

راح الصبی یثنیہ کالریح الصبا ... سکران لی من حبہ سکران

طرف کطرف جامح مرح منی ... ارسلت فضل عنانہ عنانی

ایسے شعر اوسکی مضامین نیک سی پرہین اوسنے ماہ صفر سنہ ۵۱۸ ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی سینتالیس برسکی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ سنہ ۵۱۲ ہجری مین وہ فوت ہوا

ابوبکر احمد

ابوبکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تہا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصفہانی اپنی کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے اصفہان مین تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال جسمین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی سنہ ۴۴۹ یا کچہہ اور اوپر ہو ن آخر عہد نظام الملک تک یعنی سنہ ۴۸۵ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے مامور تہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا ہے دسوان حصہ بہی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی — پیدایش اوسکی ارجان مین ہوئی — مقام اور سکی بود و باش کا تستر ہی — یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہین جو لکہے جاتی ہین ؎

من النوائب انّنی ... فی مثل ہذا الشغل نائب

ومن العجائب انّ لی ... صبرًا علی ہذی العجائب

چونکہ وہ فقیہہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع ... فی العصر اوانا افقہ الشعراء

شعر اذا ما قلت دونه الورى | بالطبع لا يتكلف الالقاء
كالصوت فى ظلل الجبال اذا علا | للسمع هاج تجاوب الاصداء

وله ايضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبة | يوماً وان كنت من اهل المشورات
فالعين تنظر منها ما دنا ونأى | ولا ترى نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان ہی یہہ پیدا ہوا تہا اوسکی درمیان ۵۱۲ہجری کی ــ اور وفات ماہ ربیع ۵۷۹ہ درمیان شہر تستر کی باشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص انکی زمانہ اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی. اسکا باپ غزلین بازارین طرابلس کی گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قران حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جا کر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا تہا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوئی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نے اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا ــ درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات ایسی کہ برابر کی یار و دشمن ہوا کرتی ہین چلی رہتی تہی یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی مین سے

واذا الكريم رأى الخمول نزيله | فى منزل فالحزم ان يترحلا
كالبدر لما ان تضاءل جد | فى طلب الكمال فحازه متنقلا

سفہا لحلمك ان رضيت لشربه — رزق ورزق الله قد ملأ الملا

ساهمت عليك مروءتك فاعدا — افلا قليت بهن ناصية الفلا

ولہ ایضا

انكرت مقلته سفك دمي — وعلا وجنته فاعترفت

لا تخالوا خاله في خده — قطرة من دم جفني نطفت

ذاك من نار فؤادي جذوة — فيه ساخت وانطفت ثم طفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سے بہتر ہیں پیدایش اوسکی ۴۷۳ ہجری میں درمیان طرابلس کی ہوئی ــ وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر ۵۴۸ ہجری میں ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہی اوسکی مشہد میں ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ میں اوسکی قبر پہ یہ شعر لکھی ہوئی دیکھے ہیں ــ

من زار قبري فليكن موقنا — ان الذي القاه يلقاه

فيرحم الله من زارني — وقال لي يرحمك الله

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل اور عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اس کتاب میں بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہی ــ ایک دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی ۵۶۲ ہجری ماہ رجب میں فوت ہوا اوسکی بدن کا چہرہ سیاہ تہا اپنی زمانہ میں علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ میں اور ادب اور شعر گوئی میں اپنا نظیر نرکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہیں ــ

جلت لدي الرزايا بل جلت هممي — وهل يضر جلاء الصارم الذكر

عزيزي بتغيير عن حسن شيمته   صرف الزمان وما ياتي من الغير
لو كانت النار للياقوت محرقة   لكان يشتبه الياقوت بالحجر
لا تغررن باطماري وقيمتها   فانما هي اصداف على درر
ولا تظن خفاء النجم من صغر   فالذنب في ذاك محمول على البصر

ابو الصلت

امیہ بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیہ اور عربیہ کا گذرا ہی اوسنے ایک کتاب مسمی حدیقہ اسلوب بہجة الدہر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکہ بہت جانتا تہا اسلئی اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تہے علوم متقدمین جانتا تہا اندلس سی نقل کرکی ثغر الاسکندریہ مین جا بسا تہا اوسکی شعر ہین شعر

اذا كان اصلي من تراب فكلها   بلادي وكل العالمين اقاربي
ولا بد لي ان اسال العيس حاجة   تشق على شم الذرى والغوارب

وله

ومهفهف تركت محاسن وجهه   ما مجه في الكاس من ابريقه
ففعالها من مقلتيه ولونها   من وجنتيه وطعمها من ريقه

شعر اوسکی بہت اچہی ہین آخر وقت زندگی مین درمیان شہر مہدیہ کی جاکر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبہ شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماہ محرم کو فوت ہوا

تقیہ

یہہ عورت والدہ علی کی مسماة تقیہ بیٹی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا و اجداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہہ عورت بڑی فاضلہ تہی اسکی شعر اور قصاید اور قطعی بہت اچہی ہین — وہ حافظ ابو طاہر

چھٹی صدیکی شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت مین مدت تک ثغر اسکندریہ مین رہی اوسنے اسکا اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات مین لکہا ہی کہ ایک روز میری گہر مین وہ اتری میری اونگلی چاقو سی کٹ گئی تہی اوسمین سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے نے جلد سی اپنی اوڑہنی مین سے ایک ٹکڑا کپڑا نکالا جلد سی پہاڑ کر مجہکو دیا اوسپر وہ کپڑا مینے باندہا سماۃ تقیہ بہی دیکہہ رہی تہے اوسنے یہہ شعر بناکر فی البدیہہ پڑہی ہے

لو وجدت السبیل جدت بخدی ۔۔۔ عوضا عن خمار تلك الولیدۃ
کیف لی ان اقبل الیوم رجلا ۔۔۔ سلکت دھرھا الطریق الحمیدۃ

سوار اوسکی اور بہی اوسکی شعار بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ھ ہجری مین درمیان دمشق کی ہوئی ہے ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور مین پیدا ہوئی اوایل ماہ شوال ۵۷۹ھ ہجری مین فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن مقلد بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امرا مین سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر مین درمیان ۵۲۶ھ ہجری کی پیدایش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہین ہے

ومعشر یستحل الناس قتلھم ۔۔۔ کما استحلوا دم الحجاج فی الحرم
اذا سفکت دما منھم فما سفکت ۔۔۔ یدای من دمه المسفوك غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بہ سبط ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن نوشتکین کا غلام تہا اوسکا نام نوشتکین تہا اوسکے باپ سینے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار مین شیرینی الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوشی الفاظ بہت ہی تمام جہا نمین اوسکی نظم مشہور ہوئی

ادیب عراق پر اوسنے فوقیت حاصل کی اوائل چھٹے قرن میں درمیان عراق کی پیدا ہوا ۵۲۳ ہجری میں
بنیت کا ۵۸۲ ہجری کو فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین ـــ

لو بقي فيك لمشتاق اذا وقفا	الا اذكار زمان يبعث الاسفا
ونظرة ربما اوسلت واتبعها	والطرف ينكر من مغناك ما عرفا
يا منزلا باللوى اقوت معالمه	لو بيعت شوقي الى سكانه وعفا
لولاك ما هاجني نوح الحمام ولا	هفا بي الشوق علويا اذا خطفا

تعاویذی اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ تعویذ بہت لکہا کرتا تہا اور اوسکا باپ عشر اور جادو کیا
کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچہا کہ تو کب پیدا ہوا تہا اوسنے کہا کہ درمیان
۵۱۹ سنہ ہجری کی کرخ میں پیدا ہوا تہا

ابن المعلم

ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا بیٹا فارس اور اسکی کا لقب بلقب تجم
الدین وہ بہت بیکساخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعرا دین سے جنکا شعر مشہور ہوکر پہیل گیا
تمام تر اوسنے اس قسم کے شعر بہی کہی تہی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی
مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہین وہ اکثر گایا کرتے ہین یاد تہیں چنانچہ یہہ حالت تہی کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہی جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے ـــ درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن تعاویذی کی ہنسی و چہل اور کہیلے اور ہجو ہوا کرتی تہے ۵۹۲ سنہ ہجری مین شاعر مذکور فوت
ہوا نوے برس سے زیادہ عمر اپنی پیدایش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر ۵۰۱ سنہ ہجری مین
ہوئی تہی ـــ ہرات نضم ایک گانو ہی اعمال نہر جعفر سی درمیان اوسکی اور درمیان
واسط کی دس فرسخ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسکی مذکور میں
مسند

چہٹی صدی کی شاعر

وزا ت پائی یہہ شعر اوسکے ہیں

ما یرید العذال واللوام	امقلنا فی العود لا مقام
مل الی زامة ملك الاجزع الاجرع	حسنا ولا البشام البشام
کیف یحی معالم الحب والآثار	فیها کانها اعلام
فلان کانت المعانی کما قیل	فاین الهوی واین الخیام
ولعمری ان الوقوف علی غیر	دیار بها الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہو گیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چہوڑکر موصل میں آرہا تہا بغداد میں بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا — عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیا ہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہیں اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ کہ جسمیں کی یہہ شعر ہیں ہے

اری النصر معقودا برایتك الصفرا	فسر وافتح الدنیا فانت بها احری

ازانجملہ

یمینك فیها الیمن والیسر فی الیسری	فبشری لمن یرجوا لندی بهما بشری

پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۵۱۰ھ ہجری کی ہوئی ماہ شعبان سنہ ۵۹۹ھ ہجری میں درمیان موصل کی فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد اللہ بن قاسم

بن عبید اللہ بن سلیمان بن وہب وزیر حارثی — اولاد حرث بن کعب بن عمر الدیانی سے
ہی مشہور نام بارع ہی شاعر مشہور اور ادیب ہے بغداد ہی ہے وہ نحوی اور
لغوی اور مقری اور ادیب بہت لوگون کو اوسکی ذات سے فایدہ ہوا خصوصا قرآن شریف
پڑہانے سے وہ خاندان وزارت سے تہا کیونکہ دادا اوسکا قاسم نے وزارت خلیفہ
معتضد اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی یہہ وہی شخص ہے جسنے اپنا نام ابن رومی شاعر
رکہا تہا اور عبید اللہ بہی معتضد کا وزیر تہا — اور سلیمان ابن وہب بہی وزیر تہا
اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکہنے سے مستغنی ہے اور بارع مذکور بہی فضلا مین سے
گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچہی ہین اور تالیفات بہت نادر ہین ایک دیوان
شعر کا بہی بہت تحفہ ہی — درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی ہباریکی نوک
جوک رہا کرتی تہے کیونکہ وہ دونو رفیق اور ہم صحبت تہے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ
بارع مذکور کسی امیر کی سرکار مین ملازم ہوکر حج کرنے گیا جب حج کر کی مراجعت کی
کئی دفع شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک بڑا قصیدہ خفگی امیز
اوسکی پاس لکہہ کر بہیدیا اوس قصیدہ مین اگر فحش نہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن
صرف ایک شعر اوسکا لکہا جاتا ہی وہ یہہ ہی ؎

یا ابن ودی وابن ودی وابن ودی — عثرت طرفہ الرئاسۃ بعدی

جب بارع نے وہ قصیدہ پڑہا اوسکا جواب لکہا اوس جواب مین بہی فحش ہے لیکن اول
یہہ شعر ہین ؎

وصلت رقعۃ الشریف ابی یعلی — فحلت محل لقیاہ عندی
فتلقیتہا باہلا وسہلا — ثم الصقتہا بطرفی وخدی
فنفضت الختام عنہا فما — ظننت بالضناب اذ ابشاب السعد

بين جلو من العتاب و مر   هو اولي به وهزل وجد

وتجن علي من غير جرم   ملام يكاد يحرق جلدي

يدعي انني خبيث وقد دار   سر ان احاشاه من قبيح رد

ثم دع ذا اما للرياسه والحج   اين لي من حمل انف وحقد

فماذا علمت بالله اني   قد تنكرت او تغير عهدي

من تراني ام عامل ام وزير   لامير ام عارض للجند

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی ویسلوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۴۴۳ ہجری مین ہوئی بغداد مین پیدا ہوا — بروز سہ شنبہ ستروین تاریخ جمادی الآخر یا پہلی کو سنہ ۵۲۴ ہجری مین فوت ہوا آخر عمر مین اندہا ہوگیا تہا

العمید طغرائی

عمید فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ملقب بلقب مؤید الدین اصفہانی منشی معروف بنام طغرائی تہا یہہ شخص بہت فضل در علم اور لطافت طبع رکہتا تہا اپنی ہم عصرون پر نظم بنانی مین فوقیت لیگیا تہا اور نثر بہی خوب لکہتا تہا — سمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب مین کیا ہی بہت تعریف اوسکی لکہی ہی اور ایک قطعہ بہی اوسکی شعرونکا لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر سنہ ۵۱۵ ہجری مین مقتول ہوا طغرائی مذکور کا دیوان بہت اچہا ہی اچہی اشعار ہین سب سے اوسکی ایک قصیدہ اوسکا لامیۃ العجم مشہور ہی یہہ قصیدہ ویسا ان بغداد کی سنہ ۵۰۵ ہجری مین بنایا تہا اپنی حال کو اوسمین بیان کرتا ہی اور زمانیکا شکوہ بہت کیا ہی اوسکا اول یہہ ہی

اصالة الراي صانتني عن الخطل   وحلية الفضل زانتني لدى العطل

یہہ بہت بڑا قصیدہ ہی ساٹہہ شعر اسمین ہین ہر ایک شعر مین بہت تحفہ کیفیت ہی اگر بڑا نہوتا تو اوسکا ذکر کیا جاتا مگر لوگون کی پاس بہت موجود ہین ایک شعر اوسکی یہہ ہین —

یا قلب مالك والهوى من بعد ما — طاب السلو واقصر العشاق
اوما بدا لك فى الافاقة والالى — نازعتهم كاس الغرام افاقوا
مرض النسيم وصح والداء الذى — تشكوه لا يرجى له افراق
وهدا خفوق البرق والقلب الذى — تطوى عليه اضالعى خفاق

وله ايضاً

اجد البكا يا مقلتى فاننى — على موعد للبين لا شك واقع
اذا جمع العشاق من عندهم غداً — فواخجلتا ان لم تعنى المدامع

عماد کاتب نے درمیان کتاب نصرة الفترة اور عصرة القطرة کے جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی ہے انہیں میں یہہ ذکر کیا ہے کہ طغرائی مذکور بنام استاد مشہور ہو گیا تھا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل میں وزیر تھا - جبکہ درمیان مسعود اور اوسکے بھائی سلطان محمود کے قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نے فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاد ابو اسمعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کے وزیر کو خبر دی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تھا اوسنے شہاب اسعد سے جو کہ اوسوقت میں بطور نیابت منشی نصیر کی کار طغرائی کرتا تھا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد ہے وزیر مذکور کافر ہے - محمود کے وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو فوراً مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بھی بسبب اوسکی خوف کے کچھ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ ایسا ہی ظالم تھا یہہ واقعہ ۵۱۳ھ ہجری میں ہوا بعضے ۵۱۴ھ بیان کرتے ہیں بعضے ۵۱۵ھ ہجری کہتے ہیں بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹھ برس کی تھی اور ایک شعر سے اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکے بچہ پیدا ہوا تھا جب اوسنے یہہ شعر کہا تھا

هذا الصغير الذى وافى على كبرى — اقر عينى ولكن زاد فى فكرى

سبع وخمسون لو مرّت علی حجر — لبان تاثیرہ فی ذلك الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز یا کئی برس زندہ رہا — طغرائی اوسکو کہتے ہین جو طغرا لکھنے پر مامور
ہوے کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر سنہ ۵۱۶ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام نے
کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروایا تہا اوسکا بدلا لی لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص
شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سے علم فقہ
اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف مین بہی اوسنے کلام کئی ہین الا علم ادب اور نظم بنانا اوسکو
بہت مرغوب تہا لیکن اسمین بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی
رسالی بہت فصیح اور بلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف
بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسسے لوگون نے بہت روایتین سُنے ہین دیوان اوسکا پڑہتا ہی اور
رسالی اوسکے بہی لکہے ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات
کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا اپنی تئین کہینچتا ہی رہتا تہا
کسیسے بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا
عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ سنہ ۵۷۴ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی
طرز و روش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

كم تبادی وكم تطول طرطو — رك ما فيك شعرة من تميم
فكل الضبّ واقرط الحنظل اليابس — واشرب ما شئت بول الظليم
ليس ذا وجه من يضيف ولا — يقري ولا يدفع الاذى عن حريم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اوسکی جواب مین یہہ شعر بنا ئے

لا تضع من عظیم قدر وان کنت مشارا الیه بالتعظیم

فالشریف الکریم ینقص قدرا بالتعدی علی الشریف الکریم

ولع الخمر بالعقول رمی الخمر بتنجیسها وبالتحریم

شیخ نصر اللہ بن مجلی مشارف الصناعة جو کہ ایک ثقہ اور معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت میں سے
گذرا ہے وہ کہتا تھا کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے کہا
یا امیر المومنین جس روز تمنے مکہ فتح کیا تھا اوس روز تمنے یہہ کہا تھا کہ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں امن
لیگا او رجا گھسیگا اوسکو امن ہوگی تمنے اونکے ساتھہ یہہ سلوک کیا اور اوسکی خاندان نے آپ کے بیٹے امام
حسین کے ساتھہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ کیا تو نے ابن صیفی کے
شعر نہیں سنے جو اوسنے اسی معاملہ میں بنائے ہیں میں نے کہا کہ نہیں ضرور سنونگا اسی حال میں
میری آنکہہ کہل گئی میں اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کے گھر آیا اور اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا
سب حال اوسکو کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہاں تک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور قسم کہا کر
مجھسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ میں نے بنائے ہیں کسیکو اطلاع ان پر نہیں ہوئی
وہ یہہ ہیں ــ

ملکنا فکان العفو منا سجیة فلما ملکتم سال بالدم ابطح

وحللتم قتل الاساری وطالما غدونا علی الاسری نعف ونصفح

فحسبکم هذا التفاوت بیننا وکل اناء بالذی فیه ینضح

حیص بیص اسکو اسواسطے کہتے ہیں کہ ایک روز اوسنے لوگوں کو اضطراب میں دیکھکر یہہ کہا تھا
کہ یہہ لوگ کس حیص بیص میں ہیں پس یہی لقب اوسکا ہوگیا معنے حیص کی شدت اور
بیص کی اختلاط میں عرب بولا کرتے ہیں کہ آدمی حیص و بیص میں پڑی ہوتی میں یہی محاورہ
اردو میں مستعمل ہے بروز چہارشنبہ چھٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ میں درمیان بغداد کی صبح کی وقت

چھٹی صدی کی شاعر

فوت ہوا قریش کی قبرستان مین جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق حظیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین از انجملہ ایک کتاب زینۃ الدہر اور عصرۃ اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیۃ القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال بعد شعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سی مطلع تہا ایک کتاب اوسکی لمح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادبیہ مین تہی یہہ اوسکی شعر ہین

ومعذّر في خدّه ورد   وفي فمه مدام

ما لان لي حتّى تغشّى   صبح سالفه ظلام

كالمهر يجمح تحت راكبه   ويعطفه اللجام

ولہ ایضا

اخذت طلعة العذار بخدّيه   فزادت في حسنه حسراتي

قلت ماء الحيوة في فمه العذب   دعوني اخوض في الظلمات

ولہ

شكوت هوى من شفّ قلبي بعده   توقّد نار ليس يطفى سعيرها

فقال بعادي عنك اكثر راحة   ولولا بعاد الشمس احرق نورها

اوسکی سب شعر اچھی ہین بروز دوشنبہ پچیسوین یا پندرہوین ماہ صفر ۵۶۸ ہجری کو درمیان بغداد فوت ہوا اور مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چہٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ منیہ بنی خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تہا — جبکہ ظافر بن اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون نے صالح سے مدد طلب کی یہہ لکہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے قتل پر تہے سزا دو اوسنے صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اور اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا شہر سے بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اوس قتل مین شریک تہا اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہوکر تدبیر بند و بست دولت کا کرنے لگا اونیسوین ماہ ربیع الاول ۵۴۹ ہجری مین وزیر ہوا تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور خندہ پیشانی سی ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی دو حصونمین ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

کم ذا یرینا الدهر فی احداثه عبرا وفینا الصد والاعراض
ننسی الممات ولیس یجری ذکره فینا فتذکرنا به الامراض

ولہ

مشیبک قد نضا صبغ الشباب وحل الباز فی وکر الغراب
تنام ومقلة الحدثان یقظی وما ناب النوائب عنک ناب
وکیف بقاء عمرک وهو کنز وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسکا بھی وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور بیاہ لیا

— صالح کا اقتدار بڑہا کہ عاضد اوسکی قید او قبضہ مین ہوگیا آخر عاضد نی تنگ آکر یہہ تجویز کی
کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ اسلئے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر
گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آوی یا گہر سے باہر جاوے فورًا اوسکو قتل
کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین کہات لگا کر بیٹہے تہے رات کو جاتے تہے کہ اوسپر حملہ
کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیے اوس حال سی اطلاع اوسکو نہ تہی اور نہ ان لوگونکو غرض
صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون سینے چارطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی
زخم شدید آیے ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہوکر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آیے
دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون سینے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو
اوٹہا کر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ
رمضان ۵۵۶ ہجری کی تہے پیدائش ۴۹۵ ہجری مین ہوئی تہی بعد اوسکی مرنیکے اوسکا
بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنے دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب
اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون
ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جا بجے پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجا کر دفن
کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی
اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان
بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین

لو کان بالصبر الجمیل ملاذہ　　ما سح وابل دمعہ ودفاذہ
ما زال جیش الحب یغزو قلبہ　　حتی وہی وتقطعت افلاذہ

لو بقی فیه مع العذار بقیة — الا رسیس محبتی جذاذه

من کان یرغب فی السلامة فلیکن — ابدا من الحدق المراض عیاذه

لا تخدعنک بالفتور فانه — نظر یفیق بقلبک استلذاذه

یا ایها الرشاء الذی من طرفه — سهم الی حب القلوب نفاذه

در یلوح بفیک من نظامه — خمر یجول علیه من نباذه

وقناة ذاک القد کیف تقومت — وسنان ذاک اللحظ ما فولاذه

رفقا بجسمک لا یذوب فاننی — اخشی بان یجفو علیه لاذه

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے درمیان مصر کی ماہ محرم ۵۸۸ھ ہجری میں وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن سارہ کا کبر اندلس شنترینی شاعر مشہور ہی پیشا عر ناظم و ناثر تہا اگرچہ بنصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلائد عقیان اور ابن بسام نی ذخیرہ میں کرکے بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل شہر میں بہیجا گیا کرتا تہا بوجہ شفقت و محنت کی کسی عالم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اپنی حال میں یہہ کہتا ہی سہ

اما الوراقة فهی انکد حرفة — اوراقها وثمارها حرمان

شبهت صاحبها بصاحب ابرة — تکسو العراة وجسمها عریان

ولہ

ومعذر رقت حواشی حسنه — وقلوبنا وجدا علیه رقاق

لم یکس عارضه السواد وانما — نفضت علیه سوادها الاحداق

کیسی اچہی ایک لڑکی کی تعریف میں یہہ کہی ہی

وسهفهف المبرت فی اطرافه — قمرا باطواق المحاسن یشرف

چوتھی صدی کی شاعر

یفضی الی المهجات منه صعدة ۔ متالق فیها سناق ازرق

وله

وصاحب لی کداء البطن صحبته ۔ یودنی کوداد الذئب للراعی

یثنی علی جزاه الله صالحة ۔ ثناء هند علی روح بن زنباع

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن
مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا
تہا ۔ اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمین اچہی شعر ہین اوسینے درمیان [illegible]
ہجری کی شہر مرسیہ مین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد الله

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علمون مین بہت
خوب تہا ۔ شہر بلنسیہ مین رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تہے علم پڑہتے تہے
وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابین بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف
کی ہین ازانجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد مین یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و
غریب باتین اوسمین لکہی ہوئی ہین اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہے
اسمین مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا صاحب دیوان
جسکا نام ضوء السقط رکہا ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان مین اوسینے
تصنیف کی ہی ۔ یعنی سین ۔ اور صاد ۔ اور ضاد اور ظا ۔ اور دال انکی بیانمین
لکہی ہی اس کتاب مین عجیب اور غریب باتین لکہی ہین اور ایک کتاب الحلل فی شرح
ابیات الجمل ہی ۔ اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبہ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک
کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے سنا ہی کہ دیوان متنبی

ہی اوسنے شرح کی ہی مگر دیکہنے میں نہیں آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچہہ اوسنے تصنیف کیا ہی
یا کلام کہی نہیں خالی جودت سے نہیں اوسکی نظم بہت اچہی ہی از انجملہ یہہ قول ہی ــ

اخو العلم حيّ خالد بعد موته — واوصاله تحت التراب رميم
وذو الجهل ميت وهو ماش على الثرى — يظن من الاحياء وهو عديم

درازی شب میں یہہ شعر اوسکی ہیں

ترى ليلنا شابت نواصيه كبرة — كما شاب في الجو روض بهار
كان الليالي السبع في الجو جمعت — ولا فصل فيما بينها لنهار

پیدایش اوسکی سنہ [illegible] ہجری میں درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی مہینی سنہ [illegible] ہجری میں
درمیان شہر بنسید کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم و ادیب معروف
مغربی اصل اوسکی شہر مریہ کی جو ایک شہر اندلس کا ہی ہمیشہ کا اوسنے درمیان ہوا اور پیدایش اوسکی
بلاد یمن میں پائی ــ ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے
درمیان بغداد کی اکثر اقامت کی لڑکوں کو وہاں تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب
اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلت
عارف ادب و حکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمیں ظرافت اور خوش
طبعی بہری ہوئی ہی ــ اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو الحکم مذکور
طبیب دار الشفائی لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دوائی خانہ اوٹہا
کچہہ رہتا تہا کہ چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہاں خیمہ پڑتا وہاں وہ بیماروں کو
دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف میں ایک کتاب نہج الوضاح

چھٹی صدی کی شاعر

لا زال الجلا عنہ ہی پھر ابو حکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اکثر اشعار اوپر اجری
ظریفہ اوسمین ذکر کی گئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکھا ہی
کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امرا بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک
شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین محبت اور مودت الفت
و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرے
اسلئی ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکھہ
دو ابو الحکم نے یہہ شعر لکھہ دیئے

ابا الحسین استمع مقال فتی — عوجل فیما یقول فان تجلا
هذا ابو الوحش جاء ممتدحا — للقوم فتوہ انبه اذا وصلا
واتل علیهم بحسن شرحك ما — اتلوه من شرح حاله جملا
وخبر القوم انه رجل — ما ابصر الناس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله — لا یبتغی عاقل به بدلا
وهو علی خفة به ابدا — معترف انه من الثقلا
یمت بالثلب والرقاعة والسخف — واما بغیر ذاك فلا
ان انت فاتحته لتخبر — ما یصدر عنه فتحت منه خلا
فسمه ان حل خطة الخسف — والهون ورحب به اذا رحلا
وسقه السم ان ظفرت به — وامزج له من لسانك العسلا

پیدایش اوسکی سنہ ۴۸۶ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن دحیہ نے اپنی ذیل مین
بیان کیا ہی اور بروز چہارشنبہ چوتہی ذیقعد سنہ ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چھٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی ہی بن عبد اللہ بن قسم بن نضر بن
قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض تک نسب
مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ
تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وپند خوب جانتا تہا
چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار جلدونمیں
یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کین ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف
سے بہت ہیں — علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصوںمیں
ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب
اوسکی تصنیف سی ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی
تصنیف سی بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتھ سی اوسنے بہت کتابیں لکھی ہیں — کہتے ہیں کہ
جو سے اون قلموں کے پہونشر ہی جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہا تا تہے جمع کر رکہی تہے
اون پہونشرونکا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس برادہ
قلم سی میری غسل کا پانی گرم کر کے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت
لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعرونمیں خطاب کرتا ہی ع

عذیری من فتیة بالعراق — قلوبهم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب — وقول الغریب فلا یعجب
میازیبهم ان تندفت بخیر — الی غیر جیرانهم تقلب
وعذرهم عند توبیخهم — مغنیة الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

ہوتی تھے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تہا بغداد میں درمیان شیعون
اور سنیون کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل تھے حضرت علیؓ سے یا حضرت
علیؓ شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علی افضل تھے اور سنی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر افضل
تھے غرض کہ دونو فرقون کی آدمیون نے یہہ تجویز کی کہ جو ابوالفرج کہے وہ مانی
گی دونو جانب نے تسلیم کر کے عین حالت وعظ میں کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا درس کہہ
رہا تہا اور صدہا آدمی سن رہے تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتے ہیں ایا حضرت
ابوبکر افضل تھے یا حضرت علیؓ ابوالفرج نے یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیے تاکہ دونو
فرقے خوش رہیں یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل ان دونو میں سے وہ جسکی بیٹی تھی اوسکے
یہہ کہتے ہی منبر سے اوتر کھڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نپاویں کہ اس سے مراد کون شخص ہے کیونکہ
سنیون نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہ رضہ جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی بیبی تھے
وہ افضل ہوئی حضرت علی رضہ سے اور شیعون نے اسکلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی
یعنی حضرت فاطمہ بیبی تھے حضرت علی رضہ کی اسواسطے وہ افضل ہوئی ابوبکر سے یہہ معنی اس
کلام کی ہیں غرضکہ دونون نے اپنی اپنی نزدیک سمجھ لیا فیصلہ کچھ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی
مجمل دیا جسکی دونو معنی ہوسکتے ہیں ایسی ایسی لطیفہ جواب اس فاضل کی مشہور ہیں وہ بہت
اچھا آدمی تہا اوسکی خوبیاں بہت ہیں جنکی شرح بہت بڑی ہی پیدایش اوسکی ۵۰۸ یا ۵۱۰
ہجری میں ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارہویں تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں درمیان بغداد کی
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابوالقاسم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالقاسم وابوزید دو کنیت رکھتا تہا نام اوسکا عبدالرحمن بن خطیب
ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابو عمر احمد بن ابوالحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

وخیل اندلس ہی اوسکی تصنیف سی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام
اور کتاب نتایج الفکر ومسئلہ رویۃ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال میرا جواب بار جی
نہیں رہ گیا ہی جو ان کا سود یا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعروں کو صحیح پڑہا کری وہ شخص کا
مستجاب الدعوات ہوجاوے وہ یہ ہیں ‌‌ـــ

یامن یری ما فی الضمیر ویسمع ... انت المعد لکل ما یتوقع
یامن یرجی للشدائد کلہا ... یامن الیہ المشتکی والمفزع
یامن خزائن رزقہ فی قول کن ... امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی فقری الیک وسیلۃ ... فبالافتقار الیک فقری ادفع
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ ... فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعو واہتف باسمہ ... ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا ... الفضل اجزل والمواہب اوسع

اشعار اوسنے بہت کہی ہیں اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہیں وہ ایک شہر میں پرہیزگاری
کیا کرتا تہا یہاں تک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان
اوسپر کیا تین برس تک وہاں مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۰۸ھ ہجری میں درمیان شہر مالقہ کی
ہوئی مراکش میں روز پنجشنبہ وقت ظہر کی وقت جبکہ ستائیس ماہ شعبان ۵۸۱ھ ہجری میں

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد
بن عصام بن فضل بن ظفر بن غلاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجاء بن ابی بن
شبیل بن ابی الیسر کعب انصاری ہی معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابو القاسم
ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کی اوسنے سماعت کی یہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحو مین بہت مفید ہی از انجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تینتالیس جلدین
اس کتاب کی ہین اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنّی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسینی کی ہی
اوسکی دو جلدین ہین اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ میں نے باوجود بہت دیکہنی شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہین دیکہی — اور ایک
کتاب البروض ہی ایک جلد مین — اور ایک کتاب الدروس علم نحو مین ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیان مین اس کتاب مین متنبی کی چوریان
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدون مین ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظا مین اور ایک کتاب العفو ومقصور اور
ممدود کی بیان مین ابو محمد مذکور کی وقت مین درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تہی
یعنے ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگر ان سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تہے باوجودیکہ نحویون مذکورہ مین سے ہر ایک شخص اپنی وقت کا
امام تہا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تہے — پہر ابو محمد مذکور
بغداد کو چہوڑکر موصل مین پاس وزیر جمال الدین صفہانی کی آیا اوسنے بہہ بہت خاطر
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابین موصل مین پڑہنی لگی تہے اور میں نے دیکہا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تہے اوسنے اتوار کی دن ماہ شوال ۵۶۹ ہجری مین درمیان موصل کی وفات
پائی اور مقبرہ معافی مین مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چہبیسوین رجب ۴۹۴
مین درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق مین ہوئی تہی اوسکی نظم بہی اچہی ہی

وہ یہہ ہی —

لا تجعل الهزل دابا وهو منقصة ... والجد يعلو به بين الورى القيم
ولا يغرنك من ملك تبسمه ... ما تصخب السحب الا حين تبتسم

ولہ ایضا

لا تحسبن ان بالشعر ... مثلنا ستصير
فللدجاجة ريش ... لكنها لا تطير

ولہ ایضا

لا عزو ان اخشى فراق ... وكر وتخشاني الليوث
اوما ترى الثوب الجديد ... من التفرق يستغيث

عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی معہ اشعار کی لکہا ہی

الابیوردی

ابو المظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مروة منصور بن معویہ الاصغر محمد بن عثمان ابن عنبسہ اصغر بن عتبہ بن اشرف بن عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی ابیوردی شاعر مشہور ہی یہہ شخص ادبا و مشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمیں کی ہیں — ایک قسم کا نام عراقیات ہے ایک نجدیات — ایک وجدیات متاخرین شعرا و محققین سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم میں اپنی زمانہ میں یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب میں حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہکر فارغ ہوتا بہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی اوسکی

عالم

یہہ شعر ہین سہ

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت — لنا رغبۃ اورھبۃ عظاؤھا
فلما انتھت امالنا علقت بنا — شدائد ایام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامھا — فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ — رقاق الحواشی کاد یقطر ماؤھا
اذا ما ھممنا ان نبوح بما جنت — علینا اللیالی لم یدعنا حیاؤھا

ولہ ایضاً

تنکر لی دھری ولم یدر اننی — اعز واحداث الزمان تھون
فبات یرینی الدھر کیف اعتداؤہ — وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہین از انجملہ تاریخ ابیورد — اور نسا — اور مختلف ومؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وائتلف فی انساب العرب لغت مین بہی اوسکی تصنیف السبی ہین کہ اوسسے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہین ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۰۷ ہجری کو درمیان اصفہان کی مسطور ہوئی کہ کسینے زہر کہلاکر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباورد بہی کہتے ہین وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان مین سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوئی ہین

ابن الہباریہ

شریف ابو علی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار پرگو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہ بچا

چہٹی صدیکی شاعر

سچا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہی خریدہ میں کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعرائے نظام الملک میں سی تہا اوسکی شعر ہجو اور غزل غالب تہے اور واہیات بہت کہتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر میں بلکہ اوس سے بہی دو چار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک کی سرکار میں ملازم تہا — کہتے ہیں کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنائم میں دونوں کے درمیان بہت چشمک چہاٹرا اور لوگ جوڑ توڑ کیا کرتے تہے — ایک روز ابو الغنائم نے ابن ہباریہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کرے تو میں تجکو انعام دونگا یہہ وعدہ ہو کر ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح میں ایسی شخص کی ہجو کروں جسکی تمام اشیاء میری گہر میں موجود ہیں اور کوئی چیز میرے گہر میں ایسی نہیں ہی جو اوسکی دی ہوئی نہو پہر کسطرح ہجو کروں اوسنے کہا کہ ہم تم کو انعام بہی دیتے ہیں اور آخر کو انعام بہی دیتی ہیں آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوسنے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو میں کہے وہ یہہ ہیں —

لا غرو ان ملک ابن اسحاق وساعده القدر

وصفت له الدنیا وخص ابا الغنائم بالکدر

فالدهر کالدولاب لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنے کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوس بقر میں اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ پروا نہیں ہی نظام الملک رضی والاطوس ہی کا تہا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکے اعزاز و اکرام میں کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیوں میں سے تہی — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد میں ہیں جو کہا کرتے ہیں السفر وسیلة الظفر —

قالوا اقمت وما رزقت وانما ۔ بالسير يكتسب اللبيب ويرزق
فاجبتهم ما كل سير نافعا ۔ الحظ ينفع لا الرحيل المقلق
كم سفرة نفعت واخرى مثلها ۔ ضرت ويكتسب الحريص ويخفق

تو بیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب بسایح الفطنة درمیان نظم کلیلہ ودمنہ کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صادح وباغم ہی اوسکو بہی کلیلہ ودمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزی مین گننے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی ۵۰۴ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر ابن داغر ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المهاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جیدا و شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر یکتا مشہور تہے ان دونومین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف وظرائف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین

ابن منير هجوت مني ۔ حبرا افاد الورى صوابه
ولم يضق بذاك صدري ۔ فان لي اسوة الصحابه

وله ايضا

كم ليلة بت من كاسي وريقته ۔ نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لا تحتمي عني مراشفه ۔ كانما ثغره ثغر بلا والي

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسیکی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا اون ایام مین

چھٹی صدی کی شاعر

درمیان حلب کی تھا اوس دیوان سی میں نے بہت کچھ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی ۴۷۸
ہجری میں درمیان عکا کی ہوئی — اکیسویں شعبان ۵۴۸ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری
ادیب شافعی مصری معروف با بن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان
مصر کی تھا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکھتے تھے
اوسکا دیوان شعر کا ہی جی میں نے نہیں دیکھا ہی ایک بیت اوسکی میں نے سنی ہی اوسیا
سے مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی ؎

اذا لاق بالمحب غرام — فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچھی ہیں بروز سہ شنبہ نویں ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہیں
کہ محرم میں ۵۶۳ ہجری میں فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسنی قبہ کے
نزدیک جسمیں امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہاں سی اوکہاڑکر قریب حوض کی جو کہ
معروف بنام مودود کی ہی وہاں لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ
کرتے ہیں — کیزان اوسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ اوسکا دادا کوزے بناکر بیچا کرتا تہا
ہندی میں جسکو کوزہ کر کہتے ہیں اسطور سی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کرکی کیزانی
کہتے تہی

شہاب الدین سہروردی

ابو الفدا اور اسمعیل

ابن خلکان سے نقل کرکے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۷ ہجری کی ابو الفتوح یحیی بن حبش بن امیرک
ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب میں حالت قید میں فوت ہوا ملک
ظاہر غازی نے بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گھونٹوا کی مارڈالا تہا اسکی

مذکور سے فی اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سے پڑہا تہا
سہروردی مذکور نے طرف ولایت کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تہا اسواسطے وہ اسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے کر دیا تہا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہئے
کیونکہ اوسکی بد دینی اور سوء مذہبی ظاہر ہو گئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بہائی جیلی
سے تہے یہہ بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تہے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہے
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجہسے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہو جاوے مینے کہا یہہ الہام ہے یا خبر آپ کو
کہان سے ہوا اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکہا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ مین بادشاہ ہونگا
مینے کہا فرمائیے تو سہی مین بہی مستفید ہون اوسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ دریا
کا پانی مین ہاتہہ مین بہر کر پی رہا ہون مینے کہا اسکی اور بہی تعبیر ہو سکتی ہی کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دی چکا تہا وہی اوسکی دل مین راسخ ہو گئی
ہرگز نہ نکلے جب سے مین نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہو جانے
کے اوسکی عمر اڑتیس ۳۶ برس کی تہے چند کتابین اوسکی تصنیف سی حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور مشارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تہے کہ وہ کیمیا بانی جانتا ہی نظم اوسکی بیشک کیمیا تہی وہ یہہ ہی

ابدا تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانہا والراح
وقلوب اہل ودادکم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمتا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبۃ والہوی فضاح
واذا ہم کتموا تحدث عنہم — عند الوشاۃ المدمع السحاح
لا ذنب علی العشاق ان غلب الہوی — کتمانہم فنمی الغرام وباحوا

چہٹی صدیکی شاعر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد اوسکی
شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سی زیادہ وہ علم
عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک بین
اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا — اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سی شعر
کہنا سیکہا — شہرون مین سفر کرتی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا
وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی
اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی
جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون —

رب دار بالغضا طال بلاها	عكف الركب عليها فبكاها
درست الا بقايا اسطر	سحب الدهر بها ثم محاها
كان لي فيها زمان وانقضى	فسقى الله زماني وسقاها
وقفت فيها الغوادي وقفة	الصقت حر ثراها بحشاها
وبكت اطلالها نائبة	عن جفوني احسن الله جزاها
قل لجيران مواثيقهم	كلما احكمتها رثت قواها
كنت مشغوفا بكم اذ كنتم	شجرا لا يبلغ الطير ذراها
لا تمد الليل الا حولها	حرس ترشح بالموت ظباها
واذا مدت الى اغصانها	كف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا نجران مین

جاکر غوطہ لگوا کر موتی لایا تھا اتفاق سے یہہ لڑکا موتی ہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسے
اربل مین آیا اسیواسطے وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
سنہ [illegible] ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

الموید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سے
گزرا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تھا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنے مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بھی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تھا اوسکی
حق مین اوسنے اچھی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تھا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تھا اوسنے بدولت
شعر کی بہت کچھہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت پر لگ گئے
اور اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹھہ گیا کیونکہ دس
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے
سنہ ۵۵۵ ہجری مین قید سے چھوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکھا تھا ایک
گڑھی تاریک مین قید تھا انکھین جاتی رہین تھین اوسکا لباس جنگیون اور لشکریون
کا سا تھا پھر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچھا ہوتا تھا یہہ شعر صفت قلم مین ہین

ومثقف یغنی ویفنی دائما ... فی طوری المیعاد والایعاد
قلم یفل الجیش وهو عرمرم ... والبیض ما سلت من الاغماد
وهبت له الآجام حین نشا بها ... کرم السیول وهیبة الآساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر مینے کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدایش اوسکی سنہ [illegible] ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جوانی کے

چہٹی صدی کی شاعر

چوبیسوین ماہ رمضان سنہ ۵۵۵ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ست

رحلوا فافنیت الدموع تحرقا | ومن بعدہم وعجبنا اذ انا باقی
وعلمت ان الغوص بقطر ماءہ | عند الوقود لفرقۃ الاحراق
لا تنکروا البلوی سوادمفا رقی | فالحرق یحکم صبغۃ الحراق

وہ بغداد سے سنہ ۵۵۵ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سے نحوی ضریر شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچپن ہی مین درمیان بغداد کی آکر رہا تا وقت وفات اوسنے اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی اور قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزرا کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو ہوا کرتے تہے اوسکی آنکہین بسبب چیچک کی جاتے رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برس کی تہے یہہ قطعہ اوسکا ہی

تری یتالف الشمل الصدیع | وامن من زمان ما یروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد | منازلنا القدیمۃ والربوع
ذکرت بایمن العلمین عصرا | مضی والشمل ملتئم جمیع
فلم املک لدمعی رد غرب | وعند الشوق تعصیک الدموع
یذاعنی الی خنساء قلبی | ودون لقاہا بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادي　　اذا الخذ البرق اللموع

لقد حلت من طول التنائي　　عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہین وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین
ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ
بعد عصر تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۵۱۹ ہجری کی ولادت پائی بروز شنبہ اٹہائیسوین
ماہ ربیع الآخر سنہ ۵۸۴ ہجری کہہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر الله بن مخلوق بن علی بن عبد القوی بن
قلاقس لخمی ازہری اسکندری لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم
کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی
حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان ہین ہین ابو طاہر قدر کو بہت
خوب آدمی تہا — آخیر اپنی وقت مین بلاد یمن مین آیا وہان آکر بہت سرداروں
اور رئیسون کی مدح کی سیا بن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کے
اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ
سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہوگئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک
تختی پر جان بچاکر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد سنہ ۵۶۳ کو مراجعت کر آیا مگر ننگا
بحالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہتا — ع

صدرنا وقد نادی بنا مان بنا ردوا　　نعد نا الی مغناك والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر بدون اس بیت کی اوسمین نہوتا
تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانے کی واردات مین ہی اوسکا

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری طیبا ولحنث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلۃ او الدار المغیبۃ بدلت بالبحر بحرا

باداو ثیا غن بابیر خبر دلو یعرفہ خبرا

اقراء بعزۃ وجہہ صحف المنی ان کنت تقرا

والثم بنان یمینہ وقل السلام علیک حبرا

وغلطت فی تشبیہہ بالبحر والفجر غفرا

اولیس نلت بذا غنی جاونت بذالک فقرا

وعہدت ہنا لو یزل مذا وذالک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی اسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنے بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی ثغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ ہجری کو ہوئی ماہ شوال ۵۶۷ ہجری مین عیداب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب ادار کامل اور فاضل فضلا ماہر سے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد باللہ کی بسبب اپنی عقل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسیکے شعر ومین سے یہہ قول اوسکا ہی شعر

اهدی لمجلسه الکریم وانما | اهدی له ما حزت من نعمائه
كالبحر يمطره السحاب وما له | فضل عليه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتی حزة الملسا يا | لما اكتسى حضرة العذار
وقد تبدى السوار فيه | وكا رقى بعد فى العسار

وله ایضاً

قال قوم عشقته امرد الخد | وقد قيل انه نكرليش
قلت فرخ الطاؤس احسن ما | كان اذا ما علاه عليه الريش

نکرلیش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑہی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت آمیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جا بہی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے سنہ ۴۳۲ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی فاضلون سے کی تہے اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہنسی ٹہٹہے کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت جہگڑے جہاڑ اوسکی رہتی تہے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹہا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ دو شعر جنے ایسے بنائی ہیں کوئی آگے انکی نہیں بنا سکتا کیونکہ میں نے سب مضمون
انہیں بہر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ہیں

زار الخیال بخیلا مثل مرسله ۔۔۔ فاشعفانی منه القسر والقبل
مازارنی قط الا کی یوافقنی ۔۔۔ علی الرقاد فینفیه ویرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی پر تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے
جلد یہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہیں پیدایش اوسکی ۴۹۲؁
ہجری میں ہوئی ہے بروز ہفتہ اٹھائیسویں ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۵۷۴؁ میں
درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی میں مدفون ہوا۔

ابن خطیب تبریزی

ابوزکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب ایک امام
ائمہ لغت سے گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا شہر صور میں اوسنے
علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی سے اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ
بن یوسف دلال ساوی بغدادی وغیرہ سے پڑہا اور بہت لوگوں نے اوسکی پاس جاکر
علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت میں ثقہ تہا علم ادب میں اوسنے کئی کتابیں
مفید تصنیف کی ہیں از انجملہ کتاب شرح حماسہ اول ہیں اوسکی شرح اوسنے چہوٹی ایک کی
ہے پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر کلہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط ہے وہ کی ہے
بعد ازاں یہہ تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل اور تطویل ہی جنے یہہ شرح
یہاں پہونچی تمام ہیں اول الی آخرہ دیکہے ہی وہ شہر زبید میں درمیان ۵۰۳؁ ہجری کی جسے
ہی بالفعل مدرسہ نظامیہ میں داخل درس ہو گئی ہی اور ایک کتاب شرح دیوان
متنبی ہی اوسکی تصنیف سے اور ایک کتاب شرح سقط الزند و کتاب شرح سقط الزند

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح معلقات — اور شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیا نہیں ہی اور ایک تہذیب اصلاح المنطق اور نحو مین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہی وہ عزیزۃ الوجود ہی کم پایا جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعراب قران کے بیا نہین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین مینے اوسکو چار جلدونمین دیکھی ہی اور سوا اسکی اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا اوسکی یہہ شعر ہین —

خلیلیّ ما احلی صبوحی بدجلة	واطیب منہ فی الصباح غبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمة	فکان کذائب وعقیق
علی قمری افق وارض تقابلا	فمن شایق حلو الھوی وشوقی
فمازلت اسقیہ واشرب ریقہ	ومازال یسقینی ویشرب ریقی
وقلت لبدر التم تعرف ذا الفتی	فقال نعم ھذا اخی وشقیقی

برادر حقیقی

یہہ اشعار بہت نمکین اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے سنہ ۴۲۱ھ ہجری مین ولادت پائی — مرگ ناگہانی مین گرفتار ہوکر دوسری تاریخ جمادی الآخر سنہ ۵۰۲ھ مین درمیان بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب ابرز مین مدفون ہوا

ابو بکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات بدیعہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الارشاد نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسسے بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کردی اوسنے شعر گوئی کی طرز فی اور عروض و قافیہ کی ئی بہت ڈہنگ مقرر کئی تہی

چہٹی صدیکی شاعر

جب نظم لکہتا تہا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تہا مگر افسوس کہ کبہی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نکی اوسکی یہ شعر ہیں سہ

بابي غزال عاذلته بمقلتي — بين العذيب وبين شطي بارق

وسالت منه زيارة تشفي الجوى — فاجابني منها بوعد صادق

بتنا ونحن من الدجى في لجة — ومن النجوم الزهر تحت سرادق

عاطيته والليل يسحب ذيله — صهباء كالمسك الفتيق لناشق

وضممته ضم الكمي لسيفه — وذوابتاه حمايل في عاتقي

حتى اذا مالت به سنة الكرى — وخرجته عني وكان معانقي

ابعدته عن اضلع تشتاقه — كيلا ينام على فواد خافق

لما رايت الليل آخر عمره — قد شاب في لمم له ومفارق

ودعت من اهوى وقلت تاسفا — اعزز علي بان اراك مفارق

درمیان ۵۵۰ ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی تہا صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسائل بہت ہیں طنزہ میں پیدا ہوا قلعہ کیفا میں پرورش پائی بغداد میں آکر علم ادب پڑہا۔ خطیب ابو زکریا تبریزی اوسکا استاد ہی۔ علم فقہ شافعی کی خوب پڑہی پہر بغداد سی فضیلت پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کر گیا میافارقین میں جاکر اوترا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسسے پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسسی پایا۔ عماد خریدہ میں کہتا ہی وہ علامہ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ میں ایسی لکہتا تہا کہ نظیر اور ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو نہایت اشتیاق تہا

اسکی

تھا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ؎

وخلیع بت اعذ له | ویری عذلي من العبث
قلت ان الخمر مخبثة | قال حاشا من الخبث
قلت منها القی قال احبل | عذرفنت عن مخرج الحدث
وسا بعوها فقلت متی | فقال عند الکون فی الحدث
قلت فالارفاث ینتجها | قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہیں ؎

وکلایم لامني فی الخمر قلت له | انی لاشرب بها حیّا و فی جدث
فمر فاستقنی حمراء صافیه | صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ نفی | احشای فان ستقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیاها فقلت لهم | انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہیں مذہب اوسکا شیعہ تھا یہہ اوسکی شعر و نسبی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی ابتک مشہور ہیں ہمیشہ اپنی ریاست اورجلالت قدر اور افادہ علمار کی اشتغال میں رہا یہانتک کہ درمیان ۵۵۰ھ یا ۵۵۱ھ میں فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی تہی ـ حصنکفی اوسکو بسبب منسوب ہونی طرف حصن کیفا کی کہتے ہیں ـ حصن یعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد میں سی ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع و طریف و نمکین گفتار میں رکہتا تہا ظرافت اور وابیات

بہت کہتا تہا کہتے ہیں کہ ابن سکرہ کی دیوان میں پچاس ہزار شعر ہیں یہہ شعر ایک لڑکی کی حقین جو کہے ہیں جسکی ہاتہہ میں ایک چہڑی تہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہے ؎

غصن بدا وفی الید منہ | غصن فیہ لؤلؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین | فی ذا قمر طالع وفی ذا نجوم

وله ایضاً

قالوا التحی وستسلوا عنه قلت لهم | هل یحسن الروض ما لم یطلع الزهر
هل التحی طر فه الساجی فاهجره | ام هل تزحزح عن اجفانه الحوز

اور ایک لنگڑی غلام کی حقین کہی ہیں

قالوا بلیت یا عرج قلت لهم | العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثه وارید | للقوم لا للجری فی المیدان

ابن مہیار نے تتمیم میں لکھا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہیں اوسنے اپنی معشوق کی حقین کہے ہیں اور ابن خلکان اپنی تاریخ میں لکھتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہیں ۔ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حقین جسکو وہ چاہتا تہا تہوڑی سی بدل کر کہی ہوں گے حقیقت میں اوسکی طبع زاد نہیں ہیں ابن سکرہ کی خوبیاں بہت ہیں تہا درمیان ۱۳ شہ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ میں اوسے دمشق میں ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اوسکی اور فنون سے بہی آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ میں دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرنے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاغت
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری اتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب یہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوسے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری سے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میراث ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوسے
کہہ دیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات قلم لیکر ارادہ لکہنے کی کو شہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا انتہی — بعد ازان اوسنے دسویں
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علما نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہی ہی سب سے بڑی شرح شرح شریشی ہی
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی بہی ہی مطرزی کی بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو البقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینی
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین در بیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلباء کی حق مین بہت مفید ہی — دیار مین طالب علم

اسکی کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہیں ہندوستان میں داخل تحصیل نہیں ہے اگر ہو جاوے تو بہت
بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالے ہیں اور شعر بہت اچھے ہیں — حریری
اوسکو ہوا سلیے کہتے ہیں کہ وہ حریر بنایا کرتا تھا اور بیچا کرتا تھا سنہ ۵۱۶ ہجری میں درمیان بصرہ کی
فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں —

قال العواذل ما هذا الغرام به — اما ترى الشعر في خديه قد نبتا

ومن اقام بارض وهي مجدبة — فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القادر بن احمد بن مشہر موصلی لقب اوسکا
مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس و سردار تھا اکثر شہروں موصل میں بہت خلفاء
اور ملوک اور امراء کی مدح کی ہے — ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اوسکا دیوان دو جلد دیکھا ہے
اوسنے اپنے دیوان میں ذکر کیا ہے کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا یہہ شعر چلیپے کی تعریف میں اوسکا ہے

والشمس منذ لقبوها بالغزالة — اعطته الرشا جيدا من نورها اليقق

ونقطته حياء كي تشابهها — على المنايا يعاج الوصل بالحدق

وهذا اول بيت زاغ سلم جانبه — يوما الناظره الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر کبوتری کی تعریف میں یہہ ہیں —

سود جوافرها بعض حجا فلها — صبح تولد بين الصبح والغسق

ما طول ما طويت ظهر الدجى — وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر سنہ ۵۳۲ ہجری میں فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر
مشہور

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی مرطان مین ہوئی اوسی
جاے پرورش پاکر ۵۲۹ھ مین بالغ ہوا ۵۳۱ھ ہجری مین درمیان زبید کی آیا وانسی
قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالیٰ فی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ
ربیع الاول ۵۵۰ھ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فائز بن ظافر
اور وزیر صالح بن ازیک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونو
نے اچہا صلہ اوسکو دیا ۵۵۰ھ ماہ شوال تک وہان ٹہرا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر
مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر ۵۵۱ھ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم
حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر مین وطن
اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ
یمن مین دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان ۵۶۰ھ ہجری مین چہوڑی تہے وہ فقیہ
اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب
ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور
باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لائق
صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے
تاریخ یمنی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی حق مین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالمک الزمان فحارب	وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر کید الضعیف فربما	تموت الافاعی من سموم العقارب
اذا کان راس المال عمرک فاحترز	علیہ من الشنیع فی غیر واجب
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک	یکر علینا جیشہ بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی اہلبیت کی ہی

حمصی صیدلی شاعر

فلم کی اونکی دیوان میں اوسکی مدحیں بہت ہیں اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سب سے بعد ان
دنوں میں چند مفسدین نے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والوں کو سلطنت دوصیب ہوئی
اوس ... اندیشہ میں اسباب جمع کرتے اور تدبیر کرتے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح
الدین کو ہوگئی اسنے آدمی سردار اس تجویز میں تہے از انجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ
ابو الفدا کی ترجمہ میں خوب لکہا ہے ... ہوئے غرض کہ بروز شنبہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ٥٦٩
ہجری کو قاہرہ میں اوسکو سولی دیگئی اوسکی اتفاقات سے یہی تاریخ بہی ہے اور نکت عصریہ فی اخبار
الوزراء المصریہ الخیرة ہے

ابن السوادی

ابو الفرج علاء بن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید الله ... معروف با بن سوادی شاعر و کاتب
اور فاضل اور ظریف اور مشہور تہا اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی تہا اور اپنے
اپنی شہر میں مشہور کتابت میں علم پڑہا شعر کہنا سیکہا تہا یہہ ایک شعر اوسکا ہی سہ

عیناک یا قمر المعلی وما حوتا ... رحائب منا الی الیک مشوق

یہہ مشہور شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادی کی واسط میں درمیان سنہ ٤٦٢ ہجری کی ربیع
الآخر کی ... چہارشنبہ سنہ ٥٣٢ ہجری میں ہوئی ہے

مجیر الدین

ابو منصور عبید بن منوچہر ... بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا ولک
شام کی ترکوں ... سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت
رسالی اور شعر مشہور ہیں دو بیت اوسکی اچھی ہیں یہہ اوسکی شعر ہیں سہ

وما فاتت طوق فی فروع اراکة ... لها رنة تحت الدجی و صداح

ترامت بها ایدی النوی و تمکنت ... بها فرقة من اهلها و نزوح

فحلت بزوراء العراق وعينها لغيفان ناق منهم وطليح
تحن اليهم كلما ذر شارق وتبكي في جنح الدجى وتنوح
اذا ذكرتهم هيجت بلابل وكادت بمكتوم الغرام تبوح
يا برح من وجد لذكراكم صبتي تالق برق او تنسم ريح

پیدائش اوسکی شہر جانت میں ہوئی اصبہانی قتل ہوا درمیان سنہ [illegible] ہجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامہ شاعر مشہور ہی وہ شاعر ماہر گذرا ہی معانی بدیعہ کو الفاظ لطیفہ میں پروتا تھا یہہ شعر اوسکی صفت نہر میں ہیں

ومطرد الاجزاء بصيقل متنه صبا اعلنت للعين ما في ضميره
جريح باطراف الحصى كلما جرى عليها شكى اوجاعه بخريره

سنہ ۴۷۱ ہجری میں درمیان اندلس کی داخل ہوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچھا انعام اوسکو دیا اوسکا دیوان بہت بڑا ہی سب شعر جید ہیں سنہ ۵۲۷ ہجری میں جزیرہ ورقہ میں فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبید اللہ قیسی مصنف قلائد عقیان کا اوسکی چند تصانیف ہیں از انجملہ تذکرہ قلائد عقیان ہی اس کتاب میں شعراء عرب شعر معہ اونکی حال کی ہر یک شخص کا حال مستوعب اور مجمل بیان کیا ہی عبارت نہایت اچھی مسجع و مقفیٰ یہہ تذکرہ مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی میں نے بہی دیکہا ہی بہت اچھی عبارت ہی اوسکی بہی داخل نصاب ہو تو قابل اسکی ہی کہ طلبا اوسکو پڑہا کریں — ایک کتاب مطمح الانفس ہی اس کتاب میں نوادرات اہل اندلس کے اوسنے جمع کی ہیں اس کتاب کے تین نسخے ہیں — ایک کبریٰ — دوسرا صغریٰ — تیسرا وسطیٰ وہ کتاب بہت مفید ہی لیکن افسوس کہ پائی نہیں جاتی قلیل الوجود ہی ان کتابوں اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیا کچھہ ملکہ رکہتا تھا سنہ ۵۲۹ ہجری میں درمیان شہر

ساتوین صدی کی شاعر

۳۰۳

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن وحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکہا ہی کہ بہت اوسکی بت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے عجیبی اوسکی قصائد عجیبہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا واللہ کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی ہی وہ قید قید مین اپنی کہر کی ذبح کیا گیا سنہ مین اوسکو امیر المومنین مذکور سے بیٹی بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلائد العقیان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسنے تالیف کی ہی —

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین سنہ مین ڈوبکر [illegible] ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری | تدری النجوم کما تدری الوری خبری
ابیت اہتف بالشکوی واشرب من | دمعی وانشق ریا ذکرک العطر
حتی اخیل انی شارب ثمل | بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذب

اسعد بن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ ودمنہ بہی نظم مین اوسنے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

پہر اوسکی شعر ہیں ؎

تبکی قوافی الشعر لامیة　　بیضنها جهلك فسودتها
لما علی وسوا من الفاظها　　ظننها حیث قصیدتها

۵۸۶ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ۹۲ برس کی تہی اسنے ایک کتاب مسمّی فاشوش احوال قراقوش میں لکہی ہی اوسمیں ایسی اشیا ذکر کی ہیں کہ اوسی سطرح بہت مشکل سی ہوتی ہی بلکہ ممکن نہیں کہ وقوع میں آویں اسلئی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہ باتیں بنائی ہوئی مبالغۃ ہیں کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم سلطان شیرکوہ کا تہا وہ ۵۹۷ھ میں فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابوالمحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنی والا ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی ہنسیا اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہیں ہیں ہجو کہنے کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیوں کی بی ڈالتا تہا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفا اور روسا دمشق کی ہجو میں لکہہ کر اوسکا نام مقراض الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک بہلی بس سی بہر جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ شعر اوسنے بنائی ہی ؎

فعلام ابعدتم اخا ثقة　　لم یجترم ذنبا ولا سرقا
انفوا المؤذن من بلادکم　　ان کان ینفی کل من صدقا

بہت شہروں میں پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان — خراسان — غزنہ — خوارزم ماوراء النہران شہروں میں پہر کر ہندوستان میں گیا پہر یمن میں آیا مدت تک وہاں رہا پہر حجاز کی رستی سے

سانو بن حمید کی شاعر

مصر میں گیا پھر دمشق میں چلا آیا جہاں سے نکالا گیا تھا اوسکا یہی دستور تھا ایک شہر سے دوسرے
شہر میں دوسرے سے تیسرے میں پھرا کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ میں نے اوسکو اربل میں درمیان سنہ
ہجری کے دیکھا تھا۔ علم لغت خوب جانتا تھا اوسکو شعر جمع کرنے سے کچھ غرض نہ تھی اسیواسطے
اوسنے اپنے دیوان کی تدوین نہیں کی کسی باشندہ دمشق نے اوسکا دیوان جمع کیا ہے
مگر چھوٹا سا دیوان حصہ ہے اوسکی نظم اور شعرا کی نقال نہیں ہے سب لوگوں سے بہت
ظریف اور خوبصورت اور نیک شکل اور بڑا مزاحی تھا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہے جسمیں
اپنے سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تھا ذکر کرتا ہے وہ یہہ ہے شعر

اشقق قلب الشرق حتی کانّنی ⁂ افتش فی سودائه عن سنا الفجر

ذہبی کہتا ہے کہ اوسکی دینداری میں شک ہے کیونکہ کفر ہے اصل اوسکی زرع کی ہے یہہ ایک گانو
بلاد حوران میں ہے دمشق میں بروز دوشنبہ نویں شعبان ٥٤٩ سنہ ہجری میں پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ
ششم ربیع الاول ٦٣٠ سنہ ہجری کو دمشق ہی میں فوت ہوا اوسکی بہت شعر میں نے اصل تذکرہ میں اپنے
فرائد الدہر میں لکھے ہیں

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب مہلبی ابو الفضل اور ابو العلا ازدی جہلبی کا یہہ شخص منشی تھا اوسکا
دیوان مشہور ہے پیدائش اوسنے درمیان ٥٨١ سنہ ہجری کی مکہ میں پائی ہے ملک صالح نجم الدین
کی واسطے بلاد مشرق میں انشا لکھے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت
اور قدر کی پھر اوسکو ایلچی بنایا جب بیمار ہوا اوس پر خفا ہوگیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہمی آدمی
تھا اوسکو خیال یا حسد بہت جلد آتے تھے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تھا جلد غصہ ہو
جاتا تھا پھر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت میں گیا اوسنے وہاں جاکر اوسکی مدح میں
بہت کچھ لکھا ہے یہہ شخص صاحب مروت اور خوبیوں کا آدمی تھا ماہ ذیقعدہ ٦٥٦ سنہ ہجری میں

سابق بن صدیکی شاعر

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

وعد الزيارة طرفه المتملق ۔۔ وبلاقلبی من جفونه تنطق
انی لاهوی الحسن حيث وجدته ۔۔ واهيم بالقد الرشيق واعشق
ياعاذلي انا من سمعت حديثه ۔۔ فعساك تحنوا ولعلك ترفق
لوكنت منا حيث تسمع اوترى ۔۔ لرأيت ثوب الصبر كيف يمزق
ورأيت الطف عاشقين تشاكيا ۔۔ وعجبت ممن لا يحب ويعشق
اتسوء منى العذال عنك تصبرا ۔۔ وحياته قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن رستم دمشقی ہی ہی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلدوں میں ہی لوگون کی پاس بہت پایا جاتا ہی اوسمیں بہت اچھی اچھی شعر لکھی ہیں اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہیں سے

لا تجزعن لامر سوف تدركه ۔۔ فليس فی كل حين ينجح الامل
والبدر فی كل شهر لاانقصاصه ۔۔ به يصيبه هلالا ثم يكتمل

ماہ رمضان سنہ ۶۰۴ ہجری میں درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم میں مدفون ہوا اور اسکا وقت چہہ مہینے وسی دن کی عمر پائی وہ قاہرہ میں پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

لله يوم فی سيوط وليلة ۔۔ صرف الزمان باختها لا يغلط
وبتنا وعمر الليل فی غلوائه ۔۔ وله بنور البدر فرع اشمط
والظل فی سلك الغصون كلؤلؤ ۔۔ رطب يصافحه النسيم فيسقط
والطير يقرأ والغدير صحيفة ۔۔ والريح يكتب والغمام ينقط

ساتوین صدی کی شاعر

ابن فارض

ابوحفص عمر بن فارض ابوالقاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عمر نام ہیا اصلی ابن حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچہی ہی اورسکا دیوان بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی — اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ عربی کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بدخط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتہہ سے شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلون کی رہتی ہین اوسنے اپنی قصاید مین صوفیہ کی مضمون لکہے ہین یہہ دیوان بہت جا بجا دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون ــ

ارج النسیم سری من الزوراء	سحرا فاحیا میت الاحیاء
اهدی لنا ارواح نجد عرفه	فالجو منه معنبر الارجاء
وروی احادیث الاحبة مسندا	عن اذخر باذاخر وسخاء
فسکرت من ریا حواشی بردة	وسرت حمیا البرء فی ادوائی

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان ہی اوسکا بہت جانی بوجی ہی لہذا زیادہ شعر لکہنی کچہ ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہی گرچہ سننی مین آیا ہی کہ اوسکی دیوان کی بہت شرحین لوگون نی لکہی ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول ۶۳۲ سنہ ہجری مین چہپن ۵۶ برس ایک مہینے کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

مخدوم

ساتوین صدیکی شاعر

— ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حمات کا تہا وہ ابن رضا مشہور تہا دمشق مین درمیان ۵۹۶ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظ ہی اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

سرودی بساقیہ جاریہ — ووجدی بجاریہ ساقیہ

مہات نشات علی حبہا — کما ہی فی حسنہا ناشیہ

علی الجسم حاکمہ بالضنا — وفی القلب امرۃ ناہیہ

تعالی علی المندلی نشرہا — بطیب بہ الند والغالیہ

واولت من الوصل اضعاف — ما رجوت ولم تکفنی کافیہ

وادی علی رقیب لہا — یطالعہا عینی الصافیہ

تقرب قلبی فارجو العلا — واجلس فی الدست والحاشیہ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے ۶۶۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان ۶۲۱ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر مین شعر اول ریحانۃ الالبا مین سی لکہتا ہون وہ یہہ ہی سہ — یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وبلی الی بطرفہ فکانما — اہدی الی السقام لمذ نفہ من نفف

ارج نسیم مین یہہ شعر اوسکی لکہی ہین سہ

باکر صبوحک اہنی العیش باکرہ — فقد ترنم فوق الایک طائرہ

واللیل تجری الدراری فی مجرتہ — کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

سانوین صدی کی شاعر

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنے نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب
بن شاوی بن مروان بن یعقوب پیدایش اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان
صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا
اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب پر تہا صلاح
الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق مین بند و بست خوب کر لیا اوسوقت تسمی
عزیز نے اپنی بہائی سی پرخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سی ۵۹۰ھ مین اوٹہا اور جوان
تک اپنی بہائی سی دمشق لینے آیا اس اثنا مین ملک عادل یعنے چچا ان دونونکا بیچ مین آگیا
— اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونونکی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین
لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیونمین صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا
اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا سی مذکور ایک کدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسی کہنے لگا
کہ ای عماد مینے چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کی واسطی لکہون
نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اس سال مین ہوئی تو یہہ
شعر لکہی وہ یہہ ہین ؎

تطاولت نظرة من بعد تسع	تقضت بالتفرق من سنين
وعمر الدهر منها طرف عين	مسافة قرب طرف من جفين
فعاد الى سجيته باخرى	تفرقنا العيون من العيون
تريح الدهر لم تشح لوصل	لعبد الى الحشا عدم السكون
ولا تندى جيوش الفرق حتى	ترتب جيش لعد فى الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ خیالات بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی ستوحیہ
ابوالفدا لکہہ چکا ہی لہذا اسب حال چہوڑ کر ایک سانحہ تصور کر کی مثل اور شاعرون کی حال ضرور

کہا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچھا لکھتا تہا قلعہ سمیسا فتح
کیا یہہ قلعہ شام مین دریاء فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص
بہت عادل اور حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکہتا تہا سنہ ٦٢٢ ہجری مین درمیان ماہ
صفر المظفر کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچھا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا
اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوس سے چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو
یہہ شعر لکہے تہے ؎

مولای ان ابا بکر وصاحبه — عثمان قد اخذا بالسیف حق علیٍّ
فانظر الی حظ هذا الاسم کیف لقی — من الاواخر ما لاقی من الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچہا جواب ان شعرون کا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافی کتابك یا بن یوسف معلنا — بالود یخبر ان اصلك طاهر
غصبوا علیًا حقه اذ لم یکن — بعد النبی له بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیه حسابهم — وابشر فناصرك الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کرجستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر وہی کہتا ہی کہ اوسنے
بغداد مین ابو الحسن قطیعی سے حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا
اور وکی پر لیے سر ہی کا تہا نظم بہت اچہی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپکے
دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نے اوس سے لی پہر اکیس برس تک سلطنت کرکے
ماہ جمادی الاول سنہ ٦٥٦ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بوریا کہتے ہین
پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے
بیان کرتا ہی

ستاون صدی کی شاعر

الحسن فی شرع المعالی ودینها — وانت الذی یعزی الیه مراهبه
یالی احوص اللذ ووالد ومفقر — بشاریته مغبرة وسیاسته
ویاتیک غیری من بلاد قریبة — له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیلقی ذنوبک لو یلق مثله — ویخطی ولا یخطی بما انا طالبه
وینطس من لا لا قد شک نظرة — فتنتج والنقة الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن فرج ابن احمد لخمی عسقلانی
مولد اوسکا مصر معروف بنام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر
صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی
غرائب اور نوادر بہت ہین — عماد اصفہانی نے کتاب خریدہ کی درمیان اسی شخص کے
حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی
پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز دانائی کے
اور کسی مین نہین سُنا اگر وائل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی
غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر ونظم کا تہا
قیس سے زیادہ فصیح تہا — حاتم سے اور عمر سے زیادہ جوانمرد وسخی تہا اوسنے روز
دوشنبہ پندرھوین ماہ جمادی الآخر ۵۲۹ سنہ ہجری کو شہر عسقلان مین ولادت پائی
— اور جس روز ملک عادل مصر مین آیا یعنی بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الآخر ۵۹۶ سنہ
ہجری مین وفات پائی درمیان قاہرہ کے — اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اسواسطی کیا گیا
کہ وہ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچھ فرق نہین صدی اول جب چکی تہی ... وہ
مرگ ناگہانی مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین نسخہ

ساتوین صدی کی شاعر

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچہی اور شعر لطیف ہین عماد بن جبریل معروف ابن اخی کی حقین اون نے بہت اچہی شعر کہے ہین وہ بیت المال کا منشی تہا مصر مین کسی مقام سے گر پڑا تہا ہاتہہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسنے کہے تہے ؎

ان العماد بن جبریل اخی علم	له يد اصبحت مذمومة الاثر
تاخر القطع عنها وهي سارقة	فجاءها الكسر ليستقضي عن الجبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہین — جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے ؎

فلاي باب غير بابك ارجع	ولاي جود غير جودك اطمع
سدت على مسالكي ومذاهبي	الا اليك فدلني ما اصنع
فكانما الابواب بابك وحده	وكانما انت الخليقة اجمع

یہہ اپنی جورو کی حقین کہے ہین ؎

سترت وجهها بكف عليه	شبك النقش وهو تجلي عروسا
قلت لم يغن عنك سترك شيئا	وصتي غطت الشباك الشموسا

ولہ

وما دبة تنسابها في لذاذة	يخيل لي انا على الماء نوم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا	ففي تلك اقمار وفي تلك انجم

ولہ

على سهل فتى الاخوال زينث	الخشي ان تضام وانت ليث

ساتویں صدی کے شاعر

مصر ان اقمت فانت نيل   وان سرت الشام فانت غيث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی اٹہائیسویں جمادی الآخر ۵۶۳ ہجری کو ہوئی — اٹہائیسویں شعبان ۶۲۳ ہجری کو مصر میں فوت ہوا سفح مقطم میں مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی ہوا ہی — ابن ذہبی نے اپنی تاریخ میں اوسکا ذکر یوں کیا ہی کہ وہ باشندگان موصل سے ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل میں پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد میں آکر بہت لوگوں سے سماعت کی پہر سلامیہ شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہاں جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو نزدیک موصل سے ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق سے ہی مدرسہ نظامیہ میں درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہی یہہ شعر اوسکی ہیں —

لا تنسبوني يا ثقاتي الى   غدر فليس الغدر من شيمتي
اقسمت بالذاهب من عيشنا   وبالمسرات التي ولت
اني على عهدكم لم احل   وعقدة الميثاق ما حلت

وله ايضاً

جود الكريم اذا ما كان من عدة   وقد تأخر لم يسلم من الكدر
ان السحائب لا تجدي بوارقها   نفعاً اذا هي لم تمطر على الاثر
ومماطل الوعد مذموم وان سمحت   يداه من بعد طول المطل بالبدر
يا دوحة الجود لا عتب على رجل   يهزها وهو محتاج الى الثمر

ساتویں صدی کی شاعر

باللہ قل للنیل عنی انّنی　　لو اشف من ماء الفرات غلیلا
وسل الفؤاد فانّہ لی شاهدٌ　　ان کان جفنی بالدّموع بخیلا

ولہ ایضا

واذا السّعادة لاحظتك عيونها　　نم فالمخاوف كلهن امان
واصطد بها العنقاء فهي حبائل　　واقتد بها الجوزاء فهي عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبد اللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوار اوسکی اوڑہنا
عوف مذکور ایک ادیب معدود شعرا و ظرفا متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار
اور نوادر کا اور جاننے والا اخبار ایام عرب کی — طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے
واسطے خاص اوسکو خاص کر لیا تہا سفر اور حضر دونوں میں اپنے ساتہہ رکہتا تہا جب سفر
کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر میں کہا کرتا اور جب کہیں اقامت
کرتا وہ مصاحبت میں رہتا علم اور درس و تدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین
ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ
باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے
وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا اگرچہ کئی دفعہ اوسنے اپنے وطن جانے کی درخواست کی طاہر
اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہان تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر نے وفات
پائی شاعر مذکور نے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی کنبی اور رشتہ داروں میں چلا جاونگا
لیکن عبد اللہ بن طاہر جب بجائے اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہی مثل اپنے باپ کے
اپنی صحبت میں ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنے باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو
رتبہ دیا عبد اللہ مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نی بہت سے بیر اپنی چہٹنی اور علامی کی کی پہہ پیش رفت نہ کی یہانتک کہ عبد اللہ بن طاہر
عراق سی خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب رَی کی اوپر
گئی اوسنی ایک درخت پر قمری درد ناک آواز سی بول رہی تہی عبد اللہ مذکور نی
عوف سی کہا کہ اے ابن محلم کیا خوب قمری بولتی ہی اسکی آواز تو نی نہ سنی پہر ایک شعر
ہذلی کا عبد اللہ کی یاد آیا وہ پڑہا اور کہا کہ ایسی پر شعر اے عوف تو بہی بنا اوسنی کہا
کہ میں بوڈہا مسن ہون فی البدیہہ مجہسی کیا تم کہلاتی ہو میں ہذلی کا مقابلہ نہیں کرسکتا
عبد اللہ نی کہا کہ تجکو میری باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نی یہہ شعر کہی
ان شعرون میں اپنی وطن اور احباب کو یاد کر کی اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہین سہ

افی کل یوم غربة ونزوح — اما للنوی من دنیة فتریح
لقد طلح البین المشت رکائبی — فهل ارین البین وهو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامة — فنحت وذو البث الحزین ینوح
علی انها ناحت ولم تذر دمعة — ونحت واسراب الدموع سفوح

یہہ شعر بہت ہیں اور شمیم میں تمام لکہی ہوئی ہیں جسکا دل چاہی اوس کتاب میں دیکہ لیوی بعد
سننے ان اشعار کی عبد اللہ کی بہی آنسو بہر آئی جب یہہ شعر سنی — فورا حکم دیا کہ اے ابن محلم
تو اپنی کنبی اور وطن میں جا جبتک تو نہ آویگا میں اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجکو تجہسی
بہت محبت ہی اب میں تجکو روک نہیں سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اسی حال میں
بہی اوسنی شعر کہی ہین لیکن عجب بد نصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی میں

ابوالبرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور چند قطعی اور مکاتبات جواون دونون مین جاری تھے وہ مینے لکھے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین کہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلنی فیصرف وجهه ... کانّی ادعوه لفعل محرّم

فانکان خوف الاثم یکره وصلتی ... فمن اعظم الاثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماه ربیع الاخر ۶۱۰ سنہ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابوالعباس

ابوالعباس احمد بن ابوالقاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اوسکی قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کیہی ؎

قل للحبیب اطلت صدّک ... وجعلت قتلی فیه وکدک

ان شئت ان اسلو ... فردّ علیّ قلبی فهو عندک

اخلفت حتی فی زیارتنا ... بطیف منک وعدک

وانا علیک کما عهدت ... وان نقضت علیّ عهدک

احرقت یا ثغر الحبیب ... حشای لمّا ذقت بردک

وشهدت انی ظالم ... لما طلبت الیک شهدک

انظن غصن البان یحیی ... وقد عاینت قدّک

ام یخدع التفاح لحاظی ... وقد شاهدت خدّک

ام خلت اس عذارک المعشوق ... یحمی منک وردک

لا والذی جعل الهوی ... مولای حتی صرت عبدک

ساتوین صدی کی شاعر

یا قلب من لانت معاطفه ‌ ‌ ‌ علینا ما اشد لک

اطنی جلد الهوی بی ‌ ‌ ‌ او ان لی عزمات جلدک

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور نے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم شعر عربیہ مین تہی اور ادب بہی خوب جانتا تہا پہر اوسکے شعر یہ ہین ؎

یبشر بالعید اقوام یسرهم ‌ ‌ ‌ من الثراء وانا المقترون بلا

هل سرني وثيابي فيه قوم سبا ‌ ‌ ‌ او راقني وعلى راسي به ابن جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سیل مین یہہ کہا ہی کہ وہ ایک فقیہ تہا مصر مین بستا تہا اور قاضی فاضل نے میری سامنے اوسکی بہت تعریف کی تہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسنے میری پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی ؎

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه ‌ ‌ ‌ هل من سبیل الی لقیاک یتفق

ما انصفتک جفونی وهی دامیة ‌ ‌ ‌ ولا وفا لک قلبی وهو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ ہجری مین درمیان شہر قوص کی منتشر سکا ہو کر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا بہی اوسکی منشی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعے اوسکی مینے نقل کئی ہین ازانجملہ یہہ شعر ہین ؎

تعاتبني وتنهي عن امور ‌ ‌ ‌ سبيل الناس ان ينهوك عنها

انقلد ان تكون كمثل علتي   وتحقك ما على اضنى منها

ولہ

لنيرانه في الليل اي تحرق   على الضيف ان الطا واي تلهب

وما ضر من يعشو الى الضوء ناره   اذا هو لم ينزل بآل المهلب

عماد کاتب لکہتا ہی کہ مین اوسسی قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اور لیکن وہ سعد اپنی گروہ کی مذہب نصارا اپنی رکہتا تہا ابتدا سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان ہوا اسعد مذکور اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین کی ڈر کر پوشیدہ مصر سی بہاگ کر شہر حلب مین چلا آیا تہا سلطان ملک ظاہر کی پاس باوقات یعنی سلخ جمادی الاول سنہ ۶۰۶ تک مقیم رہا اسی تاریخ مین بروز یکشنبہ باسٹہہ برس کا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات سعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار بن عبد اللہ بن رفیع بن ربیعہ بن ہبان سلمی سنجاوی فقیہ شافعی معروف بنام بہا رفقیہ تہا اس شخص نی علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب مشہور ہوا ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہی پائی ملکون مین پہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون کی پاس بہت مین تقصید یا اور قطعی بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی دمشق کی کتابخانہ مین ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہرزوری کی مدح مین ہین

وهواك ما خطر السلو بباله   ولانت اعلم في الغرام بحاله

ومتى وشى واش اليك بانه   سال هواك فذاك من عذاله

اوليس للكلف المعنى شاهد   من حاله يغنيك عن تساله

خلعت ثوب سقامه وهتكت	ستر غرامه وصرمت حبل وصاله
افزلّة سبقت له ام خلّة	ما لوفقه من شبهة وذلاله
يا للعجائب من اسير دائب	يفدي الطليق بنفسه وبماله
بابي وامي نائل لحاظه	لا يتقي بالدرع حد نباله
ريان من ماء الشبيبة والصبا	شرقت معاطفه بطيب زلاله
تسري النواظر في مراكب حسنه	فتكاد تغرق في بحار جماله
فكفاه عين كماله في نفسه	وكفى كمال الدين عين كماله
كتب العذار على صحيفة خدّه	نونا واعجمها بنقطة خاله
فسواد طرته كليل صدوده	وبياض غرته كيوم وصاله

اوسکی اچھی اچھی شعر مشہور ہین ولادت اوسکی ۵۳۳ھ مین ہوئی اور ۶۳۲ سنہ ہجری مین دنیا سنجار کی قرب ہوا

ابن خلکان

قاضی القضاۃ مصر کا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن باوک بن عبد اللہ بن شاکل بن حسین ابن مالک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سے برمکی تہا — اسکی ابن الیز اسنوی نے طبقات مین لکہا ہے کہ وہ فقیہ تہا اربل مین درمیان ۶۰۸ سنہ ہجری کی پیدا ہوا بعد انتقال پانی اپنی والد کی موصل مین آیا — شیخ کمال الدین ابو یونس کے درس مین موجود ہوا قاضی حلب سے علم فقہ پڑہا — ابن یعیش سے علم نحو سیکہا پہر دمشق مین آیا ابن صلاح سے کچہہ علم سیکہا پہر درمیان ۶۵۹ سنہ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ امینیہ کا مدرس ہو گیا — حافظ ذہبی نے مہذب(?) اوسکا حال لکہا ہے بہت تعریف اوسکی کی ہے اور لکہا ہے کہ وہ شخص نیک تہا اور دیندار سخی

دی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندوستان
میں بہت جاتی پہچانی موجود ہی اب ولایت میں چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپنجر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ نی کتاب ثمرات الاوراق میں لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حسن پر عاشق تہا کسی لڑکی بادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات بہوت نکلی اوس بادشاہ زادی کو
حکم ہوا کہ سوار ہوا کرے اوسوقت ابن خلکان نے اوس لڑکی کی واسطے یہہ شعر لکہہ کر
بہیجے وہ یہہ ہیں ؎

یا سادتی انی قنعت وحقکم	فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا	ورأیتم ہجری وفرط تجنبی
لا تمنعوا عینی القریحة ان تری	یوم الخمیس جمالکم فی الموکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی	القاہ من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة	لولاک لم یک حملها من مذہبی
قسما بوجہک وہو بدر طالع	وبلیل طرتک التی کالغیہب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من	اخطارہا فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبة ارعی لہا	العہد القدیم صیانة للمنصب
لہتکت ستری فی ہواک ولذ لی	خلع العذار وان الح مؤنبی
لکن خشیت بان تقول عواذلی	قد جن ہذا الشیخ فی ہذی الصبی
فارحم فدیتک مہجة قد قاربت	کشف القناع بحق ذیاک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ جس بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک ظاہر تہا اوسکی محبت میں تمام ہوگیا تہا اکثر وہ

کہ ایک شب مین شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسنے اپنے معشوق مذکور کا حال
ایسا کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی گئی رات بہت ہوچکی مگر اوسکا قصہ نہ تمام ہوا
آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑھا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک
حوض کی گرد گہومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑھتا جاتا تہا

انا واللہ ہالک آیس من سلامتی
او اری القامة التی قد اقامت قیامتی

یہان تک کہ صبح ہوگئی اوس پہلی بات سے شید ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی
عشق مین جو بہرا تہا اسنوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز شنبہ ستائیسوین ماہ
رجب سنہ ۶۸۱ ہجری مین فوت ہوا مدرسہ نجیبیہ مین

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن خضر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع ایک
فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمین یہہ عیب ہوتا
کہ کبہی ملحد ہوجاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۷۷
ہجری مین چوہتر برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی

ماضر طیفک حین زار وسادتی لو کان سامح مقلتی برقاد

وله

ماذا الہوی الیوم عما کنت اعہدہ قد شاقنی حزنی عنہ وسبانی
ہذی ہوی کان عقلی فیہ لا بصری علا دمعی فلا تیناہو لہا لی

البدر یوسف ابن لولو

شاعر مشہور ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعراء دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچہی
ہین معانی نظر آتیہ مین سنہ

ومن التعلل انني ارجو الصبا | تغدو وتبيت تحيتي وتروح
او اطلب الاحباب بين معاهد | قد ضاع فيها رندها والشيح

وله

تعاطى الصهباء مشمولة | عذرا فالواشون نوام
واكثر احاديث الهوى بيننا | ففي ظلال الروض نمام

وله

وشادن كلما مررت به | يخفق قلبي له ويضطرب
قد قمت بالقلب في هواه ظنا | واتما قمت بالذي يجب

۵ ماہ شعبان سنہ [illegible] ہجری مین ستر برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکمانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی سنہ ۶۰۲ ہجری مین پیدا ہوا اور میان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الي وكاس الراح في يده | فخلت من لطفه ان النسيم سرى
لا يدرك الراح معنى من شمائله | والشمس لا ينبغي ان يدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصری ادیب و شاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنے کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کری اوسکا نام روح الحیوان رکھا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی علم ابن ربی سے علم نحو پڑھا اور شریف خطیب او حافظ سلفی سے

علم حدیث سیکھا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچھے ہوتے تھے شعر بہت خوب
ایسا کہتا تھا اور نظم اوسکی سب اچھی ہوتے تھے رمضان معظم ۶۵۶ ہجری میں [illegible]
ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہیں سہ

ان كنت ترغب في لقانا فالقنا	يوم الهياج اذا تشاجرت القنا
لا يشربون سوى الدماء مدامة	اذ يشعرون من الاسنة سوسنا
واذا الحسام عبوك عنا لهم	خلعوا نفوسهم على غاك العنا
ستور عليه فان بدت شمس الضحى	جعلوا العجاج لها رداء ادكنا
يشكو النهار جنولهم من نقعها	فالليل يشكوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو الدر یاقوت

رومی بہت بڑا ادیب صاحب تصانیف ادبیہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ میں تصنیف
بہت کتابیں کی ہیں اوسکا شعر بہت اچھا ہوتا تھا

يا قمرا جدد حتى استوى	فزاده حسنا وزادت هموم
كأنما عيني لشمس الضحى	فنقطة طربا بالنجوم

وله

هذا اليك خلاصتي ومودتي	قبل اللقا تعارف الارواح
ومن القلوب على القلوب شواهد	يشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر میں لکہتا ہی کہ ابو در یاقوت ماہ رمضان ۶۲۲ ہجری میں فوت ہوا

ابن خیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد الانصاری یمنی مصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علم پر وار نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن البناء سے
پڑھی ماہ رجب ۶۸۵ ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین —

ما مطلبا الیس لی فی غیرہ ارب	الیک آل التقصی وانتہی الطلب
وما طمحت لمرائی او لمستمع	الا لمعنی الی علیاک ینتسب
وما ارانی اہلا ان تواصلنی	حسبی علوا بانی فیک مکتئب
لکن ننازع شوقی تارۃ ادبی	فاطلب الوصل لما یضعف الادب
ولست ابرح فی الحالین ذا قلق	باد وشوق له فی اضلعی لہب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی عتکی لقب اوسکا بہاء الدین کاتب اپنی وقت کی فضلا مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سے اچہی نظم اور نثر اور خط لکہتا تہا سب سے زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد شرقیہ کو کوچ کیا وہان تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جبتک رہا کہ وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سے نکل گئی وہ نابلس مین تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرک نے اوسکو پکڑکر قلعہ کرک مین قید کیا اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سے مخلصی پاکر پہر مصر کی تہہ فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعدہ ۶۳۶ ہجری مین ہوا — ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجہکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سنے اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ مینے اوسکی خوبیان سنی تہین

نادلبنی زیادہ یا ایادہ ہیت ریاضت کرتا تھا اپنی آقا کی بات کو بہت چھپاتا تھا کوئی واقف نہ ہوسکتا تھا اوسکے بہت شعر ہمکو سنائی آئی او نکا یہ بہی ہے

يا روضة الحسن صلي ❊ فما عليك ضير

فهل رأيت روضة ❊ ليس بها زهير

كيف خلاصي من هوى ❊ مازج روحي واختلط

وتائه أقبض في ❊ حبي له وما انبسط

يا بدر إن رمت به ❊ تشبها رمت شطط

ودعه يا غصن النقا ❊ ما أنت من ذاك النمط

قام بعذري وجهه ❊ عند عذولي ولغط

لله أي قلم ❊ لواو ذاك الصدغ خط

ويا له من عجب ❊ في خده كيف نقط

يمر بي ملتفتا ❊ فهل رأيت الظبي قط

ما فيه من عيب سوى ❊ فتور عينيه فقط

يا قمر السعد الذي ❊ نجمي لديه قد هبط

يا مانعي حلو الرضى ❊ وما نحى مر السخط

حاشاك أن ترضى بأن ❊ أموت في الحب غلط

یہ شعر اوسکے حور پڑہکر سناتے

أنا إذ نهيتك ليس ❊ الاجود كفك لي مزية

أهوى جميل الذكر عنك ❊ كأنما هو لي بنية

فابتسام صنيعك عن ❊ ودادي أنه فيه حمية

وله ایضاً

وانت بانرجس عینیه — کم تشرب من قلبی وما اذبلک
مالک فی حسنک من مشبه — ما تم فی العالم ما تم لک

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی پڑہائی کی اجازت دی وہ بہت جاپی موجود ہی۔ ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہار الدین مذکور سنے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایکدفعہ کہا کہ وادی قریی مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی جو نکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایسا مرض عظیم ہوا تہا جسمین آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات جو مبیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۶ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابوالمظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب او عروضی اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان بہی ہی مگر اکثر نابینا تہا یہہ شعر اوسکی ہین۔

قالوا عشقت وانت اعمی — ظبیا کحیل الطرف المی
وحلاه ما عاینتها — فتقول قد شغلتک وهما
فاجبت انی موسی — العشق انسانا وفهما
اهوی بجارحه السماع — ولا اری ذات المسمی

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی عود کرکی طرف مصر کی آیا بہت اوسکی دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لیئے گویا ایک مقام مسمی حبشی پر لئی اسی شاعر اوری بیٹے یہہ شعر لکھہ بھیجے جنمے
انہوں اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی ؎

قالوا اتی الحبشی نیزا علی عجل — تلقی الوزیر جمیعاً من ذوی الرتب
ولم یزر ابنا الاعمی فقلت لهم — لم اخش من تعب القی ولا نصب
وانما البان فی تبابی لوحشنا — خفت اجمع بین القار والحطب

چہ لیشن اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر سنہ ۵۹۲ ہجری مین ہوئی یا بوقت صبح ہفتہ کی روز ہوا
محرم کو سنہ ۶۸۲ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن جوہرہ لقب اوسکا نجم الدین شاعر مشہور تہا
گو زبانی اوسکو خوب آتی تہی اسی صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی مرقوم ہی

قبلت وجنته فالوی جیده — خجلاً ومال بعطفه المیاس
فانهل من خدیه فوق عذاره — عرق یحاکی الطل فوق الآس
فکاننی استقطرت ورد خدوده — بتصاعد الزفرات لما نفاسی

جب اوسکی ولادت کا حال پوچھا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چودہوین محرم سنہ ۵۵۴
ہجری مین پیدا ہوا تہا ۔ اور اٹھائیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۳۸ ہجری مین درمیان بغداد کے
بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشوا لقب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا
رہنی والا حلب مین پیدا ہوا وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور
قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسکی جو شعر ہوا ہین یاد رہوا اپنی دو جلد اور سلک کہتا تہا اوسکا دیوان

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلد دین کہا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا

شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبۃ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد معروف ابن حبرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سے علم ادب اور سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین ہم اور وہ بیٹہہ کر ادہر اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنائے ؎

فاسئلك الله فعرج معي	ها انت ياصاح بالعلم
فقد عدت اهلة المرابع	وانزل بنا بين بيوت النقا
التاكر او عطفا على الموضع	حتى نطيل اليوم وقفا على

اشعار اوسکی ابن خلکان نے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کری یہہ شاعر بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال سنہ ۶۲۱ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب سنہ ۶۲۶ ہجری مین درمیان حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الباقی بن ہبۃ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی بن فخر القضاۃ ابو الفتح غفاری مصری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن لصاقۃ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین ؎

قرارا على خلوة وارتياع	وعلق بعيش تعلقته
يقال على كله والوداع	دلوبق فى المسرد الاكما
بشيخ سطاء وداى مضاع	فعاجلته عن دخل الكنيف

اپنی زمانہ کی اکابر مین گذرا ہی بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی عیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل عیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمارتکین بن طاش تکین اربلی معروف بحاجری لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تھا اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تھا اوسکی دیوان مین شعر اور دوبیت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر ابیات اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہین از انجملہ یہہ ہین سہ

ومهفهف من شعره وجبينه — امسى الورى في ظلمة وضياء
لا تنكروا الخال الذي في خده — كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائی کو جو اربل مین تھا سنہ ۶۱۹ ہجری مین اوسنی لکھی تھی

الله اعلم ما القى سوى رمق — مني فراقك يا من قربه الامل
فابعث كتابك واستودعه تعزية — فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین قید تھا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لمبی چوڑی ہی اسواسطے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے دنیا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تھا پہر وہین آرہا بعد ازان بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ثمال حنفی دمشقی معروف بشاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تھا بادشاہون کی خدمت مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچھی ہین

ساتوین صدی کی شاعر

زاہد انی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اور سینے قطعی ہی اوسکی مدح مین لکھے ہین یہہ اوسکے شعر ہین

قد اخضر الخضر کانون بکل قدح — واحمد الجی فی الکانون حیان قدح
یا جنة الزیدان انت مسفرة — بحسن وجه اذا اوضحه الزما کلح
کالثلج قطن علیك السحب تندفه — والجو جللة والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گہبرا یہہ کہا

اری ماء حمامکم کالحمیم — تکابد منه عناء وبوسا
وعهدی بکم تسمطون الجدی — فیا بالکم تسمطون التیوسا

نبتانی مذکور چھبیسوین محرم ۶۱۰ ہجری مین فوت ہوا باب صغیر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خط اور نیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی سے ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف نی رواج پایا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچھی ہین — اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان اور ایران وغیرہ مین داخل درس ہی اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا بہت اچھا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچھی عربی زبان مین لکھے ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے ملاقات خسرو دہلوی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور نی اردو مین بہی شعر کہے ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین واقع مین سعدی دکنی کے کہے ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ شعر یہہ ہین —

ساتوین صدی کی شاعر

تشقه چو دیدم بر رخش گفتم کہ یہہ کیا ریت ہی ۔ گفتا کہ در ہندی باوری اوس شہر کی یہہ ریت ہی
ہمنے تمہیں کر دل دیا تم دل لیا اور دکھ دیا ۔ ہم یہہ کیا تم وہ کیا ایسے بھلی یہہ ریت ہی
سعدی کہ گفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ ۔ شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع مین ایک سعدی دکھنی گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نی اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستان مین اور سوا اسکی اور ملکون مین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون سی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکھی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزہ گی سی کوئی نہین لکھ سکا غرض اسجائی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا جو کہ منظور ہی اسلئے اس کلام سی باز ہوکر یہہ بیان کرتی ہین کہ سعدی کا ایک دیوان عربی بہت اچھا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی فراق اور کیفیت سی نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار مین حلاوت موجود ہی سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سعدی مدرسہ نظامیہ مین ابوالفرج سی علم سیکہا ہی حج کئی کئی اور اوسکی ایک سو دو برس کی عمر ہوئی

فاح نشر الحمی وهب النسیم ۔ ترالی من فرط وجدی اهیم
لن لیل الوصال صبح سنیر ۔ ونهار الفراق لیل بهیم
وو داع الحبیب خطب جزیل ۔ وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صدغ وسیم ۔ آه لو کان فیه قلب رحیم
یا وحید الجمال انی وحید ۔ یا عدیم المثال قلبی کلیم
سلوتی عنکم احتمال بعید ۔ واتضاحی بکم ضلال قدیم
معشر اللائمین فیما جهلتم ۔ لو رأیتم جماله لم تلوموا
ان نار الهوی لدی کل صب ۔ مع ذکر الحبیب روض نعیم

کا

كلّ من يدّعي المحبة فيكم · ويخشى الملام فهو مليم

یہہ شعر بہت اچھی ہین

يا بنديمي قم وسنبه	واسقني واسق الندامى
خلّني اسهر ليلي	ودع النّاس نياما
اسقياني وهدير	الرّعد قد ابكى الغماما
في زمان سجع الطّير	على الغصن وحاما
واوان كشف الوردُ	عن الوجه اللثاما
ايّها المصغي الى الزهاد	دع عنك الملاما
فبها من قبل ان	يجعلك الدهر عظاما
قل لمن عيّر اهل	الحبّ بالجهل ولاما
لا عرفت الحب هيهات	ولا ذقت الغراما
لا تلمني في غلام	اودع القلب سقاما
بنداء الحب كم	من سيد امسى غلاما

جمال القرشيّ

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد المعروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغة کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہے یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے ملتی پاؤن تو خریدون یا لکہہ لون تہا کہ ایک نسخہ اوس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی ملی یا وہ جا چلا ور مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اوس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالة الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیئے مگر آثار اور آیات کی گواہی ویسی ہی رہنے

ساتوین صدی کی شاعر

رہتی دی اور چند اشعار بہی جہان اوسکی بہت حاجت تہی لکہے اور حروف تعریف حذف کر کا
مفردات کا ترجمہ فارسی زبان مین کیا اور مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا
صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین

لله در الجوہری فانه ۔ لعلی اذ دی التصنیف اخص مرتق
عمل الصحاح وحاز فی ترتیبه ۔ قصب السباق لما به لم یسبق
ہذا الصراح من الصحاح مرقق ۔ یصفو لشاربه وما بعد رنق
یسقی به الفرنشی ندمان النہی ۔ کاسی فوایله مطرف معشق
فاشرب لتحظی کاسه اذ کتبن ۔ یحظی بها لا حظته لا حمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذی القعدہ سنہ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور الف
اور تسوید سی بروز سہ شنبہ سولوین ماہ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائی
اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی الفہری المقری نابینا حصری قیروانی شاعر مشہور ہی ـ ابن بسام صاحب ذخیرہ
کہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا استاذ تہا عالم متبحر اوسنے قرآن شریف
لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو ۲۰۹ شعر کا قرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان
شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین ؎

یا لیل الصب متی غده ۔ اقیام الساعة من عده
رقد السمار فارقه ۔ اسف للبین یردده

وله

قد مل مریضك عوده ۔ ورثی لاسیرك حساده

لم یبق حبالک سوی نفس | زفرات الشوق تصعده
هاروت یعید علم السحر | الی عینیک ویسنده

یہہ کہ جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۷۱۵ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین

اب آٹھوین صدیکی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زیادہ تر تہی

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یگانہ روزگار شہاب الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تہا شہر دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو تفویض تہا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تہا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی بہی فکر مین غوطہ لگا کر نکالتا تہا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصایدکا گذرا ہی اوسکی یہہ دو شعر ہین —

فالدین منتصر بیوم جلاده | بشبا أسنته ویوم جداله
والملک منتظم بما شرته من | هام الاعادی من هبات نصاله

یہہ ادیب سیان ۷۲۵ سنہ ہجری کے موجود تہا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین کہتا ہی وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور سرآمد منشی ادیب کا تہا خطیب مذکور اوسکی حقایت کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نہین پایا اور وہ شاعر

آٹھویں صدی کی شاعر

اور شہنو لیا نہیں ظاہر ہوا بہت تعریف اوسکی کی ہی نیہہ شعر اوسکی ہیں جو کتاب سجع مطوق میں لکھے گئے ہ

نفس یزینہا سما جتہا	کالغیث عم ولیس ضر بد
سبحان من للجود صوتہ	ملکا کریما من بشر
ولہ صنایع ابدتا کرما	تتلی اوامرہ من السور
وکمثل ما شرف الزمان بہا	فیہا حال الکتب والسیر

آٹھویں صدی میں درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی

علاو الدین

محمد بن خطیب لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر فاضل بارع علاو الدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہروں میں منشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق میں درمیان کتاب سجع مطوق کی لکہا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہی یہہ شعر ایک بار بن خطیب مذکور کو اوسنے لکہہ کر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ہ

ملکا اذا وافاہ کل مؤمل	ادبی علی الاطماع منہ وزاد
شاد العلی وحقہ ساد الوری	افدیہ اذ ساد الانام وشاد
کرقد اجاد سائل الثانی فضلہ	وعلی وفود محلہ کرجاد
واذا اتی ابوابہ مستصرخ	یلقی بہ الاسعاف والاسعاد
دیودی علوم الدین عنہ وکیف	لا اذ کان للدین الحنیف عمادا
کروقد ازال لبسیفہ من مارد	ولبشیبہ کرقد اثال مرادا
من حل نادیہ فنادی علنا	منہ الندا لباہ حین تنادا

مستظہر ہوتی الجدال بفضلہ ۔۔۔ وبفضلہ یردی العدا وجلادا

لازال بالقہر الشدید یکید ۔۔۔ من عاد و یکتب للحسادا

درمیان سنہ ٦٩٨ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے سنہ ٧٤٣ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سنہ

لا اعرف النوم فی لیلی رضا وجفا ۔۔۔ کان جفنی مطبوع علی السہد

فلیلۃ الوصل تمضی کلہا سہرا ۔۔۔ ولیلۃ الہجر لا اغفو من الکمد

طقبغا ولی

اچہا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب سنہ ٧٤٤ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین

شبیہ فقد لاح برق الثغر بالبرد ۔۔۔ واستشق کاس الطلا من کف ذی جید

مستعذب اللفظ للاتراک نسبتہ ۔۔۔ لہ علی کل صب صولۃ الاسد

یا عاذلی خلنی فالحسن قلدہ ۔۔۔ عقدا من الدر لا حبلا من المسد

ابو حیان

شیخ اور امام و عالم اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی غرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا سنہ ٧٤٥ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون یوسف کے ہجو مین اسکی مین سو

ایا کاسیا من حیۃ الصوف نفسہ ۔۔۔ ویا عاریا من کل فضل ومن کیس

اتزہی بصوف وہو بالامس مقیح ۔۔۔ علی نعجۃ والیوم اضحی علی تلبیس

ابن حجلی

محمد بن ابی محمد مشہور و معروف ابن جابی بہت اچھا شعر کہتا تہا کسی شاعر کی ہجو میں کہتا ہی سے

وشاعر یزعم من غیرہ   وفرط جہل انہ یشعر
یصفعہ الشعر ولکنہ   یحدث من فیہ ولا یشعر

سنہ ۷۳۳ ہجری میں چھبیسویں محرم کو فوت ہوا

المحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادفوئی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تہا کہتے ہیں کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معلی کے پڑہتا تہا پڑہتے پڑہتے تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتھ میں لیکر یہہ شعر لکہے سے

ان الملیحۃ والملیح کلاہما   خضر ومن مات ہنالک عق
والروض فیہ من العبا اکمامہ   فکانہ مسک یفوح وعود

شہر قوص میں درمیان سنہ ۷۰۰ ہجری کی فوت ہوا

ابن حبیب

طاہر بن حسین عمر بن حبیب الرحمن ابو العز ابن بدر الدین محمد حلبی حنفی معروف ابن حبیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ سنہ ۷۴۰ ہجری میں درمیان حلب کے پیدا ہوا — نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تہا اور شعر کہتا تہا نظم اور نثر اچھی کہتا تہا اوسکی یہہ دو شعر ہیں سے

للملک الطاہر فی عزۃ   فتنہ دل من ظل ومن طاشا
وردۃ فی قبضۃ طالما   بینا العاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقین

آٹھوین صدیکی شاعر

یہہ شعر اوسنے کہے ہین سه

ما زلت بالطبع اهواکم وما ذکرت | صفا یکم قط الا همت من طرب
ولا عجیب اذا اما ملت نحوکم | فالناس بالطبع قد مالوا الی الذهب

سخاوي کہتا ہی کہ وہ ایک امام أئمہ ادب سے گذرا ہی منہاج کی نظم کی لغت اور فقہ سیکہے ۷۴۲ سنہ ہجري مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سه

عجبت لاصوات الحمام اذا علت | عنا لمس ودونوحا لمحزون
وبدنا المفقود دبنحو العاشق | وشوقا المشتاق وتشهید لمفتون

سخاوي کہتا ہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۷۳۲ سنہ ہجریمین پیدا ہوا تاریخ وفات کی ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکافس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مار ڈالا منشی گری خوب جانتا تہا فن حساب سے خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین سه

علقتها معشوقة خالها | قد عمها بالحسن اذ خصصا
یا وصلها الغالي ویا هجرتي | لله ما اغلاد ما ارخصا

درمیان ۷۹۵ سنہ ہجري کی فوت ہوا

المجد فضل اللہ

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکافس کا درمیان ماہ شعبان ۷۶۷ سنہ

آٹھوین صدی کی شاعر

ہجری کی پیدا ہوا لاذ اور حماۃ اور نعمت مین پلا پہر گہر سی نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا
شعر اوسکی بہت اچہے ہین اپنی باپ کی تہنیہ مین بوقت سفر سے کتابین سے

هنئت یا ابتی بعودك سالماً   وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب فيك مدائحاً   حتى لقد عظمت بك الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبد الله ادیب شاعر عربی تہی درمیان عنبر کی کتابین کہ وہ ایک
کاز صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان
اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب سنہ ہجری کو
فوت ہوا اوسکی اسی برس کی عمر تہی پیدا اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سو

یا دیار الاحباب لا زالت الا   دمع فی ترب ساحتکم منهاله
ویمشی النسیم وهو علیل   فی مغانیك ساحباً اذیاله
ای عیش مضی لنا فیك سارع   ماکان کالخیال دواله
من فتاة بدیعة الحسن ترنو   بجفون لحاظها نباله
ورخیم الدلال حلو المعانی   قد تثنی اعطافه القتاله
ظبیة یبهر العقول جمالاً   وغزالاً تغار منه الغزاله
فرعی الله ذلك العصر حفظاً   وسقاه من الودق نباله

عمر ابن عیسی

عمر ابن عیسی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر
بن عبد الرحمن بن نافع بن ثابت بن تمیم بن عمر بن عبد الله بن معمر بن عثمان بن عمرو
بن کعب بن سعد بن تیم تمیمی امیر مجد الدین المکی نحوی ادیب اور فاضل نحوی شاعر تہا

یہہ اوسکی شعر ہین سہ

وما الشعر مما ارتضی کنیتی بہ — لعمري ولا وصفی بہ فی المحافل
ولا قلتہ کی ابتغی نفسا لہ — هنالك ان اجزي علیہ بنائل
ولاکن دعتنی شمۃ مصیرۃ — الی قولہ معروفۃ فی قبائل
فابدیت ما قد جال فی النفس سالکا — بابداما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزتہ سجیۃ — طبعت علیہا من سجایا الاوایل
فلا تنکر الاقوام سجع حمامۃ — اذا هتفت فی صبحہا والاصایل

ماہ شوال سنہ [illegible] ہجري مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذو الکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقي مصر مین پیدا ہوا وہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سی مشہور ہی سخاوي کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنی ابو الفداء اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی یعنی یہہ دیباچہ مین ابو الفداء کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

ان انت صدقت ما جاء الحدیث بہ — وبالقدر فی کتاب اللہ فی الازل
وجئت فی الحشر مطلوقا بك احد — لیشکوا علیك ولوفی اصغر الزلل
رایت فی الحال ما تقضی بہ عجبا — ولو اتیت نظام النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر سنہ ۷٦۸ ہجري مین اسی برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزي

آٹھوین صدیکی شاعر

شاعر مطرزی کنیت اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد محمد بن یحیی بن ایوب کا مطرزی ہی وہ شاعر
مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین ہین شعر بہی اچہا کہتا ہی ایک شرح
مقامات حریری کی اوس نی اشعار عربی کی لکہی ہی یہ نسخہ بہی دیکہی ہی وہ ہندوستان مین بہت موجود ہی
اوسکی یہہ شعر ہین

وكل نار على العشاق مضرمة — من نار قلبي او من ليلة الصدق
نار تجلت بها الظلماء واشتبهت — بسدفة الليل فيها غرة الفلق
وزارت الشمس فيها البدر واصطلحا — على الكواكب بعد الغيظ والحنق
مدت على الارض بسطا من جواهرها — ما بين مجتمع وار ومفترق
مثل المصابيح الا انها نزلت — من السما بلا رجم ولا حرق

سنہ ۶۱۰ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی بالوفیات کا
یہہ حروف معجم کی ترتیب پر تیس جلدوں مین ہی وہ ادیب اور شاعر اچہا نظم اور نثر اوسکی
بہت خوب تہے سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جاننے والا تہا اوسکی
تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سے

ان لم تواصلني تصدق بالكرى — ليزورني فيه الخيال الزائل
وانظر الى فقري لوصلك واغتنم — اجري وقل للدمع تعف سائل

ابن سقطی

علی بن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نظی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی
ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم ۷۶۳ سنہ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی [illegible]

نوین صدیکی شاعر

آیا کرنی تہی کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا ازانجملہ یہہ شعر منارہ موئدیہ کی گرنی پر اوسنے کہی ہین

بنی سلطاننا المؤید جامعا ۔ حوی حسنا وبهجة زونق

سمی بها كل جامع مصر ۔ له منارة بنيت فوق برج عقيق

مالت من ثقل الحجارة بها ۔ علی سفل يقول بلسان الحال ما طلق

جمال الدین

جمال الدین ابوالحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ٥٤٢ سنہ

ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

ليت العواذل للعشاق ما خلقوا ۔ كم عذبوا بالعرا اللوم مشتاقا

اسجاه نوح حمامات فصاح لها ۔ من اسود الدمع يوم البين اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی ضخیم بستی موجود ہی انتیسوین تاریخ جمادی الاخر ٦٢٩ سنہ

ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹہوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہر مسی

نورالدین علی بن محمد بن عبد الله ابو محمد نہر مسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ٨٦٥ سنہ ہجری مین

تقریبا یہہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسنے

تالیف کین ازانجملہ ایک کتاب کا نام قلائد النحور ظہور الحور ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تالیفین

نظم اوسکی یہہ ہی سے

جاء نی من حبیب قلبی کتاب ۔ عجب الناس اذ راو ارساله

نویں صدی کی شاعر

قلت لا تعجبوا فان حبیبی ۔۔۔ مالکی وهو مختفی بالرسالہ

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جمادی الآخر ۸۵۹ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنہ

قاضی محب الدین ابو الولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنہ سخاوی کہتا ہی کہ وہ کثیر الدعوا اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچہ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اونسے تالیف کی ہی شعر اوسکی اچہی ہیں سہ

اسیر بالجرعا اسیر ومن ۔۔۔ همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنا الاضلع وادی الغضا ۔۔۔ وفوق سفح الخد وادی العقیق

۸۹۰ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابو الوفا

ابو الفضل ابن ابو الوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبد الرحمن اور محمد بہی کہا کرتے ہیں وہ علی احمد بن محمد بن محمد بن وفا ابو الفضل ابن شہاب ابو العباس بن عبد اللہ اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال میں لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچہی طریقہ نہایت عمدہ پر کہے ہیں ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ میں تشبیہا اوسنے کہے ہیں سہ

مضت قامة کانت الیفة مہجتی ۔۔۔ فللہ الحافظ لہا ومراشف

وللہ اصداغ حکین عقاربا ۔۔۔ ونحن علی حکم المعنی سوالف

وما کنت اخشی امسِ الا من الحیا ۔۔۔ فانی علی ذالک الحفا الیوم اسف

ابو الفضل مذکور ذکی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریا نیل میں ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصوں مفصلہ الذیل یعنی محمد بن عبد اللہ لبکاسی ۔ اور عبد اللہ ابن احمد

بن محمد تقی سے قاضی مالکیہ سے اور اونکی قاضی کی بیٹی کی ساتہہ درمیان سنہ ۸۴۱ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب گئے گیا ہر چند اونکی لاشونکی تلاش کے مگر نہ ملے وہ دن عاشور کیا تہا حیس روز یہہ لوگ ڈوبی تہے

ابن عنّاق

خلیلی

ابن احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے تہے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تہے ماہ رجب سنہ ۸۰۳ ہجری درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی مدرس تشتلکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قرآن شریف بہت اچہی آواز سی پڑہا کرتا تہا لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے لکہی ہین

خلیلی انبطالی الالسن الی	فقید مت فی حب الغوانی
وان تجدا سدا منا او منیا منا	خذا لی للمدامة والقیانی

جمعرات ۱۹ شعبان سنہ ۸۶۸ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن فعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی مین سے

احب ابن انثی ولا اشتہی	ادی قط انثی بنادی تلوح
لانی اذا شئت فارقتہ	وذی ما انقاد فنی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ اپنے شعر سنہ ۸۶۱ ہجری مین میرے سامنے پڑہی تہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط تہا جبکا حسکا لقب سبیع تہا وہ قاہری ہی حریری بہی

نوین صدی کی شاعر

اوسکو کہتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۷۹۰ ہجری کی قاہرہ کی پیدا ہوا اوسیجا
پرورش پائی شہاب حجازی کا شاگرد تہا سے

یا عاشق شعره انتظارا ۔ لقامة ما الحافظ سیرا
الموت من ناظریك لكن ۔ من شعرك العبث والنشوب

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار الله ابن فہد نے اور سخاوی نے یہہ دونون نے نہین
لکہی

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن آدمی سخاوی
کہتا ہی کہ وہ سنہ ۷۶۷ ہجری مین درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسیجا ئی پرورش پائی
اوسی شہر مین انواع علوم اور ادب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل
کیا اوسکو بزرگی کی بہاری تہے جسکی ساتہہ تاریخ بہی تہا اوسی بیماری مین درمیان
ماہ رمضان سنہ ۸۱۶ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہین سے

یا مشتهی بالصبر کن مغذیا ۔ ولا تطل دنفی فانی علیل
انت خلیلی بحق الهوی ۔ کن لشجونی راحما یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الفتح ابن شمس انصاری
حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد سنہ ۸۳۹
ہجری مین پیدا ہوا علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ
مسمی المنتهی فی الادب مشتہی جمع کیا اوسمین خصایل نیک تہے اور بڑی نصیحہ کا
آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسیجا ئی وطن اختیار کیا

نوین صدی کی شاعر

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ٩٩٣ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر ہین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانہا   اعینہا تسقی بہا الجنان

قلت نعم عیونہا کثیرة   لکنہا لیس بہا انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدی بہا حالی عسیرا   وفیہا ضاع مالی مع قماشی

واسہال ببطنی مستمر   فحالی واقف والبطن ماشی

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامی حنفی ملک شام کا مفتی تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہا یا کرتا تہا بہت رہت کو نیک صفات آدمی تہا اچہا منشی اور شاعر تہا شہاب الدین افندی نے ریحانة الالبا مین اوسکی بہت مدح کی ہی چونکہ وہ خالی مبالغہ سی نہین ہی اسلیے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین سے

قد شاب فودی حین تاب فوادی   فکانما کانا علی میعاد

حسن الخواتم ارتجی من محسن   قد من لی قدما بحسن بوادی

وعماد التوحید فہو وسیلتی   فی نیل ما ارجوہ عند معادی

ان قیل ای سفینة تجری بلا   ماء ولیس لاہلہا من زاد

قل رحمة الرحمن من انا عبدہ   تسع العباد فمن ہو بن عماد

ولہ

فلو صادفت القلب اقبلن کالمہا   وقبلن راسی ما قبلن مزارہا

وقد کنت اوحت الحجی واسترده ... الی النفس شیب قد اضاء دوائرها
وکان شبابی سب نار صبابتی ... فمذ لاح نور المشیب اخمد نارها

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین آفندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب و فاضل خوش و شیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچہی تہی جب شہاب الدین مذکور سے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بروقت ملاقات اوسنے سنایا تہا جسکی اول کی یہہ شعر ہین

ای دهر قد جاد لی بابتهاج ... وصباح قد لاح لی بابتلاج
وزمان قد مر لی بنعیم ... وقران دانا باسعد باج
واذ یاپرمن غیر وعد حبیب ... کشفاء من غیر سبق علاج
واجتماع لنا بغیر اتفاق ... کغنی جاء طالبا ذا احتیاج
وشفاء من الزمان باحسنی ... نعمة قد انتت لا نجح راجی
لقدوم المولی الامام المفدا ... احمد السید الهمام الخفاجی
الشهاب الذی اضا فضائت ... شامنا من سراجة الوهاج
زارنا فی دمشق عیث روی ... عیث علم من طبعه الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کبھی بسبب کثرت علم کے اور فنون اوسکو جنون ہو گیا تہا پہر ایک خبر سی وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہو کر بڑا درخت ثمر دار ہو گیا پہر لوگون کو چہوڑ کر تنہا گہنے لگا اور بہت سو دائیون کیطرح

نوین صدیقی شاعر

پہر کیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہی اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوشخط بہی تہا ہر وقت مصافحہ کرینگے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہین

صادفتہ والحسن حلیتہ	کالریم لا دعتنا ولا قلبا
والسعد للالحاظ ابرزہ	والسعد اقربہ منہ الی قربا
اهوی لتونیتی ومدّ ایدا	وفق المنی فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالباء مین لکہے ہین

مؤنبی لا ترحنت فی عذلی	نحبذا حبۃ علیّ ولی
غصن دلال اغتو طلعتہ	شمس الضحی فوق ناعم خضل
یجول فی عطفہ الدلال اذا	یجمل لفوبہ فترۃ الکسل
رقمت فی طوس خدہ قبلا	فظل یمحو مثانہ قبلی
واخجل الورد فی نظارتہ	شقیق خدفی وردتی خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد اللہ الزین ابو الفضل بن العاصی الاتہ الشمس مروزی الاصل حموی مولد حلب اوسیجائی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا صاحب حلب مین اپنا حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہکر ایک کتاب مسمی العقد ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین

ولما بدا بدر الدجی لابن مالک	تعیشاہ دون الصعب منہ سناہ
نقلت وتدانی الیہ لیکرہ	اذا بو یوسف اوا الیہ اخشاہ

نور صدیقی شاعر

ان مات والدی الشفیق فان لی دمعا یسیل علیه فی وجناتی
ولربما کف الحزین دموعه صونا لهمته من العفوات
حیف الوقیعة قبل وقت وقوعها فاذا استقرت ماهواتی

سخاوی درمیان ضوء لامع کی لکھتا ہی کہ شروع محرم سنہ [illegible] ہجری میں ستاتہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی ابن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن وہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضوء کی لکھتا ہی کہ اوسینے علم ادب اور تاریخ بڑی خوبی سی حاصل کی الیا اور ان دونون علمون میں ایسا ماہر ہوا کہ مورخ ہوگیا ایک تاریخ اوسینے برسون پر مرتب کیا ہی اور ایک اسماء پر اوسکا نام جو برسون پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن ہے اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکھتا تہا آخر ماہ ذی الحجہ سنہ [illegible] ہجری میں ستر برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی ابن عمر ابن عبد العزیز ابن معرور ابن ابراہیم ابن ... نور الدین سنباطی قاہری ازہری درمیان گانو سنباطی کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی ستروین تاریخ ماہ رجب سنہ [illegible] ہجری میں ولادت پائی اوسکی شعر اچہے ہیں یہہ اوسینے اوسوقت کہے ہیں جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی ؎

ال الشهاب نجا منا الشیاطین وغایة الاسد واعتر السراحین
وقد تواصوا علی ما لا نباسندن ففی وصیتهم صاح الساکین

سخاوی درمیان ضوء کی لکھتا ہی کہ وہ ماہ جمادی الاول سنہ [illegible] ہجری میں فوت ہوا

نوین صدی کی شاعر

ابن خطیب دارایا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین
ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن السنہاب انصاری مشہور ابن خطیب دارایا بروز چہارشنبہ
تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ سنہ ہجری مین پیدا ہوا علم فقہ سیکہا علوم عقلیہ تحصیل کین کتابین
بہت اچہی تصنیف کین ازان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین
رقا حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوبیہ ہی
— ایک طرح الخصاصہ شرح خلاصہ کے اس کتاب مین نثر اور نظم
دونون اوسنے لکہی ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعر بی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

یا عین ان بعد الحبیب وداره — ونأت منازله وشط مزاره
فلك الهنا فقد ظفرت بطائل — ان لم تریه فهذه آثاره

وله

هات اسقنی الصهباء یا مؤنسی — قد فاح نشر الورد والنرجس
والوقت قد راق وذق الهوی — وجاد بالعطف الزمان المسی
والروض قد وافا بازهاره — ینسبه فی زاره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد — لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحرها راهب — بردة الانجیل فی برنس
کانما منثورها عاشق — صب باثواب الهنا مکتسی
کانما غصن البان قد الذی — اهواه فی ملبوسة السندسی
کان بدر التم تحت الدجی — جبینه الباهر فی الحندس

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوی کہتا ہی خلیب دمیاطی مذکور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک فکر مشہور تہا اوسکا کلام یہ ہی کہ وہ
اچہی نزہ کا رنگا اور عقل مین تہا ماہ ربیع الاول یا صفر مین درمیان ۸۸۰ھ کی ساٹھ برس سے
زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن بن علی ابن عثمان نواجی بہر قاہری شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگون کو بڑا ایا
اور کتب تصنیف کین نظم اور شعر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب کے
خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یاد بہت کچہہ رکہتا تہا ؎

لمجد بنی اثیر اشیر بفضل   بسلسلة الرواة ذوي العناية
بجامعة الاصول علت منارا   ودفي الغريب له النهاية

سخاوی کہتا ہی کہ ماہ جماد الاول ۸۵۹ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ تہے

سلمونی

شاعر مشہور عبید الله ابن محمد بن یونس بن حماد سلمون کا رہنی والا قاہری الازہری شافعی شاعر تہا
۱۰ رجب ۸۴۳ھ ہجری مین درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ مین آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیون کے
کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانون کا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم کہنے لگا
یہہ اوسکی شعر ہین ؎

وملزمي بالعروض اتقنه   وذاك مالا اراه لي اربا
فقلت دعني مما يكلفني   فالطبع لاشك يغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کنانی بلبیسی قاہری مشہور حنفیہ کا قاضی
تہا اوسکی تصنیفات علم فرائض مین بہت ہین اوسنے اکثر فنون کا ذکر کیا اوسکی نظم اور نثر

دونون اچھی ہین قصیدہ بردہ کا اونسے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعرگوئی کی مذمت مین اونسے لکھے ہین ؎

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا　　ما الشعر الا محنة وخيال

الهجو وزن والرثا نياحه　　والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول ۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین گ کہتے ہین انصاری اسوانی تہا اسوان مین در میان ٦٢ سنہ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول ٢٦ سنہ ہجری مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہین

ان تحسدوني لما اعطيت من ادب　　فذاك اعقبهم ما اعقب الباري

كذاك ابليس لما راح من حسد　　لآدم عقبه الا دخال بالنار

وله

سمت حياتي بين من لا احبه　　ومن عاشق ما بين الاراذل يسام

فلو كان جهدي ارتقاء لسلم　　الى غاية فيهم رقيت بسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیری ٦ سنہ ہجری مین فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہین ؎

ومن رام في شرع الهوى سببه　　ويحلو له وصل الحبيب ويعذب

يطالع ديوان الصبابة انه　　وفي ما تهوى النفوس ونطرب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد ابن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مستقر اوسکی

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابین علم حدیث مین اور تاریخ وغیرہ مین تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

ثلاث من الدنیا اذا هی حصلت — لشخص فلم یخشی من الضر والضیر
غنی عن الدنیا والسلامة منهم — وصحة جسم ثم خاتمة الخیر

جمعہ کی رات اٹھائیسوین ماہ ذالحجہ ۸۵۲ ہجری مین فوت ہوا

علیی ابن حجاج

علیی ابن حجاج بن علیی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اسکو علیبیا اور عالیہ بہی کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۰۳ ہجری مین درمیان قاہرہ کے پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام مین گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکہا کہتے ہین کہ صفی حلی سی بہی اوسینے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو مین اوسکی ہین ؎

القشتکی السدر له لحیة — تکلیه الواهب مغرور
قال انا اشعر هذی الوری — قلنا له فاستعمل النور

کہتے ہین کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی محمد نے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عولین کے اوسکا دیوان سو دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۷۶۲ ہجری مین فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ وہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ پارسا تہا اور نہ گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے ؎

یا منتهی بالصد یکن مجدی — ولا یطل رفضی فانی علی لی

انت خلیلی فبحق الهوی | کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان ۱۶ سنہ ہجری میں فوت ہوا ۷۶ سنہ یا سنہ ہجری میں اوسنے ولادت پائی

فضل الله

فضل الله بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجد ابی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہے کہ وہ ماہ شعبان سنہ ہجری میں پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

لحق الله دع ظلم المعنّى | او منعه کما یهوی بالشك
وکف یا مولای عن من | یبومك حرت تهجره وامساك

بیماری طاعون میں بروز یکشنبہ پندرہویں ماہ ربیع الآخر ۲۲ سنہ میں فوت ہوا

عبد الله عوفی

عبد الله بن محمد ابن علیمی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہے اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہیں — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن تغری بردی بہی اوسکو کہتا کرتے تہے عالم اور فقیہ بے نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب ۲۸ سنہ ہجری میں فوت ہوا

وو عدتنی وعداً حسبتك صادقا | ومن انتظاری کاد لبی یذهب
فلن زانا ان یقول منادیا | هذی مسیلمة وهذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار رائمہ ادب کا شہاب الدین ابو الطیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن انصاری حجازی قاہری شافعی معروف حجازی ہے اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہے اور لوگوں کو پڑہایا ہے

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہے فن ادب اوسپر غالب تہا
بزرگون نے اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

قالوا اذا الرحل متنا ذكرا — لنسي فقلت لهم وبعض اشعاري
بعد الممات اصحابي ستذكرني — بما الخلف من اولاد افكاري

ماہ رمضان ۸۸۵ ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

صاحب قاموس

ما

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین
قاضی تہا مقدمات فیصل کیا کرتا تہا اوسنے علم لغت خوب سیکہا تمام لغت دانون مین امام تہا
ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنے تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف
سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع مین ساٹھ جلد مین لغت کی ہیے اوسنے اوسکا اختصار کیا ہی اپنی
طور پر قاموس لکہی ہی مگر بجد اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

احلانا الا ما صد ات رحلنا — ولم يرجعوا الينا فهذا وا الا
يود تكوديو عكم قلبي با — لعل الله يجمعنا وا الا

ماہ شوال ۸۱۷ ہجری مین نوّی برس کا ہوکر فوت ہوا

تکروزی

عمر محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد اللہ تکروزی الاصل بارہ قاہری المالکی معروف تکروزی
ہی سخاوی کہتا ہی درمیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذکی متقی تہا شعر
اوسکی اچہی ہین سہ

سفكت القلب يا رحمة — ولي من عذلي عصمة
فان لاموا فلا تدع — فما في قلبهم رحمة

جمادی الاول سنہ ۹۵ھ ہجری میں فوت ہوا

حسین ابن عُلَیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال شرا جیلی عکی سعد ناني حلوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ میں جاکر رہا مذہبا شافعی ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی سنہ ۹۳ھ ہجری میں درمیان مکہ کی پیدا ہوا وہیں پرورش پائی قرآن شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا فنون ادب میں سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اور بہت سی لوگون سے بہت ملنا جلنا تہا اکابر رؤساء عرب سی ملتا رہتا تہا۔ خزرجی نے اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم سنہ ہجری میں فوت ہوا معلات میں مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

عـزّة النفس شيمة الكرماء	والتعلى لجلية الادباء
وادعاء الكمال بالجهل نقص	معرب عن جهالة الاغبياء
وامتهان العـزيز بالذل داء	كامتحان الكريم باللوماء
لا تجازي السفيه بالجهل حلمًا	كل شرط لابدّ من جزاء

ابن عُلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسی یمنی ہے مکی شاعر مشہور ہی سنہ ہجری میں پیدا ہوا یمن سے ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ میں جاکر رہا وہاں کی باشندوں کی اور امراء کی مدح کی اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

ان نام نعید فراق الحيّ النائي	فما اقل مراعاتي وانبائي

وله

حملتني في المديح فود المهاما ۔ واستطينا نطوعليها القفارا

یا ابی محمد بقي عذ ولك الليالي ۔ ويبقي بك العبد والمزارا

ما تمخضت بین فخذ لکاع ۔ من مواذ ولا رضعت الحوارا

یہ شعر ابی محمد دم برکات حسنی امیر مکہ جنہوں جھاڑ میں اونسنے کہے تہے جب اوسکی امیر مکہ ہونیکی خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور تہے ذکر فارس کی طرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان میں گیا پہر ہندوستان میں آیا اوسیجا لکی ۸۲۸ ہجری میں فوت ہوا وہ ہندوستان میں فوت ہوا تہا فقط

ابیوردی

عبداللہ ابن عبد الصمد بن عبید اللہ بن عبد اللہ ابیوردی معروف نام حافظ اونسنے علامہ عفیف الدین کی خدمت کی اونکی شاگردی میں رہا ہمراہ اونکی قاہرہ میں آیا اوران ظرافت اور خوش خلقی سیکہی اور ادب پڑہا اور نظم بنانی لگا یہہ اونکی شعر میں سے

ما لاح لي فيك رادقدا ۔ الا هدي من ذكر اوق الندى

ان الذين يبلوا الماد او ۔ محسراب حاجبه اصابوا سجدا

یا عازلي خل الملام ولم تكن ۔ ممن قد اشتروا الضلالة بالهدى

فلما شهدت ان نبي واحد ۔ لا شك فيك شهدت انك اوحدا

۸۴۵ ہجری میں درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوی سیفے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قیضباری

بن عبد اللہ ناصری دمشقی ادیب ہی ۸۲۰ ہجری میں پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادباسی بنا لو کرتا کابر رؤسائی کی مدح کرو وہ ادیب ماہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اونکی نظم بہت اچہی تہی سخاوی سیفے ضوء لامع میں اونکا ذکر مع اشعار کیا ہی سے

نوین صدی کی شاعر

ماا کرم الغصن فی الربیع قد — اشرف الریح فیہ تاثیرا
لما اتی النهر سائلا ملأت — اوراقه کفه دنانیرا

تقی الدین

ابوبکر بن حجہ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مشتمل الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشار الیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوء لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تہا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تہا اِن دو شعروں مین بدر لشبکی کی ہجو کرتا ہی ؎

صبغ دعاویہ لا تنتھی — ویخطی الصواب ولا یشعر
تفکرت فیہ وفی ذقنہ — فلم ادر ایھما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیۃ العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجہ التوریۃ والاستخدام ہی — اور ایک قہوۃ الانشاد دو جلد وںمین ہی — اور ایک ثمرات الشہیہ من الفواکہ الحمویہ ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من الامۃ سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

دیوان شعری جاء وھو محرر — برشیق نظم لفظہ مستعذب
فاذا بدا لا تستقلوا حجمہ — وحیوتکو فیہ الکثیر الطیب

وہ ماہ رجب ۸۳۷؁ ہجری مین درمیان حماۃ کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہو تہی اوسی حال مین یہہ شعر اوسنی کہے مین ؎

بُرَدِیَّۃٌ تَرَدَّدَتْ عَظْمِی وَطَائِفُھَا — مَعْجُونَۃٌ اَلَّفَتْھَا قُدْرَۃُ الْبَارِیْ
فَاَمْنُنْ تَفَرُّقَۃَ الضِّدَّیْنِ مِنْ جَسَدِیْ — یَا ذَا الْمُؤَلِّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ

الحامی

نوین صدیکی شاعر

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سے فوائد ضیائیہ جسکو شہور نام شرح ملا کر کہتا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تہا کتابین اوسکی طلبا ر کی حق مین بہت مفید ہین دونو زبانون مین یعنے فارسی اور عربی دونو مین اوسنے تصنیف کی ہین ایک کتاب زلیخا فارسی مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین بہت اچہی اوسنے تصنیف کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائہ عامل فارسی نظم لکہی ہی — ایک دیوان جامی فارسی مین مشہور ہی عربی أشعار بہی اوسکی بہت ہین گرچہ یہہ معلوم نہین کہ دیوان جامی عربی ہی یا نہین اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنے جام مین پائی اوسکی تاریخ وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچہہ لکہی ہی ؎

کاشف سر الہی بود چونکہ زان سبب   گشت تاریخ وفاتش کاشف سر الہ

بہت کتابین تصنیف و تالیف سے اوسکی ہیں درمیان ۹ ششم ہجری کی فوت ہوا — اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کے تہے — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر عربی اوسنے لکہہ تہے ؎

شمس الذکا طود العلی زین الہدی	کہف الوری عکازم و رسوم
حلت فرائد ملاحہ ان تنطوی	فی طی منثور و فی منظوم
لا زال فی حل الامور وعقدہا	متایدا بالواحد القیوم
وحباہ فیاض العلوم بنفستہ	علما یودیہ الی المعلوم

ولہ ایضاً

کتاب اتی من سماء العلی	الی مستہام حزین کئیب
فالقاہ مستجمعا للمنی	کوصل الحبیب وفقد الرقیب

فارسی اور عربی امیز یہہ شعر اوسکی ہین

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشیی از محض لطف کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم الفتش فایح ز مضمون فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نوی صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکھا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی سنه ۸۵۳ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ مین مجہسی ملاقات اوسکی ہوئی تہے یہہ دو شعر اوسکی ہین

قال الرفاق استعذرا من اجل اهل ومال
فقلت من عظم بالی یا اکرم الخلق مالی

سام مین درمیان سنه ۹۳۴ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن داسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا وہ سنه ۸۳۰ یا سنه ۸۴۰ ہجری مین درمیان محلہ کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی آکر علم و ادب سیکہا اور کئی دفع اوسنے حج کیا ایک دفعہ سنه ۸۹۳ اور ایک بعد موسم سنه ۹۰۰ ہجری ینبع مین سے جانب جاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکہی ہوئی پائی تہی سنہ

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَشْقٰی امْرَاءً   وَاَرَادَ اَنْ یُحْیِیَہٗ غَیْرَ سَعِیْدٍ

اَغْرَاہُ بِالتَّرْحَالِ مِنْ مِصْرٍ   بِلَا سَبَبٍ وَاَسْکَنَہٗ بِاَرْضِ زَبِیْدٍ

اور یہانی فوت ہوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۹۷۹ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسینی ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکہا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردون کی اور درمیان اٹہانیوالی مردون کی مصنف علایہ عقبان — اور مصنف دمیۃ القصر — و ریحانۃ العصر و عقود الجمان کا مصنف وغیرہ تہی یعنی اونہون نے اون لوگون کا حال لکہا ہی کہ مرگئی ہین مین زندگی حال کی ایک کتاب یعنی اپنی معاصرین کا تذکرہ لکہتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا و زہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہا ہی یہہ کتاب نسخ خط بہت صحیح میری اوستاد مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانی کعبۃ الحرام کی وہان سی خرید کر لائی تہی چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسینی سیر اطراف و بلاد کی کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور مغرب مین پہرا علوم عربیہ اوسینی اپنی ماموں سی پڑہا یہہ وہ سیبویہ ہین یعنی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابو حنیفہ دونون کی مذہب کی کتابین اوسنی دیکہین اور کچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سی پڑہی — اور قاضی ذکریا کی تمام مولفات کی اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اور علامہ ابراہیم علقمی سے

تمام وکمال شفا پڑہی لے — اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی معروف ابن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والد کے حرمین شریفین میں آیا اوسجاگی بہی شیخ علی بن جار الله اور حنیفہ عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطنیہ میں گیا اوسجائی بہت فاضلوں اور مصنفوں سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجرداود وغیرہ کی بہری ہوئی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلدون مین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقۃ السحر — کتاب السوانح والرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانۃ الالباء اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی مین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

تناهى عنده الآمل — وقصّر دونه العذل

رشا يفترّ عن برد — يكاد يذيبه القبل

يجاهر عطفه غصن — يميل به ويعتدل

بمثل ما يروقه — بصفحة خده الخجل

فليت يدي كما اتصلت — حشاي الطرف تتصل

اذا ما الخد رابر زه — تناهب حسنه المقل

لقد اعزاه في تلفي — شباب ناضر خضل

وقد حشوه هيف — وطرف ملؤه كحل

فما الخطي غير قنا — قوام زانه الميل

وما الهندي غير ظبا	هواه الناظر العزل
سقى حلسا بذي اضم	مضيف الصيب الهطل
عيشا حين اذكره	اميل كانني ثمل
ودنيا كنت اعهدها	وأنسي فيه مقتبل
بكيت دما على زمن	لدي توديعه الاجل
ليال كلها سحر	ودهر كله أُصُل

یہہ قصیدہ ادیب عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی سو

فخر ادمشق على كل البلاد بمن	اولى البريه معروفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض البرما	حوى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قبلا كانت مشارقها	بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغر ماجد قت ايدى الفطانة به	الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ في لألأ غرته	من سورة الغرة القعساعنوانا
له من الفكر ما يجنو المبير ره	توافقت الفكر ارشادوا اذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها	الى وقار يضاحي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يشغله	مراقب ربه سرا لى علانا
نقضى النهار باراء مسددة	ونقطع الليل تسبيحا وقرآنا
لاى ورد نولى النوم وجهتنا	وقد عدا لجيرة الطائي صرحانا
لئن منحنا بلحظ من هواهيه	نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی وشنوین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہوین صدی شروع ہوتی ہی

گیارہوین صدی کی شاعر

اس صدی مین بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہین ہوا

حصّہ گیارہوان

صدی گیارہوین

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ نوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکہتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جہنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی موجین رہتا اتہا کچہ علم اوسکا تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہین کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسکی پر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہے کوئی الیسا فن نہین جسمین وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابین ہین — ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہین — اور شرح اربعین — اور جامع عباسی فارسی مین اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول مین — خلاصۃ الحساب حاشیہ مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئت مین — اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر مین — اور فوائد صمدیہ علم عربیہ مین سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے مین یہہ اوسکی بیت اور شعر ہین سو

الا یا خائضا بحر الامانی — ہداک اللّٰہ ما ہذا التوانی

اضعت العمر عصیانا وجہلا — فمہلا ایّہا المغرور مہلا

مضی عصر الشباب وانت غافل — وفی ثوب العمی والغیّ رافل

الی کم کالبہائم انت ہائم — وفی وقت الغنائم انت نائم

وطرفک لا یری الا طموحا — ونفسک لم تزل ابدا جموحا

وقلبک لا یفیق عن المعاصی — فویلک یوم یوخذ بالنواصی

بلالُ الشیب نادی فی المفارق　　بحیّ علی الذهاب وانت غارق

بجهلٍ لا تصغی لواعظ　　وان المری والمنیب فی المواعظ

وقلبک هائمٌ فی کل وادی　　وجهلک کل یوم وارد وادی

علی تحصیل دنیاک الدنیّة　　مجدًّا فی الصباح وفی العشیّة

وجهد المرء فی الدنیا شدیدة　　ولیس ینال منها ما یریده

وکیف ینال فی الاخری مرامه　　ولم یجهد لمطلبها قلامه

یہہ اشعار اوس شخص کی حالت میں جسکو کتابونکی جمع کرنیکا اور کتب خانہ بنانیکا بہت شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالک　　وفی تصحیحها اتعبت بالک

وانفقت البیاض مع السواد　　الی ما لیس ینفع فی المعاد

تظل من المساء الی الصباح　　تطالعها وقلبک غیر صاحی

وتصبح مولعًا فی غیر طائل　　بتحریر المقاصد والدلائل

وتوضیح الخفا فی کل باب　　وتوجیه السؤال مع الجواب

لعمری قد اضلتک الهدایه　　ضلالًا ما له ابدًا نهایه

وبالمحصول ما حصلك الندامه　　وحرمان الی یوم القیامه

وتذکرة المواقف والمراصد　　تسدّ علیک ابواب المقاصد

فلا ینجی النجاة من الضلاله　　ولا یشفی الشفاء من الجهاله

وبالارشاد لم یحصل رشاد　　وبالتبیان ما بان السداد

وبالایضاح اشکلت المدارک　　وبالمصباح اظلمت المسالک

وبالتلویح ما لاح الدلیل　　وبالتوضیح ما اتضح السبیل

صرفت خلاصة العمر العزیز　　علی تنقیح ابحاث الوجیز

گیارویں صدیکی شاعر

بهذا الامر ضيّع العمر جهلاً   فقم واجهد فما في الوقت مهل
ودع عنك الشروح مع الحواشي   فهن على البصائر كالغواشي

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر حجاز مین کہی تہی

۱۰

يا نديمي ضاع عمري وانقضى   قم لاستدراك وقت قد مضى
واغسل الادناس عني بالمدام   واملأ الاقداح منها يا غلام
واسقني كاساً فقد لاح الصباح   والثريا غرّبت والديك صاح
زوّج الصهباء بالماء الزلال   واجعلن عقلي لها مهراً حلال
هاتها من غير مهل يا نديم   خمرة يحيي بها العظم الرميم
بنت كرم تجعل الشيخ شاب   من يذق منها من الكونين غاب
خمرة من نار موسى نورها   دنّها قلبي وصدري طورها
قم فلا تمهل فما في العمر مهل   لا تصعّب شربها فالامر سهل
قل لشيخ قلبه منها نفور   لا تخف فالله توّاب غفور
يا مغنّي ان عندي كل غم   قم والق الناي فينا بالنغم
غنّ لي دوراً فقد دار القدح   والصبا قد فاح والقمري صدح
واذكرن عندي احاديث الحبيب   ان عيشي بسواها لا يطيب
واحذرن ذكري احاديث الفراق   ان ذكر البعد مما لا يطاق
روّحن روحي باشعار العرب   كي يتمّ الانس فينا والطرب
وافتتح منها بنظم مستطاب   قلته في بعض ايام الشباب
قد صرفت العمر في قيل وقال   يا نديمي قم فقد ضاق المجال
ثم اطربني باشعار العجم   واطردن همّاً على قلبي هجم

تروح خاطبنی بکل الالسنه — علی قلبی نبنیه من ذی السنه
انه فی غفلة عن حاله — خابط فی تیه مع قاله
کل آن وهو فی قید جدید — قائلا من جهله هل من مزید
تایه فی الغی قد ضل الطریق — قط من سکر الهوی لا یستفیق
عاکف دهرا علی اصنامه — تهزء الکفار من اسلامه
کم انادی وهو لا یصغی الندا — یا فؤادی یا فؤادی یا فؤاد
یا ابهای لتخذ قلبنا سواه — فهو ما معبود الا الاهواء

سنہ ایک ہزار تیس ہجری میں انتقال پایا — تمام ہوئی گیارہوین صدی
اب بارہوین صدی شروع ہوتے ہے

حصہ بارہواں

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تھی گرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہ ہوا ہو اگر ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریوں کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا اسکے گرد و نواح مین عرب کی بود و باش رکھتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہون نے عربی اشعار کہی ہین اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم بی بدل گذری ہین لکھتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بارہویں صدی کی شاعر

بن شیخ عبد الرحیم دہلوی — ابن شیخ اور استاد کامل اور عالم اجل ہیں اللہ تعالیٰ کی بہت سی عنایات
اور نوازشیں تہیں کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا با برکت
وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور ادعیہ اور وظیفہ
وغیرہ کی تمام ہندوستان میں فیض عام اوسی سے ہے اس فاضل کی تصنیفات سے
اور فاضلوں کو رہنمائی ہوئی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہوں تو بجا ہے اور اگر فضلاء
معقول کہوں تو سزا ہے اونہوں نے درمیان شاہجہان آباد کی پیدائش پائی اصل اونکی ہند
شیخ ظہور الدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہے وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص
مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے
اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار
اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو میں اشتیاق اونکا تخلص ہے آج کی زمانہ تک بسبب علم
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہندوستان میں دہوم ہے احمد عربی اپنی کتاب میں لکہتا ہے
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سے ایک کتاب قرة العین فی ابطال شہادت حسین
— دوسری جنت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہیں آتا کہ ایسے فاضل بیدرد
سے یہہ کتابیں اسطور کی تصنیف کی ہوں گرچہ دیکہنے میں نہیں آئیں مگر چند لوگوں نے
یہہ حال لکہا ہے اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سننے میں آیا چنانچہ لطف نے
بہی اپنی تذکرہ میں بہی لکہا ہے واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قرآن شریف کا فارسی
بہت اچہا اونکی تصنیف سے ہے محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہوں دیکہے تہے یہی جناب
مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہیں اور کتابیں بہی اونکی تصنیف
سے دہلی میں موجود ہیں یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اونہوں نے لکہا ہے
اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کہ بہت مناسب ہے لہذا تمام لکہا جاتا ہے —

كأنّ نجوما اومضت في الغياهب ... عيون الافاعي او رؤس العقارب

اذا كان قلب المرء في الامر حائرا ... فاضيق من تسعين رحب السباسب

وتشغلني عني وعن كل راحتي ... مصائب تقفوا مثلها من مصائب

اذا ما اتتني ازمة مدلهمة ... تحيط بنفسي من جميع الجوانب

تطلبت هل من ناصر او مساعد ... الوذ به من خوف سوء العواقب

فلست ارى الا الحبيب محمدا ... رسول اله الخلق جم المناقب

ومعتصم المكروب في كل غمرة ... ومنتجع الغفران من كل تائب

ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم ... اذا جاء يوم فيه شيب الذوائب

اذا ما اتوا نوحا وموسى وادما ... وقد حالهم البصار تلك النوائب

فما كان يغني عنهم عند هذه ... نبي ولم يظفرهم بالمآرب

هنالك رسول الله يجثو لربه ... شفيعا وفتاحا لباب المواهب

فيرجع مسرورا بنيل طلابه ... اصاب من الرحمن اعلى المراتب

سلالة اسماعيل والعرق نازع ... واشرف بيت من لوي ابن غالب

بشارة عيسى والذي عنه عبروا ... لشدة باس بالضحوك المحارب

ومن اخبروا عنه بان ليس خلقه ... بفظ وفي الاسواق ليس بصاخب

ودعوة ابراهيم عند بنائه ... بمكة بيتا فيه نيل الرغائب

جميل المحيا ابيض الوجه ربعة ... جليل كراديس ازج الحواجب

صبيح مليح ادعج العينين اشكل ... فصيح له الاعجام ليس بشائب

واحسن خلق الله خلقا وخلقة ... وانفعهم للناس عند النوائب

واجود خلق الله صدرا ونائلا ... وابسطهم كفا على كل طالب

واعظم حق للمعالي نهوضه ... الى المجد سامي الغطا غير خاطب

تري اشجع الفرسان لا ذي يطهره ... اذا احمر باس من بئس المواجب

واذا ما قوم من سفاهة عقلهم ... ولم يذهبوا من دينه بمذاهب

فما زال يدعوا ربه الهدى امم ... وان كان قد قاسى اشد المتاعب

وما زال يعفو عاد راعي صنيعهم ... كما كان منه عند جبلة جاذبه

وما زال طول العمر لله معرضا ... عن البسط في الدنيا وعيش المرازب

بديع كمال في المعاني فلا امرء ... يكون له مثل ولا عقارب

انا مقيم الدين من بعد فترة ... وتحريف اديان وطول مشاغب

فيا ويل قوم لبشر كون بربهم ... وفيهم صنوف من وخيم المثالب

ودينهم ما يفترون برايهم ... كتحريم حام واحتواء السوائب

ويا ويل قوم حرفوا دين ربهم ... وافتوا بمفتوح على حفظ المناصب

ويا ويل من اطري يوصف نبيه ... فسماه رب الخلق اطراء خائب

ويا ويل قوم قد ابادوا نفوسهم ... تكلف تزويق وحب الملاعب

ويا ويل قوم قد اخف عقولهم ... تجبر كسرى واصطلام الضرائب

فاذكرهم في ذاك رحمة ربنا ... وقد اوجبوا منه اشد المعاتب

فارسل من عليا قريش نبيه ... ولم يك فيما قد يلوه بكاذب

ومن قبل هذا لم يخالط مدارس ... اليهود ولم يقبس لهم خط كاتب

فاوضح منهاج الهدى لمن اهتدى ... ومن تعليم عن كل راغب

واخبر عن بدء السماء لهم ... وعن مقام موقف بين ايدي المحاسب

وعن حكم رب العرش فيما بينهم ... وعن حكم تروي لحكم التجارب

والطل اصناف الخنا وابادهم | وأصناف بغي للعقوبة جالب
وبشر من اعطى الرسول قيادة | بجنة تنعيم وحور كواعب
واوعد من يابى عبادة ربه | عقوبة نيران وغلبة غالب
فانجى به من شاء منا نجاته | ومن خاب فليتندب شر النوادب
فاشهد ان الله ارسل عبده | بحق ولا شيء هنالك رائب
وقد كان نور الله نبينا المهتدى | وصمصام قد ميد على كل ناكب
واقوى دليل عند من تم عقله | على ان شرب الشرع اصفى المشارب
توالى حقول في سلامة فكره | على كل ما ياتي به من مطالب
سماحة شرع في رزانة شرعه | وتحقيق حق في اشارة حاجب
مكارم اخلاق والتمام نعمة | بنوع تاليف وسلطان غالب
نصدق في دين المصطفى بقلوبنا | على بينات فهمها من غرائب
براهين حق اوضحت صدق قوله | رواها ويروي كل شيب وشائب
من الغيب كم اعطى الطعام لجائع | وكم مرة اسقى الشراب لشارب
وكم من مريض قد شفاه دعاءه | والكان قد اشفى لوجبة واجب
وردت له شاة لدى ام معبد | حليبا ولا استطاع حلبة حالب
وقد ساخ في ارض حصان سراقة | وفيه حديث عن براء بن عازب
وقد فاح طيبا كفه من مسكه | وما حل راسا خيش شيب الذوائب
والقى شقي فرث جزور دهم | على ظهره والله ليس بعازب
فالقوا بيد يسار قليب مخبث | وجم جميع القوم شوم المراغب
الا خبران اعطاه سوالا نصرة | وزعبا الى شهر مسيرة سارب

فاوفاه وعد النصر والرعب عاجلاً ‌ ‌ ‌ واعطى له فتح التبوك ومارب

واخبر عنه ان سيبلغ ملكه ‌ ‌ ‌ الى ما اري من مشارق ومغارب

فاسبل رب الارض بعد نبيه ‌ ‌ ‌ فتوحًا نوادي مالها من مناكب

وكلمه الاحجار والعجم والحصى ‌ ‌ ‌ وتكليم هذا النوع ليس براتب

وحن له الجذع القديم تحزنًا ‌ ‌ ‌ فان فراق الحب ادهى المصائب

واعجب تلك البدر ينشق عنده ‌ ‌ ‌ وما هو في اعجازه من اعجائب

وشق له جبريل باطن صدره ‌ ‌ ‌ بغسل سواد بالسويداء لازب

واسرى على متن البراق الى السما ‌ ‌ ‌ فيا خير مركوب ويا خير راكب

وشاهد ارواح النبيين جملة ‌ ‌ ‌ لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب

وشاهد فوق الفوق انوار ربه ‌ ‌ ‌ كمثل فراش وافر متراكب

وراعت بليغ الاى كل مجادل ‌ ‌ ‌ خصيم تمادي في مراء المطالب

براعة اسلوب وعجز معارض ‌ ‌ ‌ بلاغة اقوال واخبار غائب

وسماه رب العرش اسماء مدحة ‌ ‌ ‌ تبين ما اعطى له من مناقب

رؤف رحيم احمد ومحمد ‌ ‌ ‌ مقفي ومفضال يسمى بعاقب

اذا ما اثار وافتنة جاهلية ‌ ‌ ‌ تقود بجر زاخر من كتائب

يقوم لدفع الباس اسرع قومه ‌ ‌ ‌ بجيش من الابطال غر السلاهب

اشداء يوم الباس من كل باسل ‌ ‌ ‌ ومن كل قوم بالاسنة لاعب

توارث اقداما ونبلا وجراءة ‌ ‌ ‌ نفى سهم من امهات نجائب

جزى الله اصحاب النبي محمد ‌ ‌ ‌ جميعا كما كانوا له خير صاحب

وال رسول الله لازال امرهم ‌ ‌ ‌ قويًا على ارغام انف النواصب

ثلاث خصال من تعاجيب ربنا ‏ نجابة اعقاب لوالد طالب

خلافة عباس ودين نبينا ‏ تنايد في الاقطار من كل جانب

يؤيد دين الله في كل دورة ‏ عصائب تتلوا مثلها من عصائب

فمنهم رجال يدفعون عدوهم ‏ بسمر القنا والمرهفات القواضب

ومنهم رجال يقيمون مجدهم ‏ باقوى دليل مفحم للمغاضب

ومنهم رجال بينوا شرع ربنا ‏ وما كان من حرام وواجب

ومنهم رجال يدرسون كتابه ‏ بتجويد ترتيل وحفظ مراتب

ومنهم رجال بالحديث تولعوا ‏ وما كان منه من صحيح وذاهب

ومنهم رجال يخلصون لربهم ‏ بانفاسهم خصب البلاد الاجادب

ومنهم رجال يهتدي بعظاتهم ‏ فيا قم الى دين من الله واصب

على الله رب الناس حسن جزائهم ‏ بما لا يوافي عدة ذهن حاسب

فمن شاء فليذكر رجالا بنية ‏ ومن شاء فليغزل بحب الربائب

سأذكر حبي للحبيب محمد ‏ اذا وصف العشاق حب الحبائب

واذكر وجدا قد تقادم عهده ‏ حواه فؤادي قبل كون الكواكب

ويبدو محياه لعيني في الكرى ‏ بنفسي افديه اذا والاقارب

وتذكرني في ذكره قشعريرة ‏ من الوجد لا يحويه علم الاجانب

والفي لوجدي عند ذلك هزة ‏ وانشا ورودا دون وثبة واثب

وصلى عليك الله يا خير خلقه ‏ ويا خير مأمول ويا خير واهب

ويا خير من يرجى لكشف رزية ‏ ومن جوده قد فاق جود السحائب

فاشهد ان الله راحم خلقه ‏ وانك مفتاح لكنز المواهب

بارہویں صدی کی شاعر

وانّك اعلى المرسلين مكانة	وانت لهم شمس وهم كالثواقب
وانت شفيع يوم لا ذو شفاعة	بمغنٍ كما انني سواد بن قارب
وانت مجيري من هجوم ملمّة	اذا نشبت في القلب شرّ المخالب
فما انا اخشى زمّة مد لهمّة	ولا انا من ريب الزمان براهب
فانّي منكم في قلاع حصينة	وحدّ حديد من سيوف المحارب
وليس ملومًا عيٌّ صبّ اصابه	غليل الهوى في الاكرمين الاطائب

آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبر ابادی بسبب شہرت علوم اور فنون عالی اس شخص کے اوسکی حال لکہنے کی کچہہ حاجت نہیں گاہی گاہی بسبب موزونی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا بہی کرتا تہا فارسی بہت کہتا تہا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہہ شاعر نکتہ سنج شیرین زبان ظریف الطبع تہا کتب متداولہ علوم رسمیہ پر بہی بدرجہ کمال عبور رکہتا تہا ایک دیوان بیچ جواب بابا فغانی کی — اور ایک دیوان جواب میں کمال مجید کی بحر خفیف میں اوسنے لکہا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان مشتمل انواع سخن پر ہی علاوہ ازین اور تصانیف اوسکی بہت بعض بعض شروح لکہین فارسی مثل شرح گلستان شرح زلیخا شرح سکندر نامہ یہہ اوسکی یادگار صفحہ ہستی پر ہیں — مرزا محمد رفیع السودا — اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر منجملہ فیض اندوزان اوس کہہان خدیو سخن پردازی کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر سی شعر کہنے کی آرزو ہوے چوبیس برس کی عمر تک سب علوم درسیہ سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ کی قاضی القضاۃ درمیان گوالیار کی ابتدای عملداری سلطان محمد فرخ سیر کی بیچ مختار ہوا تہا وہ ۱۱۳۶ سنہ الہجری میں درمیان دہلی کی آیا استحای لیاقت نظم و نثر اپنی ظاہر کی

بعد ازاں درمیان ایک ہزار ایک سو سنتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارس سے وارد دہلی ہوا مرا ایک شخص بواسطہ وارا اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے کچھ آرزو نہو ئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری میں مسمی تنبیہ الغافلین تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت سے اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بوقت بربادی قدیم دہلی کی آرزو لکہنو کو گیا اوسی شہر میں درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی میں مدفون ہوا وہ کتابیں جو آرزو کی تصنیف سی مشہور ہیں یہہ ہیں — محیط اعظم — عطیۂ کبری — سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا — میر احمد عرفی کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزو ئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہیں وہ یہہ ہیں

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه — یا آخر الاواخر یا منتهی النهایه

لما افضت نورا تهدی له الاضله — نجیتنی واهلی من غیهب الغوایه

انی ندمت الان من سوء اختیاری — ارجو من التفاتک اللطف والعنایه

منی خلوص ودی والقلب فی خبایه — منا العناد والخوف والعجز والسقایه

مازلت فی رضاک ما انفک فی هواک — لا اعلم خلیلی ما الشکر ما الشکایه

ما اشتکی الیکم یا معشر المحبین — من سورة المحبه من شدة النکایه

یا هادی الخلائق یا کاشف الدقائق — افض علی جنابا الکشف والهدایه

والله انت مشهود والخلق فیک معقول — لکنک بری من وصمة السرایه

من جودک وجودی فی ظلک شهودی — یا کافی المهمات لی فیضک کفایه

یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع — یا مودع الودایع منک لنا وقایه

تیروین صدیکی شاعر

ما فی الوجود غیرک یا موجب الحقائق … من لطفک الروایۃ من فضلک الدرایۃ

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین نزیل بنارس ایک عالم تہا جکو اکثر علوم میں اور کمالات کا بہا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایک دیوان اوسکا اور ایک مثنوی زبدۃ الابصار بہت بلیغ اور لطیف تخلیق تہا اوسکی یہہ شعر عربی ہیں جس میں امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی سہ

ولیس عنک سوا العین منصرفا	مہما تشاهد بالتدبیح والکحل
اسمع کلامی ودع لاهیتہ سلفت	الشمس طالعۃ تغنیک عن زحل
فمن امتنی جمالا بک فی طرب	قد اقتدی بزفیری واتقی زللی
منی الانین ومنکم ما یلیق بکم	بذلت جہدی لکم لا بد من بدل
والذی تجبت الزوار کعبتہ	وکم هنالک من داع ومبتهل
جری مجاری دمعی حب حضرتہ	واشرق الشوق فی صدری بلا طفل
لیس اصطباری ببعداری عن سکن	بل الخوالی یا غوثی ومن فشلی
ذکر دعوتک یا کہفی ومعتمدی	مستنصرا فاتنی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین میں سی ہی خان مذکور سی بہت مباحثہ اور مشاجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیوں میں طیار کی ہی

حصہ تیروان

صدی تیروین

اس صدی میں وہ شاعر ہیں جو تیروین صدی میں بالفعل موجود ہیں یا اوسمیں فوت ہوئی

۱۳ تیروین صدیکی شاعر

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یگانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور زیادہ شہرت رکہتا تہا اونکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

مذ اتغارت نجوم اللیل فی الافق ۔ وماس فاختفت الاغصان فی الورق

لا غرو ان قتل العشاق ناظره ۔ فکم سبا مهج الاسیاد بالحدق

واسوء حظی وحالی مذ شغفت به ۔ فالجسم فی البرو والقلب فی قلق

لولا مناه لقتل الصب ما لبست ۔ خدوده حلة من حمرة الشفق

یا لائمی لا تلمنی فی هوی رشاء ۔ ذی دلی فقلبی اسیر غیر منطلق

الوجه صبح بلیل الشعر مستتر ۔ یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سے گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دسترس تہے گرچہ فنون مستعلہ ہندوستان کی کتابین جو متاخرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہین تہین الا شعر گوئی کی طرف اور دیگانہ روشنعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پاے ہین اس شاعر کی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچھ بیان کر چکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضروری کہ وہ شعر فارسی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنا لیتا تہا گرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچھ مضایقہ نہین اوسکی بہت خوبی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

ملاکر کہتا ایک مصرعہ اردو اور ایک مصرعہ فارسی لکہتا وہ درمیان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا اور مرشدآباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی ہین ؎

سکت الحبیب متانۃ | بقی المتلذذ ساریاً
سمعاؤہ یتخیلون | ویزعمون محاکیا

مولوی الہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنے سب اقران اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے لکہی ہوئی ہین ؎

صبا بلغ ریاحین السلام | بذل وابتہال والتحامی
الی من فاق جم الخلق فضلا | الی نجم الہدی بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالے اردو زبان اور فارسی اور عربیہ مین بیچ ترویج مذہب امام ابوحنیفہ مین اوسکی مشہور ہین اردو بہت اچہی بالکثرہ وہ لکہتا تہا چند رسالے اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین یعنی اپنے اوستاد عالم خفی وجلی جناب مولوی مملوک العلی مدظلہ سے یہہ سنا ہی کہ مولوی الہی بخش مذکور سنہ ۱۲ ہجری کی اوسی حدود مین فوت ہوے

مولوی اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہی اور بہت کثرت سے اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین لکہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکہے تہے ؎

مازال قلب الصب في حر الهوى — وعيونه دون الكآبة ما تر

ويهيج الانام باسرها وجفونه — ذو كما رايت ولم تذق طعم الكرى

خضبت اكف جفونها من مهجتي — لما رنت نحوي الغزال الاعين

مازال قلبي مغرما ومتيمه — ختل الصبابة والكآبة والبلوى

لما رأت عين الفتاة لقبلة — ولأن شربت من الخد وردها

فتعجبت وعلى الغزال تهيأت — وتقاطرت من خدها عرق الحيا

فسألتها بقبلة فتبسمت — وبعثتها الى كما رنا ظبي الحمى

ثم اطرقت من بعد ما رتفعت — ارأيت من طلب العذوبة في الهوى

ان الهوى نار الجحيم فمن له — هذا النصيب فكيف يلوم خدها

فاجبت كلا اسعى يوما اليك — والى متى ابكي بدمع من ضنى

یہ شعر تمام نفحۃ الیمن میں مندرج ہیں میں نے بھی اصل تذکرہ میں لکھے ہیں یہ ایک ہی کافی ہیں یہ شاعر درمیان ۱۲۰۰ھ کی موجود تھا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہے

مفتی امیر اللہ خان

یہ فاضل اجل ارشاد مشہور واقع من جوان معارف اور فضایل کا تھا اوسکی عربی میں قدرت نظم اور شعر عربی لکھنے کی ستھے ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکھا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی ؎ كفرندي فرند سيفي الجراز

وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی ؎

مسيف الجدل مبادر الغازي — كطفرة الليث مخلب البازي

ولهلال العيد قربان — ومثال الحسن ظبي تاز

احمد حرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سے شاید ابن مصنف کی مراد

عید النحر ہی کیونکہ عرب میں عید قربان نہیں کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحیٰ یا عید الحج یہہ کہتے ہیں اگر کوئی یہہ اعتراض کری کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لئی ہیں کیونکہ عید قربان عربی محاورہ میں نہیں ہی اور شعر عربی ہی بلکہ متنبی کی مقابلہ پر تو اسکو یہہ جواب دینا چاہیئے کہ جب معنی اوسکی سمجہہ لئی تو حاجت لفظ کی نہیں گرچہ عربی محاورہ نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین محبوبۃ	لقلوب الصباب جراز
برق سناء حجۃ قطعًا	کدلیل لفخر نا للرازی

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعروں سے مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لحبال الورید مفصاد	لقتال العنید مجراز
مستقیم العراک معوج	مستقام لہمۃ الغازی

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور مجراز اور جراز بر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ احمد عرب نی اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہیں

مولوی حسین احمد لکہنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ دینیہ پر اس شخص کی اچہی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچہی آتی تہی احمد عرب کی ہجو میں اوسنے بروقت خبر پانی تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے لعنۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کہی ہی وہ شعر یہہ ہیں ؎

بانت سلیمی فانی ھجرھا بدلی	ولا نحیبی لذی الاشواق لم ترفی
کسیت بردا الی الاحزان قد نسجت	ان منت یوم النوی فاھیک عن کفنی

فلا يميط شجى قلبي بفرقتها — الا الكلام البليغ الكاشف الحزن
لكنني لا ادري ان كان مرتعه — لم آلف في عصرنا منها سوى الدمن
قوما نرق دمعنا حزنا على طلل — عفته ايدي البلى من وابل الهتن
قفا خليلي نسكب دمعنا أسفا — على انطماس رسوم العلم في زمني
ان البلاغة طرا ريحها ركدت — ونارها خمدت كالجمر في اليقن
لم يبق في الدهر حبر من تراقمها — اطفى بمنهله الاحلى لظى شجني
فبينما نحن نبكي من تذكرهم — وفقدهم عن بلاد بينها وطني
اذ طيبت مسمعي اوصاف من برع — على الاقران في العلم والاداب واللسن
رب البلاغة بحر العلم ذو ادب — من نظمه عن لآل فاق في الثمن
علامة لا يجاري فضله احد — فهامة لا يدانيه اخو فطن
سامي الفخار نبيه القدر ذو شرف — هاد لاقصى معالي السر والعلن
اعني الامام الهمام الشيخ احمد — من شاعت فضائله في الهند واليمن
تاليفه روضة الاذهان عبهرها — يطيب الروح يدعى نفحة اليمن
فهي ذوي اللب في انشاء بدائعه — يهيم نحو فؤاد الصب في الذقن
اعجب بها نسخة الباب ناخطفت — ويا له من كتاب رائق حسن
فاذهب الله حزني اذ رمقت به — فالحمد لله ذي الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ١٢٠٠ ہجری میں یہہ شخص موجود تہا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولی اللہ دہلوی سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیان کا اور بدیع ثانی اِس فاضل بزرگ کی تعریف میں جتنا کچہہ لکہوں نسبت کم ہی اگر یہہ کہوں کہ وہ

سب ذکیون اور ظالمون کا بادشاہ تھا تو بجا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا
اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکھٹ چومنی والی ہو جاتے تھے تو سنو اپنی تصنیفات
اس فاضل بی نظیر کی تعداد سی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگون
کی پاس شاہجہان آباد مین ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ٹھکانا
نہین کہ کتنے کچھہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ ردروافض مین اسی فاضل کے
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبانین اور کتب عربیہ وغیرہ اور اپنی یادداشت سی تصنیف
کرکی لکھی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ آج تک لکھہ رہی ہین جسکا ارادہ اوس کتاب کی دیکھنے
کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ مین چھپ بھی گئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ یعنی منگل اور جمعہ کو
درمیان دہلی کی کوچہ چیلو مین پرانی مدرسہ مین وعظ او نصیحت کیا کرتے تھے بہت فاضل
دہلی کی داخل درس ہوتے اور ہشیار ہیا اور نکات قرآن عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے
بہت کتابین اونہونی درباب مذہب امام ابوحنیفہ کی تصنیف کی ہین انشاء عربی بہی
اونکی بہت اچھی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل
بی عدیل نے درمیان سنہ ١٢٢٩ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجائب
ہی جسکا جی چاہی دیکھہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہین اسلیے
بہت لکھنے کے کچھہ ضرور نہین سہ

هنيئًا فـ ا اقـر الله عيني — باخبار اتتني من حسين
فتي ان عدت الاعيان قالت — له الاعيان انت قرّة عيني
فدام بقاؤه مالاح برق — واطرب صوت قمريّ وعين

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف ادبیہ نہین گذرا کلام اوسکی بہت متین دو دواوین قطعہ اوسکی کی جواہر فنون اور لآلی علوم سے بہر ہین اوسنے ایک تذکرہ عربی تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی خوزادہ قلیخان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات کی معلوم نہین —

مَن المتيّم مرّة بركيّة ... حفّت بعافيةٍ من الفتيات

وطلبت من تلك الغواني شربة ... فشتمنني بعجائب الكلمات

في شتمهن المتراقي حالة ... فكأنهن سقينني خمرات

يا ظبية الوعساء مسكك ضائع ... اهدى الى سواطع النفحات

لم تغضبين من المشوق تغيظا ... ما منيه الواجي سوى النظرات

لا تغضبين وتعرضين هنيئة ... ان لشعري بتتابع الزفرات

هل تستطيع فراسة عذرية ... ان لا تحوم حوالى القبسات

اراد عبد مخلص ودجاوره ... صدق المنى من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنے بہت سفر کئی ہین چنانچہ حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہی بہت شہرونمین پہرا چند تالیفات اور تجویزی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی ہیہ ہندوستانکی مدرسون مین داخل درس ہین ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب انشائے — اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنو کی مدح مین لکہی ہی اور قصائد اور خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہین اوسکی یہہ شعر ہین جو اسد اللہ خان کو لکہے

تمیروبن صیدلی شاعر

هَيَّجَ الاشواقَ لِلصَّبِّ الكئيب ذكرُ هندٍ ربّةِ الحسنِ الغريب

مَنْ توارتْ في حجابِ البُعدِ عن مستهامٍ شفّهُ الوجدُ المُذيب

فاذكُري يا هندُ صبًّا دمعُه مذ خفرتِ العهدَ يا عيني صبيب

هجرُكِ الشقّاكِ ابكى مقلتي والجفا اضحك من يلحو الحبيب

كيف ارضاكِ الذي ارضى العدى ان هذا منك يا روحي عجيب

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقۃ الافراح مین جوکہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہیا اور وہ کتاب چہپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ سنہ ١٢٢٤ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علي پادشاہ کیطرف سی کتب طب لکہنے پر ماموری چنانچہ کتاب التشخیص ومعالج الامراض بموجب حکم محمد علی پادشاہ والي مصر کی اس شخص نی اب عربي مین لکہہ کر چہپوائي ہي اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعي افندي نے زبان عربي مین فرانسیس زبان سی کیا ہي یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی بادشاہ کي واسطی سیکہنے علوم وفنون کی پاریس مین جوکہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکتري یا خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوسکی انعام مین محمد علي پاشا نے اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین ہین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالج امراض مین ہي — محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی ترجمہ کتاب کی چہپوانی کا ہوا مینی اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سی مقابلہ کر کی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکھلا کر صحیح کی بروز چہارشنبہ اٹھیوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۹ ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھے جب وہ کتاب چھپ کر طیار ہوئی محمد تونسی نے یہہ تاریخ طبع لکھے   اس کتاب کا ترجمہ اردو مین ہوگیا ہی بسنہ

انظر كتابا قد حوى   حسنا بديعا يسبي
معناه سهل سائغ   كالسلسل العذب
ولفظه كلؤلؤ   يزيل رين القلب
يعشقه ناظره   كعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا   أحسن ما في الطب
وهو يسعد الداودي   فيه شفاء اللب
وكان من قبل سبا   بسقم غطي الخطب
ازاله الله به   وكل امر صعب
لاسيما لما بدا   هذا الكتاب المنبي
تاليف شاب ماجد   مهذب مرتبي
بالشافعي قد دعي   وباسم خير العرب
مذ تم طبعا قلت في   التاريخ بيتا ينبي
الداودي امره   يحيي زناة الطب
٢٠٢ ٢٤٦   ٣٨ ٦٩١ ٨٢

جمع ١٢٥٩

ابوالسعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی پاشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکہا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح مین یہ ہین سہ

ضحکت ثغور العز والاقبال ... وتبدل الادبار بالاقبال

وبدت ریاض اللعلم یانعة الجنا ... فی مصر یا نخلت من الجہال

قد قیض الرحمان انقا ذالہا ... من جہلہا ہذا الامیر العالی

ودعاہ باسم محمد لصفاتہ ... وہو العلی علا علی الامثال

وبعزمہ مصر تبدت جنة ... من بعد انکانت من الاطلال

وبہا بلاد المسلمین جمیعہا ... نالت جزیل الفخر والاجلال

فسعی الیہا جیشہ الجرار فی ... بحر ومن سہل وفوق جبال

حتی لہ انقادت وقد کانت علی ... من رامہا اقصی مدا ومنال

ومرامہ من ذاک حسن تمدن ... وسیاسة ورياسة وکمال

توی بابہتہ العلوم دیارنا ... فزہت وکانت قبل فی اضمحلال

لیث لسطوتہ الخطوب رواحل ... اوما تراہ طیب الاشبال

لاسیما الضرغام قائد جیشہ ... بنجابة ومہابة وجلال

اطالما فتح البلاد بعزمہ ... واباد صندیدا من الابطال

فیہ البلاد الشام صارت شامة ... من عدلہ فی جنة وظلال

فالله یحفظہم ویبقی ملکہم ... ویدیمہم لانالة الآمال

فالدہر منہم باسم ووجودہم ... حصن الوری من طارق الاہوال

ابوالسعود مذکور رفاعہ افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب جنی بہی دیکہی بہت مختصر اور اچہی کتاب تاریخ مین اوسنے جمع کی ہی وہ درمیان سنہ ۱۲۸۰ ہجری کی بولاق مصر مین درمیان ماہ ربیع الآخر کی چہپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہوکر طیار ہوکر طیار ہوئی بالفعل

ایک نسخہ مدرسہ دہلی مین موجود ہی

آزردہ صدر اعلی

شیخنا و استاذنا و دینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقاہ اللہ
الی یوم الدین گنجینہ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف وجود عطا لبید دوران حسان
ہندوستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر مصداق این شعر ہے

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت | بر سروران عالم تحقیق سرور است
دارائی ملک لطف و کرم ہادی امم | کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح مین جو لکھون سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم
ہی سحبان اور حسان اور لبید اور متنبی اور امراء القیس یہہ نام بہت کتابون مین مثل لفظ
عنقا لکھے ہوئے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس
کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتبہ اون سے بڑہا ہوا پایا — بینندگان تذکرہ ہذا کی
واسطی اس فاضل بیبدل کی کوئی تمثیل دیگر سمجہانا چاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم
ہی اب مناسب یون ہی کہ یہہ کہون کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ مین اوس ذات گرامی
کی سامنی ذکا اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تجربہ مین رتبہ نہین رکہتا یہہ سب سی
بہتر ہی ــ

آنکہ باشد در شرف اوصاف ذات کاملش | برتر از درک خرد بالاتر از وہم و گمان
نسخہ اخلاق او را روح قدسی در پناہ | جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ مین کہ [illegible] عیسوی ہی مین عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد
نیک بنیاد پر مامور ہین باوجودیکہ کاری سرکاری سی اونکو فرصت بہت کم ہوتی
ہی مگر بہہ سبب اوسکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خواہان رکہتے ہین

اسلئی اوس کم فرصتی مین بہی طلبا اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑی رہتی ہین
پڑہاتی ہین بہت فاضل میری زمانی کی اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم ایسا
نہین ہی کہ اوسکی موجد سی زیادہ نہ جانتی ہون کتابین اونکی پاس
ہرطرح کی اور ہرفن کی موجود ہین — سننی مین آیا ہی کہ یہہ حضرت میان عبدالقادر
برادر کلان مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کی شاگردون مین ہین کہ میان علوم نقلیہ
کی ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور ہندوستان مین
مشہور ہی — شاہ عبدالعزیز صاحب سی بہی اونہون نی علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سی علوم عقلیہ مثل منطق و فلاسفہ
کی اونہون نی تحصیل کئی ہین — مقدمہ کو ایسی پہنچتی ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتی ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ کی اونسی زینت پائی اور
وہ بہی اسی عہدہ کی لایق تہی شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلا رکی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدرالصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین ہی ورستی
راستی اور کا حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطی زیبا تہا
اور واقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتی ہین کہ یقیناً کوئی فیصلہ اونکی
خالی حق سی نہین ہوتا حق دار کو حق پہچاتی ہین اسلئی اب مین یہہ کہتا ہون کہ خدا تعالی
تاقیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہی تاکہ ظلم جہان سی یک قلم موقوف
ہو — اونکی تصنیفات سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگر وہ امام طالب علمی کی
شاید تصنیف سی ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سننی مین آیا ہی اور اکثر رسالی
اور فتوی اونکی تصنیف سی ہین اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتی ہین اونکی کچہہ
شمار نہین — ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نی تصنیف کرنی

شروع کی ہے مگر معلوم نہین کہ تمام ہوئی یا نہین اگر یہہ کتاب تمام ہو کر چھپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی مین وہ شعر کہتے ہین کہ سعدی کی کچھہ حقیقت
نہین اردو مین بہی اونکی اشعار بہت ہین جیسے تذکرہ اردو مین مندرج کئی ہین عربی مین
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہین کہ اس زمانہ مین دوسری سے ویسی ہونی معلوم
غرضکہ یہہ صفات موصوف مین شدہ سنے ہے کتاب صدرا علم فلسفہ مین اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچھہ مین سمجھہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو تخت نحس کر ڈالتے تہے
او سوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرماکر تشفی فرماتے تہے میر زاد
امور عامہ بہی مینے اونسے پڑہا تہا یہی حال وس کتاب مین بہی پایا ایسی ایسی کتابین
جو انتہائی فضیلت کی ہین اونکی سامنے ایسی ہین جیسے آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہین
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہین ہوسکتے لہذا اب یہہ مناسب ہے کہ کچھہ کلام باعتبار
اوس فاضل اجل کی لکھہ کر مردون کے متون مین جان ڈالدون

ولو سلطت نار التفرق والنوی علی سقر یوما لذاب لهیبها
اشد حجیر النار ابرد موقع علی کبدی من نار بین اصیبها

ان احسن ما وشی به الیراع فازدی ببرود وشیت بالدرر فاعجب ما تزینت
به الطروس فازهی علی حدیقة منمنمة الاطراف والطور سلام افتن من
نواظر المهوات واحلی من ضرب رضاب البهکنات والذ من اللمی والذ الخدود
وانق من حیف الخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی دواخ النوا
العقید النواعم وابهج من حدیقة حاوتها الغمائم اهدیهما الی ما الفت الیه

العلوم مقاليدها، وملك من التحقيقات الفكرية طارفها وتليدها، ابلغ من
البلاغة ما لم ينله ابن المراغة، قد حظي من الفضل برتبة دونها مناط الثريا، وباهى
الكون بوجوده فاصبح مبلج المحيا، صارم فهمه ما نبا، وجواد عمله في ميدان
النفائس ما كبا، فارس ميدان البيان، وفخر العلماء الذين شمخ بهم
انف الزمان، جليل القدر والمحل، سارت بدائعه في سائر
الاقطار سير المثل، جمع من بضائع الادب ما راق صنعا، وحسدته لرقة
نسيمه برود صنعا، هو العين المحدقة، ولوجه المكارم غرة، ولقلب الدهر
نور ومسرة، اوحد البلغاء العظام، واجل من تفوه بالنثار والنظام، عين
الزمان ويمينه، لو حلف الدهر ليأتين بمثله حنثت يمينه، ان ذكر فصاحته
فما ابو نواس، او حدة ذكائه فما اياس، او بلاغته فما قدامه ولبيد، او ادبه فما
مسلم بن الوليد، وبعد فلا يخفى على المولى الرفيع الجناب، لا زال غيث
افادته على المستفيدين متوالي الانسكاب، انه قد سبق اليكم كتاب، وفيه
ما يغني عن اعادة الخطاب، بطي مكتوب صنوكم المحترم سامي الالقاب
الالقاب، فما شمت من تلقاء سماء المكارم برق الجواب، فلمراد انه ما جرى
مني يوجب الصد ودعني، والعجب كل العجب ان مثلك ربها المصدع للجيد
يضن بما يشفي عليل صدر العميد، فارفق بصب لا يزال مكرر اذكارك بالمدح
الانيق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور هجمت
على المستهام الذي لا تمر عليه ساعة الا تذكر محاسن خلقك، وان
تعفو من فضلك وان تواخذ فبحقك، والمسئول من الملك الخلاق جعل
للتنائي مدة ويعقبها ايام التلاقي، ان يطوي شقة البين ويقطع دابر الفراق،

تیرھوین صدی کی شاعر

والمأمول من افضالکم ان لا تقطعوا عنا المراسلة فانها تنوب عن المواصلة
والسلام خیر ختام نمقه العبد المسكين محمد صدر الدين نهار التاسع عشر
من شهر شوال سنة ١٢٣٩ هجري

وله ايضا

وكنا كغصني بانة نبتا الفا — على دوحة حتى استطالا واينعا
يغنيهما صدح الحمام مرجعا — ونسقيهما كاس السحاب مترعا
سليمين من خطب الزمان اذا سطا — خليين من قول الحسود اذا سعى
تفاقدتني من غير ذنب جنيته — والقى بقلبي حرقة وتوجعا
عفا الله عنه ما جناه فانني — حفظت له العهد القديم مضيعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدین خان فاضل کامل اور عالم باعمل گذرے ہیں وہ مدرس اول مدرسہ دہلی
عربی کے تھے اونہوں نے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور
ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصا علم ریاضی میں بڑی دست قدرت تھے
اور معقولات کے امام تھے اونکی تالیفات سے کئی کتابیں ہیں از انجملہ ایک
شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئۃ میں اونہوں نے لکھی ہے بندہ نے بہی خوب سیر اوسکی
کی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت اللہ سہارنپوری کا ہے جو بہت بڑی
ایک شرح ہے بعد تطبیق عبارت بہی معلوم ہوا کہ یہ شرح عصمت اللہ فاضل بنگالی تحریر کا
ہے اور ایک رد روافض علم کلام میں مولوی دلدار علی کی اور لکھنؤ والوں کے جواب میں
اونہوں نے لکھے ہیں جو تحفہ کی جواب میں اہل شیعہ نے جواب لکھے ہیں اس کتاب
میں اصل متن تحفہ کا مع اونکی اعتراضات کی لکھکر اپنی جوابات ثبت کئی ہیں

تیرہوین صدی کی شاعر

— ایک رسالہ مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولہ کہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک
العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کی پاس خاطر سی تصنیف کی تہی اور مسودات
اونکی بہت ہین اور اونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین اسحابی آدمی کی عقل
حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس و تدریس اور تصنیف و تالیف
کی کتابین سب اونہون نے لکہی ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا
رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض
ہوئی ڈیڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے تیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے
رحلت کی درمیان سنہ ۱۲۴۲ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا
میری ہاتہہ آیا ہی جو کہ اونہون نے نفی صدالدینخان بہادر صدر الصدور دہلی کو
لکہا تہا بطور یادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من يعير جناحه
لعلّي الى من قد هويتُ اطيرُ

من جوىً اوقده البعدُ وشجىً اكمده الوجدُ الى جانب الحبيب الذي
تنزه قدحه المعلى عن القدح والنسيب الذي استوعب لسانه صنوف
المدح الذي اذا انتظم تخجل قلائد القلائد واذا نثر غبطه فرائد الفرائد
ذو خلق عظيم وطبع كريم وسجية سرية علية ومامن علم الا اضاب
مشكلاته ومامن فن الا غاص في بحار تحقيقاته اما الادب فقد
شيد اركانه واما الفقه فقد ابرم بنيانه واما المعقول
فمنه واليه ومتوسل ارباب الصناعة اليه ذخر الفضائل فخر الاماثل
صدر الافاضل زين المحافل مولانا المولوي محمد صدر الدين لا زال

ظل افاضته على رؤس المستفيدين اما بعد اهداء هدايا السلام
واداء مناسك الاحترام والاعظام فينهى ورود مشرفة هبت
عند فتحها انسام مصرية وتجلت كلمات تبيض الوجوه الا انها
درية فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واكبارا واستنشقت
منها روائح سحيق الصندل ونظرت الى معانيها فاذا هي لالي رطبة
وما سواها من المعاني جندل واما ما فيها من الالفاظ فهي انق
من غمزات الالحاظ هذا اثر ما اصف من شدائد الزمان
مذ اصطليت نيران الهجران فوالذي حبانا بحبك وجعلنا من
صفوة احبابك اني مذ نابذتك ما طبقت مقلتي بالنوم وما لاقت ليلي عن اليوم
يسر لنا الله لقياك وبلغك الحسنى في اخرتك ودنياك والسلام بالوف الاكرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وبا دینا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی
مدرس اول مدرسہ دہلی رہنمای والی ناقوتہ کی قدوہ متاخرین امام متبحرین متقدمین اوس
ذات حمیدہ صفات کا شمہ سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد وعابد پابند شرع
شریف مرتضوی بہت کم دیکھنے میں آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود ہے
ہر فن وعلم کا سامان اوسکی پاس ہر وقت موجود ہے اوسکی فیض عام سی عقل
فیاض نزلہ ربا ہے جسنی اوسکی مشعل تعلیم سے روشنی نہیں پائی وہ عقل اور
بصیرت میں نابینا ہے گہر اوسکا محط رحال طلبا مدرسہ اوسکا مجمع علماء وفضلا اوسکے
معدما شاگرد اوسی ذات بابرکات سی فیض اوٹہاکر اطراف واقطار ہندوستان
مین فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان سکے

(۵۹)

اپنا نام پیدا کر گئی۔ بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی مین مامور ہین سوا درس
طلبا مدرسہ کی اپنی گہر پر بہی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابین پڑہاتے ہین تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی ۔ کہ عقل اول بہی اونکی فیض رسانی کے
مقابلہ مین مجبور ہی ۔ تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبا مین نصف شب تک
منقسم ہین حلیہ اونکا یہہ ہی کہ کشتی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کی ہماری زمانہ مین اونکی ذات سے ہندوستان مین علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کاشفی کا مصداق وہی ہی ۔ آن فاضل زمانہ
کہ از یمن درس اوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع او حلیم او بردبار اور
صاف اور منکسر او مدبر او دانشمند ہین غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تلاش تمام پیدا کئی جائین اوسمین سب موجود ہین معارض کو چاہئے کہ دو چار گہڑی اونکی
خدمت مین بیٹہکر ان اوصاف کو ملاحظہ کری او سوقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بلا مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہی
تمام عمر مین باوجود اسقدر کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہین کیا اور تصانیف کتب پر
مایل نہین ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت مین صدہا طالب علم اطراف
و جوانب سی واسطے تعلیم پانی علوم کے حاضر ہوتے ہین اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پہر اس صورت مین فرصت واسطی
تصانیف کی ہو سکے معلوم لہذا اتنا حرج گوارا کیا دلشکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ہان
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تہی بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۴ عیسوی ترجمہ اردو زبان مین کر کی چہاپنے کر دیا اور بہت اچہی طرح ہر ایک
مشکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین دو دفعہ چہپ چکا ہی ۔ یہی باعث مذکورہ

تیرھویں صدی کی شاعر

بالانہ منظوم کرنے افکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعرگوئی پیشہ علما کا نہیں
بلکہ پایہ تحقیق و دینی کو مضر ہی۔ مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو مسمّی فیروز بادشاہ زادی کو
انہوں نے ایام طالب علمی میں بی نقط لکہا تہا ڈہونڈ لایا ہوں تیمنا و تبرکا انکی کتاب میں لکہتا ہوں
وہ یہہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المحمود المالك الودود الواحد السرمد الملك الصمد
سماك صرح السماء ولا دعام وكل ما سواه هالك وله الدوام
ادراكه كما هو محال ما ادركه اهل الحال ولا علمه اهل الكمال
مسلكه سهل لكل سالك عدله مهلك لكل هالك امره امر و
حكمه احكم وحلاله حلال وحرامه محرّم مطروده مردود
ومودوده مسعود همه اعدّها وسرورا وعمله حصل حرًّا
وحورًا لا امداد لدوامه ولا راد لاحكامه ماسعد الا مسعوده
وما ردّ الا مردوده اكرم الشعراء وعلّو العلماء مراده معمول
ومعموله حاصل لا حد للاماء حكمه ولا ساحل عالم الاسرار مالك الاحرار
مسعّر الاسعار محصّل الاوطار مملك الامصار مكثر الامال
ولا سحار ما امّله مؤمّل الا وصل ما امله وما آل سائل الا وما حرم
مسئوله اللهم اكرم محمدا المودود اسمه احمد ومسماه محمود
مادحه ممدوح لكل واحد ومحموده محمود لكل حامد علوه تبارك ومرام
لولاك طوره سماء وطوره عطاء حامل لواء الحمد ومالك مالك
الاكرام مسالك مسالك العدل ومهد مسالك الاسلام وارحم آله الكرام

ورهطة الكملاء واوداء الشعراء اسلموا لله واطاعوا رسوله للوثقه
وسددوا الاسلام ودمروا اهل الصدود هواهم دواء لكل داء و
ودهم محصل لكل مراد واهواء رحمهم الله وروح ارواحهم و
اكرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس مسطور ام دوح مشق
سواده علا المسك العطر وسطوره عطل سمط اللؤلؤ وسلك الدر
مطلعه مهوا الارواح مزاه كاس الهوم سكراح رحراح ملحه
مصلح الكلام كالملح للطعام لملك الكامل الاجل العالم العامل سما
العلم والعلى المعلم للعلو الاول كرم لا عد لالائه سمح
لاحد لعطائه كلامه وكلام الصحاح الاعلام كالهطل والرهام
او المدره والعوام لولا كلام الملوك ملوك الكلام ملك عطاؤه
مطرها مر وسماحه سمر سائر كلامه حلو وسلامه سلو لله
درك ما احلا كلامك ورعاك الله ما اعلا اعلامك صدر
امرك المحكم لاسطر الطرس عاطلا كرسومك الاكرم
وها املاك العصر املاه كما هو الامر واحرر لك الحال كما هو امرك
الامام اهل الكمال حال مملوكك حال مسرور لا او دلسداده
والحمد لمالك الامور وصالح حال اهله واولاده ورهطه
وسواده امله حاصل وسروره كامل حساده حصدوا واعداؤه كمدوا
لا هو حر ولولاك مملوك — ودرهم لوسم ودل مملوك الا واساه
لعدم وصالك الساد واساء لامر آل المروح للروح والكاس للهوم
الامال ادعو لك اسحارا واصالا واسال لك علوا وكمالا

اطاح الله حسادك وسدد عمادك ومد عمرك وطوله ولغطا فؤادك
وحفظه ما دام رعد وسما وسطع برقها وماركد . وكلاءه ووردد وسلاه
والدرس الاول حاله ما حل مسألة كسر مؤلم وذكاهم مذ لهم
رحم لمن حالة الاسود والاحمر فالكدرة الاهيبر كذا وهو ادهى
وامر والحال سدد اودة ومعلمهم وكملة واطراد
امرة وحلا الموج والشوق دمحل الملكم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاتصال واح لاشراق كلامك فطالع لمطالع مرامك والملك
اوصل له سلام الملك الهمام وهو اعاد السلام مع الاكرام
ودعا العلو كمالك ولنمو اعلام كمالك سلمك الله واوصلك
مدى الكمال والعلاء والسلام مع الاكرام

اس بلا نقطہ رقعہ کے لکھنے سے اون فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جب کہ کئی سال فن ہی طلب
اور مشق ادب میں گذر گئی ہوں اب حال بھی اسی پر قیاس کر لیا جاسکے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سے چند رسالہ ارجمند
علم منطق میں مشہور و معروف داخل تحصیل ہیں مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق
دقیق گذری ہیں اونکی تصانیف اونہیں کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ
میر زاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا میر زاہد جلالیہ پر بھی اسی نام سے مشہور
ہی اول میں وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تھی جنکی جانشین مولوی صدر الدین خان

بہادر بالفعل رونق افروز ہین اونکی اشعار اور عبارات عربی بہت ہین اور بڑے فاضل تھے
اونہون نے درمیان ۱۲۴۴ھ ہجری کی وفات پائی جنکی تاریخ مین میرزا نوشہ غالب نے
یہہ چند شعر کہے ہین سے

ای دریغا قدوۂ ارباب فضل — کرد سوئی جنت الماوا خرام
کار آگاہی زپی کار اوفتاد — گشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت ازپی کسب شرف — جست سال فوت آن عالی مقام
چہرہ را ہستی خراشیدم نخست — تا نیابی تخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایۂ لطف نبی — باد آرامشگہ فضل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتھہ نہین آئی لہذا اونکا ذکر چھوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان مین ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگرد ہو چکے
ہین علوم عربیہ مین اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق اور فلسفہ اور
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان مین کہان طاقت اور قلم مین طاقت کہ اوسکے
تعریف لکھون یا کچھہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہین اور ہمراہ مولوی صدر الدین
خان بہادر جیسے کمال ربط و اتحاد رکھتے ہین مولوی عبد القادر صاحب اور شاہ
عبد العزیز صاحب سے پڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و
معروف ہین نثر عبارت اسطرح کی لکھتے ہین کہ اچھے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ مین نے بہی مولوی
نور الحق صاحب کی پاس دیکھا تہا بہت اچھا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتھہ آیا ہی

۹۰۱۹ تیسرویں صدیقی شاعر

جو مفتی محمد صدر الدین خان بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أقبّل أرضاً حصاها در بل الواح الافلاك وحصباها أنبأ من ثراها الاسلاك
وينشر رباها أو لاكثر عطر الطين ويسجد عليها جباه الفراعنة
والاساطين. بين يدي المجيد النجيد الفريد الحريد الاديب الاريب
الحسيب النسيب الحصي الذي لا يحصى مآثره وان يحصي حصى البطحاء
ولا تستقصى مفاخره وان يستقصي رمال الدهناء الذكي الذي
فتح بين اهل التشكيك واهل التحقيق من الافاضل — الحفي الذي
فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل — الانيق الذي لا ند له
في الآفاق الشفيق الذي ليس لمورد اشفاقه من اشفاق — جامع
ضروب الافضال التي لا يحد بها قياس — نتيجة الاكارم الذي لا
يرسم مناقبه في القرطاس — الناقر بين صغراها وكبراها — الجامع
من المعالي بين اعلاها وادناها — تالي صحائف اللطائف التي لا يتلوا
احد تلوه — المقدم في فرسان الفراسة الذي ما من عالم الا ويتبع خطوه
— الذي كل اديب الى مأرب ادبه مفتقر — وكل عالم باثره قد نما
مقتفر — مقدام العالمين في العالمين — مولانا محمد صدر الدين جاه
جائده ولا احد حاسده — ونلتمس بعد سلام الذ من طلع الحبيب
واحلى من شكوى الصب نشه

تحية فاقت نسيم الصبا   لها فؤادي بارتياح صبا
اريجها طاب وانفاسها   فاقت على انفاس زهر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّسیر کتابین متکانفین یغبط بهما تعانق
جنبین متحالفین - ولا یضاهیه احتشادالزهرین فی برج ؓ وانتفاد
الدرین فی درج - ویباهی بها فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم
دارتول الصباح فی حللها - ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما
ومالمع الدر رفی سناها وبهاءها - ولمح الدراری فی سناء هاوضیاءها
- بانزهی دابهی من احتفانهما - وما البرق بلمعاته والشرق بلمعاته
- بالمع والمح من مضامینهما التی تلمح من ستور السطور - بل هو نور من
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور - فلا لفوح الترائب
ودعج النواظر ما اتی من سوادها وبیاضها ولا المتاذبة بالاتراب و
الملاعبة بالاضراب اروق من سرح طرف الطرف فی ریاضها -
ادمجت فیهما اسارات یحسدها اشارات الهیف من وصوص الحجب
- وادرجت فیهما اسارات البیض بقلیب حدقهن وهن فی اللعب
- وما اصف مما فی النثور والاشعار من الاشعاد - لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذالک المضمار - فابدعت حجة
الحریری والبدیع - لما ابدعت فیهما من صنایع - فارسلت
جوابه وعسی اللہ ان یبلغه الیک - وارتجلت فیه باشعار ونثور
ولکنی لا انفس فی البلاغه لدیک - وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین - ولا الغث کالسمین - ولا السقلرکا الصباح - وان یوم
سعالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح - وراکب البغلة
لا یسبق راکب السمندة ولا یستوی حالب الصبر وحالب القند

یامولانا ارسل الی جواب ہذہ الرقیمۃ — وداو بالکلم کلوم القلوب السقیمۃ — لیکون لی عوذۃ من سطوات الدہر — وخوذۃ من تسلطات القہر — واما حدیث الشوق فلا ارویہ وانما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیر ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والہجران — والسلام واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؂

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبد الرحیم بہائی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کی یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی اونہون سنی اکثر قصیدہ اور خمسہ اور مسدس عربی مین لکہی ہین ایک ترجمہ قران شریف کا بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل سنی اپنی اوقات اکثر کاروبار دنیا اور عبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی ہتی تمام ہمسائی ان فاضل کی بہت شکر گذار اوسکی ہتی علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خمسی اس فاضل نی کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نی شیخ بو علی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابو علی سینا نی ایک قصیدہ اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نی اوسکا جواب دیا تہا مولوی محمد رفیع الدین صاحب نی اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی ؎

سال الحکیم عن النفوس الرضع — وقعت فطارت لم تفز بالمطمع

نا جیت اکشف سرہا عن منبع — ہبط الوجود من المحل الارفع

متدرجا بتجنس وتنوع

تنجلی فی اطلاق غیب هویّة | عن وصمة التقیید فی انیّة
حتی اکتسی من نسبة علمیة | لزمت حقایق اولا لحقیقة

فصوی کحال الزوج عند الاربع

فهناك کل کان اسما سامیا | عن کسوة التخلیط خلوا عاریا
لصنوف آثار التمثل حاویا | ثم اکتست تلك الحقایق ثانیا

بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملة | مما استکن بروزها فی وحدة
من کلّ معنی تقتضیه وصورة | ثم استقرت کلها بهویة

فیها تشخصت الشئون بمجمع

اودت لها النّاسوت حدا ما صیرا | وتنجز الآثار فعلا حاضرا
ما قد حوته وافرا او قاصرا | ستکثرا تلك الحقائق ظاهرا

متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امرا واحدا فی دورة | بشهادة او برزخ او غیبة
وقیام عین او تلاحق هیئة | والنفس عقد جامع لمشتتة

والنفس باطن جثّة المتجمع

وکمالها الشخصی یوفی بیته | دنیا وقبرا محشرا او جنّة
وتری له نوعا وصنفا وسعة | اتظنّها این الاقامة برهة

ثم استقرت بالدّیار البلقع

اوقاتها ام تتقصص اسّه | اتری الحکیم البرسوع بوسه
کلا فانّ الوهم نکّس راسه | اتظن انّ الشیٔ یکره نفسه

تیرہوین صدی کی شاعری

هیهات ذالک من الحال الاشبه

قریب اٹھارہ ونیسین برسکی ہوئی کہ اسپہان سی کوچ فرما کر جنت البلاد اکوالشریف لیلی
شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکے اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ
بیسوین جون سنہ ۱۸۴۷ عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا — واضح
ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجہ
کتاب ہذا کی طیار کرکے اس کتاب کی پیچھے لگاؤن تاکہ ہر ایک شخص کو بآسانی
تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اونکا
حال بھول گیا ہون یا لکھہ دیا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست میں اوسکو مندرج کرکی
مختصر تمام حال اوسکا لکھہ کر اس کتاب کے پیچھے لگاؤن تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ کے
بھی ہووے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم
الدین کی کوشش پر ملاحظہ کرکے بعض جور واعتساف خیال نفرماوین کیونکہ جس زمانہ مین ایک کتاب
نئی طیار ہوتے ہے تو بیشک اوسمین کچھہ لغزش و زلل واقع
ہوا کرتی ہین مگر دوسری بار ایک تذکرہ جامع کریمہ
کتنا ہی طویل ہو جاوے بندہ ضرور انشاء اللہ تعالی
طیار کریگا وعلی اللہ التکلان

وبیدہ ازمۃ التحقیق

تمام

رفاعه

رفاعه افندي ایک مولوي درمیان مصر کی هی یهه شخص مدرس اول مدرسه محمد علی باشا
کا هی اسنیے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنچ سے بیچ زبان عرب مین ترجمه هو کر چهپی مین
صحیح کی هین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنیے محمد علی باشاه کی مدح مین جو سبین اوسکی حال کے
مین لکهی هین یهه شخص بہت مستعد عالم هی ایک گیت جو زبان فرنچ مین بہت مشهور هی اور
اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سے گاتے هین اوسکا ترجمه اس شخص نے عربی زبان مین
کیا هی اوس گیت مین دسوین کرلوس بادشاه فرنچ کا حال هی جو تابع قوانین نهین تها
اور جبر رعایا نے بسبب اوسکی بی توفی کے خروج کر کے حمله کیا تها چونکه وه تمام مه
قابل لکهنے کے هی اسواسطی سب لکهتا هون وه دو قصیدی هین ایک قصیده کا نام پارسیه
هی دوسری کو مرسیلیه کہتے هین

قصیده پارسیه یهه هے

یا اهل فرانسة العرا
یا شجعانا بشها منکم
عشتم في الرق وورطته
والآن خذوا حر يتكم

ما احسن يوم فخار کم بتوافقکم في کلمتکم
کروا کرا للظفر بهم النصر حليف شجاعتکم

الدولة تطلب رقکم
وتروم ذهاب جلالتکم
تولوا ها نحن باجمعنا

جند يفخر وبحراء تكم
يا رئيس الان لقد وجدت
مأثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الأعدا — واغزوا انيهم بسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا الظفر بهم — النصر حليف شجاعتكم
هيا التحموا تبعا وتكم — هيا الحمد والجوابتكم
وليهدي كل فتى منكم — فبكا اهلي لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا انيهم بسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم

كروا كرا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخار كم
بتوافقكم في كلمتكم

ان قيل لكم عسكر من ذا — يلتمس في الغارة رايتكم
قولوا ذو راس مشتعل — شيبا لقيت عصابتكم
فله فضل اذا عتق اهـ — ل جميع الارض لسطوتكم
ما احسن يوم فخار كم — بتوافقكم في كلمتكم

كروا كرا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات مدافعهم سعرت
لكن لا تضعف قوتكم
فيها يزداد عديدكم
وبها تتقوى فتيتكم
ولبئس تهابيد ولكم
امراء الغزو بيلدتكم
في الحرب شيوخ تجربة
وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت
علما نشرت لحمايتكم
وعمود النصر له شمم
نادى بلسان مقالتكم
يا قوس قزح حريتنا
اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب
وتزف جنازة ميتكم
وتوابيت الاموات بها
ازهار النصر علامتكم
وهيا كل اعظمهم شهرت
ببيت المهد بقرافتكم
هي ماوي المجد كم سكنا
ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتاً في رمسهم … كونوا احيا ببسيرتكم
انتم شهدا بفخاركم … شهدا شهدا بنجابتكم
يا منظوما بعساكرنا … يا من سد ثريا مارتكم
يا ذا العلم الحري ومن … صرنا نهدي بهدايتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا … واغزوا وافيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم … لا تنفذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجدور ونقاه … يا من فزنا بنصابيتكم
ودماء الحرب بنا امتزجت … بدما تكر في غارتكم
يا غاني الفخر اصلح طربا … وكما هو قد ما غاذ تكم
هيا اقتحموا صف الاعدا … واغزوا وافيهم ببسالتكم

نيرانهم ومدافعهم
لا تنفذهم من صولتكم
كروا كرا للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکہتاہون وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

تهيّا يا بني الاوطان هيّا	فوقت فخاركم لكم تهيا
انيموا الراية العظمى سويا	وسنّوا غارة الهيجا مليّا

عليكم بالسلاح ايا اهالى

ونظم صفوفكم مثل اللالى

وخوضوا فى دماء اولى الوبال

فهم اعداءكم فى كل حال

وجورهم غدا فيكم جليا

نخوضوا دماء اولى الوبال

اما تصغون اصوات العساكر	كوحش قاطع البيداء كاسر
وجبت طوية الفرق الفواجر	ذبيح بنيكم نطبا البواتر

ولا يبقون فيكم قط حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى	ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال	فهم اعداءكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا	نخوضوا دماء اولى الوبال

فماذا تبتغى منا الجنود

وهم همج واخلاط عبيد

كذا اهل الخيانة والوعود

كذا اهل الخيانة للمكادمر

وظلمهم لقد بلغ الثريا

عليكم بالسلاح ابا اهالي   ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء اولي الوبال   فهم اعداؤكم في كل حال

وجودهم غدا فيكم جليا   فيا خوضوا دماء اولي الوبال

احلوا الحرب نحوكم اماما

وحلوا العدل عندكم اماما

ونقضكم لموطنكم زماما

به تجزون ذلا وانتقاما

وتكتسبون عند القوم خزيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي   ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء اولي الوبال   فهم اعداؤكم في كل حال

وجودهم غدا فيكم جليا   فيا خوضوا دماء اولي الوبال

فيا كرتد تعسكرت الاهالي

وسارت كلها نحو القتال

لتقتحم المهالك لا تبالي

اذا ما مات ليث في القتال

توالد ارضنا شبلا صبيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي   ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء اولي الوبال   فهم اعداؤكم في كل حال

وجوهم عذابكم جليا ... بناخوضوا دماء اولى الوبال

صغير القوم منا والكبير
يحب قتالكم فرحا يطير
نحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاشا نخولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجوهم عذابكم جليا ... بناخوضوا دماء اولى الوبال

لنا وطن به هنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان يضاما
وناخذ ثارة ممن تعامى
وجار وان يكن ملكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجوهم عذابكم جليا ... بناخوضوا دماء اولى الوبال

لنا حرية في الكون تسمو
تزيد اوالحروب مدت وتنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تهرستر

على نغم المثالي والحميّا

عليكم بالسلاح أيا أهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء أولي الوبال فهم أعداؤكم في كل حال

وجورهم عدا فيكم جليا بنا خوضوا دماء أولي الوبال

تموت عداتها موتا شنيعا

إذا ما النصر واغرا منيعا

يحوز حماتها مجدا رفيعا

فويل للذي يبغي الرجوعا

لرق يكتسي خطا دعيا

عليكم بالسلاح أيا أهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء أولي الوبال فهم أعداؤكم في كل حال

وجورهم عدا فيكم جليا بنا خوضوا دماء أولي الوبال

سندخل سلك أرباب الجهاد

كأسلاف لهم طول الأيادي

وننحو نحوهم في كل ناد

ونقفوا فضلهم في كل واد

ونبلغ فضلهم شأوا قصيا

عليكم بالسلاح أيا أهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء أولي الوبال فهم أعداؤكم في كل حال

وجوه

بورهم عذانيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

نوصل ان نكون لهم فداء
وكل فتى نفجر النفس باء
وان لا نعدهم نبقى مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
فيأخذ ثارهم من كان حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... وننظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعدائكم في كل حال
وجورهم عذانيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تمت القصيدتان
للرفاعة

فہرست تذکرہ فرائد الدہر

باب الالف

باب الغین المعجمہ

باب الفاء

باب القاف

باب اللام

باب المیم

باب النون

باب الواو

۶۷

باب الہاء

باب الیاء

تمت